اسپیشل سلیکشن بورڈز برائے لیکچرار اور
سبجیکٹ اسپیشلسٹ کی تیاری کے لیے

ڈوگر

لیکچرار گائیڈ

ڈوگر برادرز
اردو بازار، لاہور

سلیکشن بورڈز کے انٹرویوز پر مشتمل

ڈوگر گائیڈ

برائے

لیکچرار انٹرویوز

خالد محمود ڈوگر ایم اے

ڈوگر برادرز

پروپرائیٹر :- کے ایم ڈوگر اینڈ کو

۱۷- اردو بازار - لاہور

فون ۲۱۲۷۶۲/۹۶۵-۳۱ قیمت -/۳۶ روپے

ناشر حاجی ولی محمد ڈوگر ایم۔ اے

پرنٹرز [illegible] پریس لاہور

ڈوگر برادرز ۔ ۱۷۔ اردو بازار لاہور فون نمبر ۲۱۰۹۶۵

فہرست عنوانات

اسلامی تعلیمات

اِسلام

اسلام کیا ہے؟

عیسائیت یا دوسرے مذاہب کی طرح اسلام صرف پوجا پاٹ اور اخلاقی تعلیمات کا مذہب نہیں۔ اسلام کے لئے قرآن میں "دین" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے، جس کا مطلب مکمل طریقۂ زندگی ہے۔ یعنی ایسا طریقہ جو زندگی کے صرف ایک حصہ سے متعلق نہ ہو بلکہ پوری زندگی ہو۔ وہ زندگی کی روح اور اس کو حرکت دینے والی قوت ہو۔ چنانچہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ سیاست، معاشرت اور معیشت، غرض انسانی زندگی کا ہر پہلو اسلامی احکام کے تابع ہے۔ اسلام میں سیاست اور مذہب کی تفریق نہیں۔ سیاست اور مذہب دونوں اسلامی احکام کے تابع ہیں یعنی جب ہم لفظ اسلام استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب پوجا پاٹ اور اخلاقی تعلیم پر مشتمل مذہب نہیں ہوتا بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات اور نظریۂ زندگی مقصود ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔

> اسلام اور حکومت دو جڑواں بھائی ہیں۔ دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں ہو سکتا۔ پس اسلام کی مثال ایک عمارت کی ہے اور حکومت گویا اس کی نگہبان ہے۔ جس عمارت کی بنیاد نہ ہو وہ گر جاتی ہے اور جس کا نگہبان نہ ہو وہ لوٹ لیا جاتا ہے" (کنز العمال)

اسلام

وجہ تسمیہ

دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان میں سے ہر ایک کا نام یا تو کسی خاص شخص کے نام پر رکھا گیا ہے یا اس قوم کے نام پر جس میں وہ مذہب پیدا ہوا۔ مثلاً عیسائیت کا نام اس لئے عیسائیت ہے کہ اس کی نسبت حضرت عیسیٰؑ کی طرف ہے۔ بودھ مت کا نام اس لئے بودھ مت ہے کہ اس کے بانی مہاتما بدھ تھے۔ زردشتی مذہب کا نام اپنے بانی زردشت کے نام پر ہے۔ یہودی مذہب ایک خاص قبیلہ میں پیدا ہوا جس کا نام یہوداہ تھا۔ ایسا ہی حال دوسرے مذاہب کے ناموں کا بھی ہے۔ مگر اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی شخص یا قوم کی طرف منسوب نہیں ہے بلکہ اس کا نام ایک خاص صفت کو ظاہر کرتا ہے جو لفظ "اسلام" کے معنی میں پائی جاتی ہے۔ یہ نام خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ کسی ایک شخص کی ایجاد نہیں ہے نہ کسی ایک قوم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کو شخص یا ملک یا قوم سے کوئی علاقہ نہیں۔ صرف "اسلام" کی صفت لوگوں میں پیدا کرنا اس کا مقصد ہے ہر زمانے اور ہر قوم کے جن سچے اور نیک لوگوں میں یہ صفت پائی گئی ہے وہ سب "مسلم" تھے "مسلم" ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔

لفظ اسلام کے معنی

اسلام کے معنی عربی زبان میں اطاعت اور فرماں برداری کے ہیں۔ مذہب اسلام کا نام "اسلام" اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری ہے۔

ارکانِ اسلام

۱- **توحید**: انسان اور کائنات سے متعلق اسلامی تصور کی بنیاد عقیدۂ توحید پر ہے۔ چنانچہ اسلام کے ان پانچ بنیادی عقائد میں جو ارکانِ اسلام کہلاتے ہیں، پہلا رکن کلمۂ توحید ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

یہی وہ کلمہ ہے جس کے پڑھنے کے بعد ایک انسان اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اس کلمہ میں آدمی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یہ کائنات خود بخود پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس کا خالق اللہ ہے۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ قرآن کی ایک سورت میں اللہ کے اس تصور کو بڑے جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

یعنی: "اللہ ایک ہے، وہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد، اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"

کلمہ کا دوسرا حصہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے متعلق ہے اللہ تک پہنچنے کا صحیح راستہ وہی ہے جو اللہ کے رسولوں نے بتایا۔ انسان کسی اور ذریعہ سے اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ دوسرے تمام ذریعے خیالی اور ناقص ہیں، یقینی نہیں ہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور رسولوں کے اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔ ان کی ذات پر نبوت کا خاتمہ

ہو گیا اس لئے ان کی بتائی ہوئی شریعت رہتی دنیا تک واحد دستور زندگی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کا ثبوت خود ان کی ذات ہے۔ آپؐ کی زندگی آئینہ کی طرح پوری تفصیلات کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپؐ کی سچائی، دیانت اور ایمانداری کا آپؐ کے دشمنوں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ آپؐ کی ساری زندگی دنیاوی اغراض سے خالی رہی ہے۔ ایسا سچا اور بے غرض آدمی جب یہ دعوے کرتا ہے کہ اللہ موجود ہے، مجھ سے کلام کرتا ہے اور اس نے مجھے نبی مقرر کیا ہے تو پھر ایک دیانت دار انسان آپؐ کے اس دعوے کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول پاکؐ کی زندگی میں یہی ہوا لوگ آپ کی پاک زندگی اور سچائی کو دیکھ کر ایمان لاتے تھے اور آج بھی آپ کی زندگی بے شمار لوگوں کے لئے اسلام تک پہنچنے اور اللہ کو پہچاننے کا بڑا ذریعہ ہے، آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایک عینی شہادت ہے جس پر ایک مسلمان ایمان لاتا ہے۔

اسلام کے عقیدۂ توحید کا ایک لازمی حصہ یہ بھی ہے کہ اللہ کی ذات، انسان کی زندگی سے بے تعلق نہیں۔ اس نے انسان اور کائنات کو ایک خاص مقصد اور ارادے سے پیدا کیا ہے۔ وہ ہماری تقدیر کا مالک ہے اور ہم سے ہمارے عمل کا حساب طلب کرے گا۔ دنیا اور اس کی زندگی عارضی ہے لیکن انسان کی زندگی مرنے کے بعد ختم نہیں ہو گی۔ ہم ایک بار پھر زندہ ہوں گے اور یہ نئی زندگی اس عمل کے مطابق ہو گی جو ہم نے اپنی موجودہ

زندگی میں انجام دیئے۔ گویا یہ آخرت کی کھیتی ہے، ہم یہاں جو چیز بوئیں گے آخرت میں اسی کی فصل کاٹیں گے۔ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ اسلام کے ان عقائد کو ان الفاظ میں واضح کیا گیا ہے۔

امنت باللہ و ملئکتہٖ و کتبہٖ و رسلہٖ والیوم الاخر والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت۔

یعنی: میں ایمان لاتا ہوں اللہ پہ، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور یہ کہ تقدیر کا اچھا اور برا ہونا اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے پر؛

توحید کا عقیدہ شرک کی ضد ہے اور شرک اسلام میں سب سے بڑی گمراہی ہے، اتنی ہی بڑی گمراہی جتنی بڑی الحاد اور بے دینی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق شرک صرف عبادت اور پوجا پاٹ میں غیر اللہ کو شریک کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ کے احکام کو چھوڑ کر کسی اور کا حکم ماننا بھی شرک ہی کی ایک قسم ہے۔ قرآن میں اس کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

۱۔ "فرماں روائی اور اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو، یہی ٹھیٹھ سیدھا طریقِ زندگی (دین) ہے۔" (سورۂ یوسف: ۴۰)

۲۔ "جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔"

(سورۂ مائدہ: ۴۴)

جدید سیاسی اصطلاح میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ یا حاکمیت صرف اللہ کو حاصل ہے۔ اسلام میں یہ ممکن نہیں کہ انسان زبان سے تو اللہ پہ ایمان لائے لیکن زندگی کے معاملات غیر الٰہی قانون کے مطابق طے کرے۔

ارکانِ اسلام کے باقی چار رکن عبادات سے متعلق ہیں۔ ان کا مقصد بھی انسان کو اللہ تعالیٰ سے قریب تر لانا اور اس قربت کے ذریعے اپنی ذات کی اور اپنے معاشرے کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ چار ارکان حسبِ ذیل ہیں۔

۲۔ **نماز**: جو دن میں پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ یعنی فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء یہ اس لیے کہ جب آدمی دنیا کے کاموں میں مصروف ہو تو اللہ کو نہ بھلا سکے اور اس کے ذہن میں یہ خیال موجود رہے کہ اللہ اس کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح ایک مسلمان ان لوگوں کی نسبت برائیوں سے زیادہ بچ سکتا ہے جو اٹھتے بیٹھتے اللہ کو یاد نہیں کرتے۔

۳۔ **روزے رکھنا**: روزے سال میں ایک مرتبہ رمضان کے مہینے میں رکھے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد صبر و ضبط کی عادت ڈالنے کے علاوہ اپنے نفس کی اصلاح بھی ہے۔ یہ ایک ایسی مشق ہے جس کے ذریعہ روزہ دار ایک ماہ تک بُری باتوں سے بچنے اور اللہ کے احکام کے مطابق زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر یہ کوشش خلوص پر مبنی ہو تو روزہ دار کی باقی گیارہ ماہ کی زندگی بھی بہتر ہو سکتی ہے۔

۴۔ **زکوٰۃ**: یعنی وہ لوگ جو دولت مند ہیں اپنی جمع شدہ دولت کا چالیسواں حصہ ہر سال علیحدہ کر دیں تاکہ اس رقم سے غریب اور ضرورت مند مسلمانوں کی مدد کی جا سکے۔ زکوٰۃ نکالنا کسی قسم کا احسان نہیں ہے بلکہ دولت مندوں پر معاشرہ کے غریب افراد کا حق ہے یہ کوئی دنیوی ٹیکس بھی نہیں ہے بلکہ عبادت ہے اور تزکیۂ نفس کا ذریعہ بھی۔

۵۔ **حج**: یعنی جن لوگوں کے پاس اتنی دولت ہے کہ وہ مکہ معظمہ جا سکیں تو ان پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسی اجتماعی عبادت ہے جس میں دنیا کے ہر حصہ اور ملک کے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ رنگ و نسل کا فرق مٹ جاتا ہے اور بین الاقوامی جذبے اور انسانی اخوت کو فروغ ملتا ہے۔

اسلام کے کلمے

کلمہ طیبہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کلمہ شہادت: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

کلمہ توحید: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

کلمہ ردکفر: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ایمان مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔

ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ایمان

ایمان کی تعریف

ایمان کے معنی جاننے اور ماننے کے ہیں۔ جو شخص خدا کی وحدانیت اور اس کی حقیقی صفات اور اس کے قانون اور اس کی جزا و سزا کو جانتا ہو اور دل سے اس پر یقین رکھتا ہو اس کو مومن کہتے ہیں۔ اور ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان مُسلم یعنی خُدا کا مطیع و فرماں بردار ہو جاتا ہے۔

ایمان اور اسلام کے لحاظ سے تمام انسانوں کے چار درجے ہیں۔

۱۔ جو ایمان رکھتے ہیں اور ان کا ایمان انھیں خدا کے احکام کا پورا مطیع بنا دیتا ہے جس بات کو خُدا ناپسند کرتا ہے اس سے وہ اس طرح بچتے ہیں جیسے کوئی شخص آگ کو ہاتھ لگانے سے بچتا ہے۔ اور جس بات کو خدا پسند کرتا ہے وہ اس کو ایسے شوق سے کرتے ہیں جیسے کوئی شخص دولت کمانے کے لئے شوق سے کام کرتا ہے۔ یہ اصلی مسلمان ہیں۔

۲۔ جو ایمان تو رکھتے ہیں مگر ان کا ایمان اتنا طاقتور نہیں ہے کہ انھیں پوری طرح خدا کا فرماں بردار بنا دے۔ یہ اگرچہ کم تر درجہ کے لوگ ہیں لیکن بہر حال مسلم ہیں۔ یہ اگر نافرمانی کرتے ہیں تو اپنے جرم کے لحاظ سے سزا کے مستحق ہیں۔ مگر ان کی حیثیت مجرم کی ہے باغی کی نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ بادشاہ کو بادشاہ مانتے ہیں اور اس کے قانون کو قانون تسلیم کرتے ہیں۔

۳۔ وہ جو ایمان نہیں رکھتے مگر بظاہر ایسے عمل کرتے ہیں جو خدائی قانون کے مطابق نظر آتے ہیں۔ یہ در اصل باغی ہیں۔ ان کا ظاہری نیک عمل حقیقت میں خدا کی اطاعت اور فرماں برداری نہیں ہے، اس لئے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ ان کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو بادشاہ نہیں مانتا اور اس کے قانون کو قانون ہی نہیں تسلیم کرتا۔ یہ شخص اگر بظاہر

ایسا عمل کر رہا ہو جو قانون کے خلاف نہ ہو تو تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بادشاہ کا وفادار اور اس کے قانون کا پیرو ہے۔ اس کا شمار تو بہرحال باغیوں ہی میں ہوگا۔

۴۔ وہ جو ایمان بھی نہیں رکھتے اور عمل کے لحاظ سے بھی شریر اور بدکار ہیں۔ یہ سب سے بدتر درجہ کے لوگ ہیں۔ کیونکہ یہ باغی بھی ہیں اور مفسد بھی۔

انسانی طبقوں کی اس تقسیم سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ایمان ہی پر دراصل انسان کی کامیابی کا انحصار ہے۔ اسلام خواہ وہ کامل ہو یا ناقص، صرف ایمان کے بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں ایمان نہ ہوگا وہاں ایمان کی جگہ کفر ہوگا، جس کے دوسرے معنی خدا سے بغاوت کے ہیں۔ خواہ وہ بدتر درجہ کی بغاوت ہو یا کم تر درجہ کی۔

ایمان

ایمان سے مراد ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمد صلعم خدا کی طرف سے لائے ہیں ان سب کو سچا سمجھے اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے۔ یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے۔ لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے۔

اعمالِ صالحہ

اعمال صالحہ کے معنی ہیں "نیک کام"۔ جو عبادتیں اور نیک کام خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمال صالحہ کہلاتے ہیں۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ۔

ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

اللہ تعالےٰ

اللہ کے معنی

علماء لغت کے مطابق لفظ اللہ کا اصل "الٰہ" ہے اور اس کے معنی تحیر اور درماندگی کے ہیں۔

اس بارے میں انسان جو کچھ جانتا ہے اور جان سکتا ہے وہ عقل کے تحیر اور ادراک کی درماندگی کے سوا اور کچھ نہیں۔ وہ جس قدر بھی اس ہستی کے بارے میں غور و خوص کرے گا اس کی عقل کی حیرانی اور درماندگی بڑھتی جائے گی۔ یہاں تک کہ اس راہ کی ابتدا۔ بھی عجز و حیرت سے ہوتی ہے اور انتہا بھی عجز و حیرت ہی ہے۔

لفظ اللہ کی سب سے بڑی خصوصیت

اگر اس کا ایک ایک حرف بھی الگ کر دیں تو مفہوم نہیں بدلتا۔ مثلاً اگر الف ہٹا دیں تو للہ باقی رہ جاتا ہے پھر لام دور کر دیں تو الہ رہ جائے گا۔

خدا تعالیٰ کا ذاتی نام

خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اس کو اسم ذات اور اسم ذاتی بھی کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام

لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

صفاتی نام کے معنی

خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں جیسے قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا عالِم (یعنی ہر چیز کو جاننے والا) ہونا۔ قادِر (یعنی ہر چیز پر اس کی طاقت اور قدرت) ہونا حیّ (یعنی زندہ) ہونا وغیرہ۔ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے اس کو

صفاتی نام کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہے، جو صرف اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لیئے رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں۔ لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے، لکھنا بھی جانتا ہے، قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے۔ اور ان صفتوں کے لحاظ سے اسے عالم، منشی، حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے اور عالم، منشی، حافظ صفاتی نام کہلائیں گے۔ کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات ہے اور خالق، قادر، عالم، مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہیں۔

صفاتی ناموں کی تعداد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (اعراف ع ۲۲) یعنی "خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو انھیں ناموں سے اسے پکارا کرو"۔

اور حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا (بخاری) بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں۔

اَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

اَللّٰهُ	خدا	اَلْجَبَّارُ	درست کرنے والے	اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والے
اَلْمَلِكُ	سب کے بادشاہ	اَلْبَارِئُ	بنانے والے	اَلْبَاسِطُ	کھولنے والا
اَلْمُؤْمِنُ	ایمان دینے والے	اَلْقَهَّارُ	بڑے غالب	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والے

اَلْبَصِیْرُ	دیکھنے والے	اَلْحَسِیْبُ	کفایت کرنیوالے	اَلْحَقُّ	سزاوار خدائی
اَللَّطِیْفُ	مہربان	اَلرَّقِیْبُ	نگہبان	اَلْمَتِیْنُ	مضبوط
اَلْعَظِیْمُ	بزرگ	اَلْحَکِیْمُ	حکمت والے	اَلْمُحْصِیْ	گھیرنے والے
اَلْعَلِیُّ	بلند سب سے	اَلْبَاعِثُ	بھیجنے والے رسولوں کے	اَلْمُحْیِیْ	زندہ کرنیوالے
اَلْمُقِیْتُ	قوت دینے والے	اَلرَّحِیْمُ	نہایت رحم والے	اَلْقَیُّوْمُ	تھامنے والے
اَلْکَرِیْمُ	بخشش کرنیوالے	اَلسَّلَامُ	بے عیب	اَلْوَاحِدُ	اکیلے
اَلْوَاسِعُ	فراخی والے	اَلْعَزِیْزُ	غالب سب سے	اَلْمُقْتَدِرُ	قدرت والے
اَلْمَجِیْدُ	بزرگ	اَلْخَالِقُ	پیدا کرنیوالے	اَلْاَوَّلُ	پہلے سب سے
اَلرَّحْمٰنُ	بڑے مہربان	اَلْغَفَّارُ	بخشنے والے	اَلْبَاطِنُ	پوشیدہ
اَلْقُدُّوْسُ	بہت پاک	اَلرَّزَّاقُ	رزق دینے والے	اَلْبَرُّ	نیک کار
اَلْمُهَیْمِنُ	نگہبان	اَلْقَابِضُ	بند کرنے والے	اَلْعَفُوُّ	معاف کرنیوالے
اَلْمُتَکَبِّرُ	تکبر کرنے والے	اَلرَّافِعُ	بلند کرنیوالے	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	صاحب بزرگی اور انعام کے
اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانیوالے	اَلسَّمِیْعُ	سننے والے	اَلْغَنِیُّ	بے پرواہ
اَلْوَهَّابُ	بڑے دینے والے	اَلْعَدْلُ	انصاف کرنیوالے	اَلضَّارُّ	نقصان پہنچانیوالے
اَلْعَلِیْمُ	جاننے والے	اَلْحَلِیْمُ	بردبار	اَلْهَادِیْ	راہ دکھانیوالے
اَلْخَافِضُ	پست کرنیوالے	اَلشَّکُوْرُ	قدردان	اَلْوَارِثُ	مالک
اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والے	اَلْحَفِیْظُ	نگہبان	اَلْوَکِیْلُ	کارساز
اَلْحَکَمُ	فیصلہ کرنیوالے	اَلْجَلِیْلُ	بزرگ قدر	اَلْوَلِیُّ	مدد کرنیوالے
اَلْخَبِیْرُ	خبردار	اَلْمُجِیْبُ	قبول کرنیوالے	اَلْمُبْدِئُ	پیدا کرنیوالے
اَلْغَفُوْرُ	بڑے بخشنے والے	اَلْوَدُوْدُ	دوست دار	اَلْمُمِیْتُ	مارنے والے
اَلْکَبِیْرُ	بڑے	اَلشَّهِیْدُ	بڑے موجود	اَلْوَاجِدُ	پانے والے

اَلصَّمَدُ	بے نیاز	اَلْبَدِیْعُ	ایجاد کرنیوالے	اَلظَّاہِرُ	ظاہر
اَلْمُقَدِّمُ	آگے کرنیوالے	اَلرَّشِیْدُ	راست تدبیر	اَلْمُتَعَالِیْ	بلند وبرتر
اَلْآخِرُ	پیچھے سب سے	اَلْقَوِیُّ	توانا	اَلْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والے
اَلْوَالِیْ	کام بنانیوالے	اَلْحَمِیْدُ	تعریف کیے گئے	مَالِکُ الْمُلْکِ	مالک بادشاہت کے
اَلتَّوَّابُ	توبہ قبول کرنیوالے	اَلْمُعِیْدُ	لوٹانے والے	اَلْجَامِعُ	جمع کرنے والے
اَلرَّؤُفُ	مہربان	اَلْحَیُّ	زندہ	اَلْمَانِعُ	روکنے والے
اَلْمُقْسِطُ	انصاف کرنیوالے	اَلْمَاجِدُ	بزرگ وار	اَلنُّوْرُ	روشنی والے
اَلْمُغْنِیْ	تونگر کرنیوالے	اَلْقَادِرُ	توانا سب پر	اَلْبَاقِیْ	ہمیشہ رہنے والے
اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانیوالے	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کرنیوالے	اَلصَّبُوْرُ	صبر کرنے والے

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

(۱) خدا تعالیٰ ایک ہے (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں (۳) اس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے (۶) اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن۔ غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے (۷) وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے۔ یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے (۹) وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا (۱۲) نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا۔ وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے (۱۳) سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز

اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک کان اور شکل و صورت سے پاک ہے (۱۷) اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیا ہے (۱۸) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔

فرشتے (ملائکہ)

فرشتے

فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ نور سے پیدا ہوئے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے۔ جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انھیں مقرر فرما دیا ہے انھیں میں لگے رہتے ہیں۔

فرشتوں کی تعداد

فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے مقرّب اور مشہور ہیں۔

مقرب اور مشہور چار فرشتے

حضرت جبرئیل جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ حضرت اسرافیل جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ حضرت میکائیل جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ حضرت عزرائیل ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

فرشتوں کا کام

تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں۔ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے ذمے کر رکھے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق پورے کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً

حضرت جبریل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے احکام، پیغام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس

لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی ان کے ذریعہ سے بھیجا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں۔ اور بعض دریاؤں، تالابوں، نہروں پر مقرر ہیں۔ اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔

کراماً کاتبین

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

مُنکر نکیر

کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں۔ بچوں، بوڑھوں

کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں،

کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو وعظ ہوتا ہو، قرآن مجید پڑھا جاتا ہو اور درود شریف پڑھا جاتا ہو۔ دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو۔ ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں اس نیک کام میں شریک ہوں۔ ان کی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں ان کی صبح و شام تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنیوالے آجاتے ہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں،

کچھ فرشتے جنت کے انتظاموں اور اس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اٹھانے والے ہیں،

کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

الہامی کتابیں

خدا تعالیٰ کی کتابیں

خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔ مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔

توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

صحیفے

صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں، جو بعض اور پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ شخص کافر ہے، کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا، اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے ادل بدل کر دیا ہے۔ موجودہ توریت، زبور، انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف (ادل بدل) ہوئی ہے، اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین

نہیں رکھنا چاہیئے کہ یہ اصل آسمانی کتابیں ہیں۔

قرآن مجید

قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے۔ قرآن مجید میں اس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔ قرآن مجید سب سے افضل ہے۔

قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر فضیلت

قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے، اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی۔ اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

قرآن مجید کی نظم (عبارت) معجز ہے۔ یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے۔ اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں، اور قرآن مجید تیئیس ۲۳ برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا، آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا۔ اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت یہ موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں، یا اسے دنیا سے ناپید کر دیں اور نہ خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں، اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا کے لئے عام کر دی گئی۔

قیامت اور تقدیر

قیامت

قیامت اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہو گی کہ اس کے صدمے سے سب مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔

قیامت آنے والی ہے، لیکن اس کا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہو گی۔ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے۔

قیامت کی نشانیاں

حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے اور گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے اور پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں۔ بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں۔ چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنانے لگیں۔ نااہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آ گئی ہے۔

تقدیر

ہر بات اور اچھی اور بری چیز کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک انداز مقرر ہے اور

ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے. خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں. کوئی اچھی یا بُری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں،

مرنے کے بعد زندہ ہونا

قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی، پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی. آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے، میدان حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی. حساب لیا جائے گا اور اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یوم الحشر (یعنی جمع کئے جانے کا دن) یوم الجزاء اور یوم الدین (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یوم الحساب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں۔

رسالت

رسالت

رسول خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں. خدا تعالیٰ انھیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے وہ سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے گناہ نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کے حکم سے معجزے دکھاتے ہیں. خدا تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں، ان میں کمی بیشی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں.

نبی کے معنی

نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں. خدا تعالےٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں، سچے ہوتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے خدا تعالیٰ کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے. کسی حکم کو چھپاتے نہیں.

نبی اور رسول میں فرق

نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے. وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو، بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو.

انبیاء کی تعداد

دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے، لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے، ہمیں تمھیں اسی طرح ایمان لانا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے، ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں.

سب سے پہلے پیغمبر

سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں،

سب سے آخری پیغمبر

سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلعم پر ختم ہو گئی، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

سب سے افضل رسول

ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں. خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

مشہور انبیاء کے نام

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضورؐ خاندان قریش میں سے ہیں، عرب کے تمام خاندانوں میں خاندانِ قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا، خاندان قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندان قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی، جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی، حضور اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے، اسی وجہ سے حضورؐ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں۔

حضورؐ کے پردادا کا نام ہاشم ہے، آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے، محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضورؐ کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں۔

حضورؐ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی (وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضورؐ پر اتارنا شروع کیا) وحی نازل ہونے کے بعد حضورؐ تئیس سال زندہ رہے، تیرہ سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور ان سے فرمایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہوگئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانی شروع کردیں، حضور انورؐ ان کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام پہنچاتے رہے مگر جب ان

کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مِل کر حضورؐ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضور انورؐ خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے۔ مدینہ منورہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضورؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے۔ جب حضور انورؐ مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضورؐ کے ساتھیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضورؐ کے مدینہ منورہ میں تشریف لے جانے کی خبر سُن کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں اور اُن مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے مہاجرین کہتے ہیں۔ اور مدینہ کے مسلمان جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی انھیں انصار کہتے ہیں۔

دعوائے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچا، پاکباز، امانت دار شخص سمجھتے تھے۔ محمدِ امین کہہ کر پکارتے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک بہت ہی معتبر اور سچے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے۔

حضور رسول مقبول صلعم کے متعلق عقیدے

آپؐ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان اور خدا کے رسول تھے۔ خدا تعالیٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپؐ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپؐ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپؐ کو شب معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے۔ آپؐ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔ آپؐ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجے کے تھے۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی گذشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا تھا۔ جن کی

آپ نے اپنی امت کو خبر کر دی. آپؐ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عالم الغیب نہیں تھے. کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اُسی کی خاص صفت ہے. آپؐ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا. ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں، آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے. آپؐ انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں. آپؐ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے. اسی وجہ سے حضورؐ کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضورؐ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا. آپؐ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے. ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے، ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا امت پر ضروری ہے. آپؐ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر اُمتی کے ذمہ لازم ہے. لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو. اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے.

کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا. تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں.

معراج رسول

حضورؐ اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے. اس لئے آپ کی معراج جسمانی تھی. ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضورؐ کو خواب میں بھی معراج ہوتی ہے. وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں لیکن حضور صلعم کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں. ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا. پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا

پانچ معراجیں منامی تھیں۔

شفاعت

شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور صلعم خدا تعالیٰ کے سامنے گنہگار بندوں کی سفارش کریں گے۔ حضور صلعم کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضورؐ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔

حضورؐ کے علاوہ اور انبیاء۔ اور اولیاء۔ شہداء وغیرہم بھی شفاعت کریں گے۔ لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں۔

ختمِ نبوّت

اس زمانہ میں اسلام کا سچا اور سیدھا راستہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن مجید کے سوا نہیں ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام نوعِ انسانی کے لئے خدا کے پیغمبر ہیں۔ ان پر پیغمبری کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انسان کو جس قدر ہدایت دینا چاہتا تھا، وہ سب کی سب اس نے اپنے آخری پیغمبر کے ذریعہ بھیج دی۔ اب جو شخص حق کا طالب ہو اور خدا کا مسلم بندہ بننا چاہتا ہو اس پر لازم ہے کہ خدا

کے آخری پیغمبر پر ایمان لائے۔ جو کچھ تعلیم انھوں نے دی ہے اس کو مانے اور جو طریقہ انھوں نے بتایا ہے اس کی پیروی کرے۔

ختم نبوت پر دلائل

پیغمبری کی حقیقت کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر روز روز پیدا نہیں ہوتے، نہ یہ ضروری ہے کہ ہر قوم کے لئے ہر وقت ایک پیغمبر ہو۔ پیغمبر کی زندگی دراصل اس کی تعلیم و ہدایت کی زندگی ہے۔ جب تک اس کی تعلیم اور ہدایت زندہ ہے، اس وقت تک گویا وہ خود زندہ ہے۔ پچھلے پیغمبر مر گئے، کیونکہ جو تعلیم انھوں نے دی تھی دنیا نے اس کو بدل ڈالا۔ جو کتابیں وہ لائے تھے ان میں سے ایک بھی آج اصلی صورت میں موجود نہیں۔ خود ان کے پیرو بھی یہ دعوے نہیں کر سکتے کہ ہمارے پاس پیغمبروں کی دی ہوئی اصلی کتابیں موجود ہیں۔ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی سیرتوں کو بھی بھلا دیا۔ پچھلے پیغمبروں میں سے ایک کے بھی صحیح اور معتبر حالات آج کہیں نہیں ملتے۔ یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس زمانہ میں پیدا ہوئے؟ کہاں پیدا ہوئے؟ کیا کام انھوں نے کیے؟ کس طرح زندگی بسر کی؟ کن باتوں کی تعلیم دی اور کن باتوں سے روکا؟ یہی ان کی موت ہے۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں، کیونکہ ان کی تعلیم و ہدایت زندہ ہے۔ جو قرآن انھوں نے دیا تھا وہ اپنے اصلی الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ اس میں ایک حرف، ایک نقطہ، ایک زیر و زبر کا بھی فرق نہیں آیا۔ ان کی زندگی کے حالات، ان کے اقوال، ان کے افعال سب کے سب محفوظ ہیں۔ اور تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گذر جانے کے بعد بھی تاریخ میں ان کا نقشہ ایسا صاف نظر آتا ہے کہ گویا ہم خود آنحضرتؐ کو دیکھ رہے ہیں۔ دنیا کے کسی شخص کی زندگی بھی اتنی محفوظ نہیں جتنی آنحضرتؐ کی زندگی محفوظ ہے۔ ہم اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں ہر وقت آنحضرتؐ کی زندگی سے سبق لے سکتے ہیں۔ یہی اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کسی دوسرے پیغمبر کی ضرورت نہیں۔

ایک پیغمبر کے بعد دوسرا پیغمبر آنے کی صرف تین وجہیں ہو سکتی ہیں،

۱۔ یا تو پہلے پیغمبر کی تعلیم و ہدایت مٹ گئی ہو اور اس کو پھر پیش کرنے کی ضرورت ہو۔

۲۔ یا پہلے پیغمبر کی تعلیم مکمل نہ ہو اور اس میں ترمیم یا اضافہ کی ضرورت ہو۔

۳۔ یا پہلے پیغمبر کی تعلیم ایک خاص قوم تک محدود ہو اور دوسری قوم یا قوموں کے لئے دوسرے پیغمبر کی ضرورت ہو۔

بھیجا جاتے۔ لیکن ہم نے اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ قرآن مجید میں اس کی صرف دو مثالیں مذکور ہیں۔ ان مستثنیٰ مثالوں سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مددگار پیغمبر بھیجنے کا کوئی عام قاعدہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے

یہ تینوں وجہیں اب باقی نہیں رہیں۔

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و ہدایت زندہ ہے اور وہ ذرائع پوری طرح محفوظ ہیں جن سے ہر وقت یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ حضورؐ کا دین کیا تھا، کیا ہدایت لے کر آپ آئے تھے، کس طریق زندگی کو آپ نے رائج کیا اور کن طریقوں کو آپ نے مٹانے اور بند کرنے کی کوشش فرمائی۔ پس جب کہ آپ کی تعلیم و ہدایت مٹی ہی نہیں تو اس کو از سر نو پیش کرنے کے لئے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دنیا کو اسلام کی مکمل تعلیم دی جا چکی ہے۔ اب نہ اس میں کچھ گھٹانے بڑھانے کی ضرورت ہے اور نہ کوئی ایسا نقص باقی رہ گیا ہے جس کی تکمیل کے لئے کسی نبی کے آنے کی حاجت ہو۔ لہٰذا دوسری وجہ بھی دور ہو گئی۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور تمام انسانوں کے لئے آپ کی تعلیم کافی ہے۔ لہٰذا اب کسی خاص قوم کے لئے الگ نبی آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح تیسری وجہ بھی دور ہو گئی۔

اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ یعنی سلسلہ نبوت کو

ختم کر دینے والا۔ اب دنیا کو کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر خود چلیں اور دوسروں کو چلائیں آپ کی تعلیمات کو سمجھیں، ان پر عمل کریں اور دنیا میں اس قانون کی حکومت قائم کریں جس کو لے کر آنحضرت تشریف لائے تھے۔

عبادات

عبادات کا مفہوم

یوں تو اسلام کے ہر حکم کی تعمیل عبادت ہے، چاہے اس کا تعلق اللہ سے ہو یا اس کے بندوں سے۔ بلکہ مکمل اسلامی زندگی بسر کرنے والے آدمی کا ہر کام حتیٰ کہ خرید و فروخت اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، لکھنا پڑھنا سب ہی عبادت ہوتا ہے مگر "مکمل اسلامی زندگی" کی بنیاد بلکہ عملی بنیاد تو یہ عبادات ہی ہیں۔ جب تک عمارت کی بنیاد ہی نہ رکھی جائے، اوپر کون سے محل تعمیر ہوں گے؟ تمام "اسلامی مذاہب" کے نزدیک ان چار عبادات میں کسی ایک کا انکار صریح کفر ہے اور ترک (چھوڑ دینا، عمل نہ کرنا) بھی کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ اور جرم ہے۔ اس میں کسی کا ادنیٰ اختلاف بھی نہیں۔

نماز

نماز

دینِ اسلام کا اولین ستون اور سب سے اہم عبادت "نماز" ہے۔

نماز کے معنی

نماز کے لئے اصل عربی لفظ جو قرآن و حدیث میں استعمال ہوا ہے، صَلوٰۃ (پڑھنے میں صلاۃ ہے) "نماز" قدیم فارسی زبان کا لفظ ہے اور غالباً اسلام سے پہلے وہاں کے مذہب میں یہ لفظ جسمانی عبادت کی کسی صورت پر بولا جاتا تھا مگر کثرتِ استعمال سے اب یہ لفظ (نماز) صلوٰۃ کے بالکل ہم معنی اور مترادف ہوگیا ہے۔ لہٰذا لفظ نماز کا استعمال بالکل درست اور بجا ہے۔ عربی کے لفظ صلوٰۃ کے لفظی معنی تو کئی ہیں (اور دنیا کی تمام زبانوں میں متعدد معنوں والے اسم اور فعل عام ہیں)، مگر جو معنی صلوٰۃ کے اصطلاحی معنوں سے قریب ہیں "دعا، رحمت، استغفار اور حسن ثنا"۔

اصطلاح میں نماز "اللہ کی عبادت کا مقررہ اسلامی طریقہ ہے"۔

نماز کا طریقہ

گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں، اس کی بزرگی اور تعظیم کرتے ہیں، اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اس کی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے، چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں۔ لیکن مسجد

میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اس کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف ہے اس لئے پچھم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اسے قبلہ کہتے ہیں۔

رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

پہلی نماز فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ دوسری نماز ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تیسری نماز عصر، جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ چوتھی نماز مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے، پانچویں نماز عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے۔

نماز باجماعت

بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو امام۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مقتدی کہتے ہیں۔

نماز پڑھنے کا فائدہ

نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔

۱۔ نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک صاف اور ستھرے رہتے ہیں۔

۲۔ نمازی آدمی سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

۴۔ نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے۔

؎ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۔ نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں۔

۶۔ نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

۷۔ نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سکھ سے رکھتا ہے۔

نماز کی عبارتیں

نماز میں جو عبارتیں پڑھی جاتی ہیں ان سب کے نام اور الفاظ یہ ہیں۔

تکبیر:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

ثناء

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ

اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر

اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝

ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

تعوذ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فاتحہ یا الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ

ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روز جزا

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

کا مالک ہے۔ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔ نہ ان کے راستے پر جن پر تیرا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔

سورۃ کوثر

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ

(اے نبیؐ) ہم نے تم کو کوثر عطا کی ہے۔ پس تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بے شک تمہارا

هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

دشمن ہی بے نام و نشان ہو جانے والا ہے۔

سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝

(اے نبیؐ) کہدو کہ وہ (یعنی اللہ) یگانہ ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورۃ فلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

(اے نبیؐ دعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے۔ اور اندھیرے کے شر سے جب اندھیرا

وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

پھیل جائے۔ اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنیوالے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آجائے۔

سورۃ الناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ
(اے نبی دعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) اس
شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ
وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔
مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۙ
جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے۔

رکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (پاکی بیان کرتا ہوں اپنے پروردگار بزرگ کی۔

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسمیع:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ نے (اس کی) سُن لی جس نے اس کی تعریف کی)

اسی قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے۔

سجدہ یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی۔

تشہد یا التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام تم پر اے نبی اور
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ
اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر اور ان کی آل

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ

پر بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے، اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے

درود شریف کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت بہت ظلم کیا ہے اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو اپنی طرف

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے بے شک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۝ (سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت)

نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے بہت برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے

دعائے قنوت:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے

عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ

ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَ
کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری
نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ
ہی جانب دوڑتے اور بھیجتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرکے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑے ہو، نماز کی نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کرکے آہستہ سے اٰمِیْن کہو پھر سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورت جو یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع کے لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید یعنی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو۔ پھر دونوں ہاتھ رکھو۔ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ

نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب دوسری رکعت شروع ہوئی۔ تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اور کوئی اور سورت ملاؤ پھر رکوع قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پہلے تشہد پڑھو پھر درود شریف پھر دعا پڑھو، پھر سلام پھیرو پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہو گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھو۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو۔ ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔ دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشہد پڑھنے کی حالت میں داہنا پاؤں کھڑا ہونا چاہیئے اور اس کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں۔

امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں فرق

امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ایک فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا۔ کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ اور بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بسم اللہ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں چپکا کھڑا رہنا چاہیئے دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا چاہیئے۔

نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو دو رکعتیں تو اسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا مگر قعدہ میں "التحیات" اور "تشہد" کے بعد درود شریف نہ پڑھیں بلکہ اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں

کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورت نہ ملائیں۔ باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں۔ دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔

رکوع کرنے کا صحیح طریقہ

رکوع اس طرح کرنا چاہیئے کہ کمر اور سر برابر رہیں یعنی سر نہ کمر سے اونچا رہے نہ نیچا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے۔

سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ

سجدہ اس طرح کرنا چاہیئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں۔

نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے سبحان اللہ ۳۳ الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھنا چاہیئے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

شرائط نماز

نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں۔ وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں یہ ہیں۔ اوّل بدن کا پاک ہونا، دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا، تیسرے جگہ کا پاک ہونا، چوتھے ستر کا چھپانا، پانچویں نماز کا وقت ہونا، چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا، ساتویں نیت کرنا۔

ارکان نماز

ارکان نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں۔ جو نماز کے اندر فرض ہیں۔ ارکان رکن کی جمع ہے رکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں۔ نماز کے اندر چھ فرض ہیں۔ اول تکبیر تحریمہ کہنا۔ دوسرے قیام (کھڑا ہونا) تیسرے قرأت (یعنی قرآن مجید پڑھنا) چوتھے رکوع کرنا، پانچویں دونوں سجدے۔ چھٹے قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں۔ جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

واجباتِ نماز چودہ ہیں،

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا (۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا (۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نمازمیں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا

(۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرائت کرنا، اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سُنّتیں

جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر نہیں ہوئی انھیں سنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

نماز میں اکیس سُنّتیں ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رُخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا (۷) تعوذ یعنی اعوذ باللہ الخ پڑھنا (۸) بسم اللہ الخ پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کو ربنا لک الحمد کہنا۔ اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی

رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اشہد ان لا الٰہ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مستحبات

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپا لینا۔

جماعت اور امامت

امامت کے معنیٰ

امامت کے معنیٰ سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مقتدی اس کی تابعداری کریں اسے امام کہتے ہیں۔

جماعت کے معنیٰ

جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے اور سب مقتدی ہوتے ہیں۔

جماعت فرض ہے یا واجب یا سنت

جماعت سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس کی بہت تاکید ہے۔ بعض علماء تو اسے فرض اور واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں۔

ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا، پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس میں ملنا اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا۔ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا، نماز میں دل لگنا۔ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گناہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا۔ ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا۔ حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا۔ ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔

کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے

عورتیں، نابالغ بچے، بیمار، بیمار کی خدمت کرنے والے، لُولے، لنگڑے، اپاہج، کٹے ہوئے پاؤں والے، بہت بوڑھے، اندھے۔ ان سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں۔

سخت بارش۔ راستہ میں زیادہ کیچڑ، سخت جاڑا، رات میں آندھی، سفر مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آجانا، پاخانہ، پیشاب کی حاجت ہونا، کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آجانا۔ ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

کن نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ یا واجب ہے

تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نمازیں جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ نمازِ تراویح کی جماعت سُنت کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نمازِ وتر کی جماعت مستحب ہے۔

کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے

کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں، ایک مقتدی ہو اور ایک امام مگر اس حالت میں مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے۔

جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے

مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔ بچوں کو

پیچھے کھڑا کریں، بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا کرنا مکروہ ہے۔ عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہیئے۔

امامت کا مستحق کون شخص ہے

اول عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح سے واقف ہو۔ بشرطیکہ اس کے اعمال بھی اچھے ہوں، اس کے بعد جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور اچھا پڑھتا ہو۔ اس کے بعد جو زیادہ متقی پرہیز گار ہو، اس کے بعد جو زیادہ عمر والا ہو، اس کے بعد جو خوش خلق اور شرافتِ ذاتی رکھتا ہو، اس کے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحبِ وقار ہو، اس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو۔

کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے

بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور جاہل ولد الزنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور ولد الزنا عالم اور نیک بخت ہو اور ان سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو ان کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی

دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہے اس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے صحیح نہیں ہوتی۔

اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اس کی نماز رکوع سجدہ کو اشارے سے ادا کرنے والے کے

پیچھے نہیں ہوتی۔ اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

مفسداتِ نماز

مفسداتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

مفسدات نماز کیا کیا ہیں

(١) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت، ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (٢) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا ایسا جیسا کوئی لفظ کہہ دینا (٣) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا (٤) کسی بُری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر الحمد للہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا (٥) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا (٦) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (٧) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (٨) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (٩) عملِ کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (١٠) کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے (١١) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا (١٢) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (١٣) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (١٤) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا (١٥) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دے دے (١٦) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں (١٧) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (١٨) امام سے آگے

بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہاتِ نماز

(۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا، یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔ (۴) معمولی کپڑوں میں جنھیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرائت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قرائت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی (۶) سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے جُوڑا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (۱۱) کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے

اکیلے کھڑے ہونا جس میں خالی جگہ ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نمازِ وتر

نمازِ وتر واجب ہے اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے۔ اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے۔

نمازِ وتر کی رکعتیں

نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، درود شریف دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں۔

وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے فرق

اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے

سُنّت اور نفل نمازیں

کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں

دو رکعتیں نمازِ فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نماز ظہر اور

نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں اور رمضان شریف میں نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں

کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں

نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سنت مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے بعد کی سنتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں، تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں، نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں، نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں، نمازِ تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوٰۃ التسبیح، نمازِ استخارہ، نمازِ توبہ، نمازِ حاجت وغیرہا یہ تمام نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں

نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے

صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے،

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے،

اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک،

اور ٹھیک دوپہر کے وقت،

اور آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔ ہاں اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے،

اسی طرح خطبہ کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

نمازِ تراویح

نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنتِ کفایہ ہے۔ یعنی اگر محلے کی مسجد میں نماز تراویح جماعت سے پڑھی جائے۔ اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہوں گے۔

نمازِ تراویح کا وقت

نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے۔ نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے۔ لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہیئے۔ ہاں اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرلے تو جائز ہے۔

نمازِ تراویح کی رکعتیں

بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کرلینا مستحب ہے۔

پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے۔ لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔ ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے۔

قضا نماز

اَدا اور قضا کسے کہتے ہیں

اَدا اسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اس کے مقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اس کے مقررہ وقت گذر جانے کے بعد کیا جائے۔

مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی۔

قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے

تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے۔

کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے

قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنتِ مؤکدہ کو اس کے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے اس کے بعد سنت کا۔ ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں۔

فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیئے

جس وقت یاد آجائے یا جاگے فوراً پڑھ لے۔ دیر کرنا گناہ ہے۔ ہاں اگر وقتِ مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقتِ مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے۔

وہ سنتیں کون سی ہیں جن کی قضا پڑھنا سنت ہے

فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے ان کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہیئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے۔

اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں، طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گے۔

ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو ان کا کیا حکم ہے

ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

سجدۂ سہو

سہو کے معنے بھول جانے کے ہیں، بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے، بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے، سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے، پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التحیات، اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔

سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے

کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کر لئے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو صرف ایک مرتبہ دو سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے۔

قرأت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے

(۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جانے سے (۲) انھیں تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اس کے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لینے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوتی ہوں۔

(۵) رکوع مکرر یعنی دوبارہ کر لینے سے (۶) تین سجدے کر لینے سے (۷) قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۸) قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اللّٰھم صلّ علیٰ محمد پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے (۹) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے (۱۰) سری نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوتی ہوں۔

سجدۂ تلاوت

تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں

وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے

تمام قرآن مجید میں چودہ مقام ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں

اگر نماز سے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے

بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہے اسی وقت سجدہ کرے لیکن اگر اس وقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو۔ لیکن اگر بیٹھے ہی سے سجدے میں گیا اور سجدے سے اٹھ کر بیٹھ گیا تب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔

سجدۂ تلاوت کرنے کے لئے شرائط

جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں۔ یعنی بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھکنا، قبلے کی طرف منہ کرنا، سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا۔

بیمار کی نماز

جب کہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، یا سر میں چکر آ کر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدے کے ساتھ، اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے، رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے۔ اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے

اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹے لیٹے نماز پڑھے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہیئے گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی

جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔ ان دونوں صورتوں میں سے داہنی کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

مسافر کی نماز

مسافر کی نماز اور عام نماز میں فرق

مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اسے قصر کہتے ہیں۔

مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے

جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل آئے۔ اس وقت سے قصر کرنے لگے۔

مسافر کب تک قصر کرے

جب تک سفر میں رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے اس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے۔ اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا، پھر دو چار دن کی نیت کرلی، پھر کام پورا نہ ہوا اور پھر دو چار دن کی نیت کرلی اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گذر گئے تو جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہیئے اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گذر جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ایسا ہو گیا تو گناہ بھی نہیں۔ اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔

لیکن اگر دوسری رکعت، پر قعدہ نہیں کیا تو نمازِ فرض ادا نہ ہو گی. چاروں نفل ہو جائیں گے. فرض پھر دوبارہ پڑھے۔

اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں،

اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو مسافر اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کریں،

جمعہ کی نماز

جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اس کی تاکید زیادہ ہے جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے. جمعہ کی نماز اس کے قائم مقام کر دی گئی ہے۔

جمعہ کی نماز آزاد بالغ، سمجھ دار، تندرست، مقیم مردوں پر فرض ہے. پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں، اندھوں، اپاہجوں اور اسی طرح کے عذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں،

نمازِ عیدین

عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں

غسل اور مسواک کرنا. اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا. خوشبو لگانا. اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقۂ فطر ادا کر کے جانا. اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آکر اپنی قربانی کا گوشت کھانا. عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا. پیدل جانا. ایک

راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا۔ عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں نفل نہ پڑھنا۔

عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحیٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے۔

دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انھیں پر عید کی نماز واجب ہے۔ اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں، مگر عیدین کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور عید کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں

دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں، پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں، پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں، پھر امام تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ، سورت، پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے۔ قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں۔ عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

عیدالاضحیٰ کے خاص احکام

راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، تکبیرات تشریق واجب ہونا، تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

جنازے کی نماز

میت کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے۔

جنازے کی نماز کی شرائط

اول میت کا مسلمان ہونا، دوسرے میت کا پاک ہونا، تیسرے اس کے کفن کا پاک ہونا، چوتھے ستر کا ڈھکا ہوا ہونا، پانچویں میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا، یہ شرطیں تو میت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لیے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں ہیں۔

نماز جنازہ کی ترکیب

اول نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہو، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے جب صفیں درست ہو جائیں تو نماز جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے واسطے اس جنازے کی نماز اس میت کی دعائے مغفرت کے لئے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں، پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں۔ ثنا میں تَعَالٰی جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُکَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ

سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود جو نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ترجمہ: اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دعا پڑھیں لیکن تین جگہ اتنا فرق کر لیں کہ تینوں جگہ بجائے وَاجْعَلْہُ کے وَاجْعَلْھَا اور بجائے شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پڑھیں، یہ صرف لفظوں کا فرق ہے معنے وہی رہیں گے۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

نماز جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں

نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں، چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل ہی میں پڑھیں، آواز سے پڑھنا مکروہ ہے، میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور

حساب کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں۔ پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں۔

نمازوں کی تعداد اور رکعات کا اجمالی خاکہ

فجر:۔ سنت مؤکدہ ۲ - فرض ۲۔ کل تعداد ۴ رکعت

ظہر:۔ سنت مؤکدہ ۴ - فرض ۴ - سنت مؤکدہ ۲ - نفل ۲۔ کل تعداد ۱۲ رکعات

عصر:۔ سنت غیر مؤکدہ ۴ - فرض ۴ - کل تعداد ۸ رکعات

مغرب:۔ فرض ۳ - سنت مؤکدہ ۲ - نفل ۲ - کل تعداد ۷ رکعات

عشاء:۔ سنت غیر مؤکدہ ۴ - فرض ۴ - سنت مؤکدہ ۲ - نفل ۲ - وتر ۳ - نفل ۲ - کل تعداد ۱۷ رکعات

جمعہ:۔ سنت مؤکدہ ۴ - فرض ۲ - سنت ۴ - سنت مؤکدہ ۲ - نفل ۲ - کل تعداد ۱۴ رکعات

عیدین:۔ ۲ رکعت واجب بعد طلوع آفتاب

نوافل:۔ تہجد (۴ سے ۱۲ رکعتیں) وقت، آدھی رات سے صبح صادق تک

اشراق:۔ (۲ سے ۴ رکعتیں) وقت۔ سورج نکلنے کے فوراً بعد

چاشت:۔ (۲ سے ۴ رکعتیں) وقت۔ دوپہر سے ذرا قبل جب دھوپ تیز ہو جاتے۔

اوابین:۔ (۶ سے ۲۰ رکعتیں) وقت۔ نماز مغرب کے بعد اور نماز عشاء سے پہلے

تحیۃ الوضو:۔ (۲ رکعت) جب بھی وضو کریں تو دو رکعت نفل پڑھ لیا کریں۔

صلوٰۃ التسبیح:۔ ہر روز یہ نماز پڑھنا کار ثواب ہے۔

نماز جنازہ:۔ میت کے لئے دعائے مغفرت، بالغ اور نابالغ کی نماز جنازہ کی تیسری دعا میں فرق پایا جاتا ہے۔

نماز استخارہ:۔ کسی کام کی بہتری کے لئے اللہ سے دعائے خیر طلب کرنا۔

لوازمات نماز

مسجد

جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے مسجد کہتے ہیں۔ مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے چپکا بیٹھا رہے۔ مسجد میں کھیلنا، کودنا، شور مچانا اور دنیا کی باتیں کرنا بُری بات ہے۔

اذان

اذان کے معنیٰ خبر کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں۔

اذان سنت ہے۔ لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے۔

اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے۔

پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں۔

اذان کس وقت کہنی چاہیئے۔

ہر نماز فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہیئے۔ اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے۔

اذان کا مستحب طریقہ

اذان میں سات باتیں مستحب ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا۔ اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا۔ اونچی جگہ پر اذان کہنا۔ بلند آواز سے اذان کہنا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہنا۔

اذان

جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

آؤ! نماز کے لیے

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

آؤ! نماز کے لیے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ! کامیابی کی طرف

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ! کامیابی کی طرف

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہنا چاہیے۔

اذان کے بعد کی دُعا

اذان کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلوٰۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ انِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ انِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادِ۔

وضو

وضو سے مراد۔ ہے کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے، پھر تین بار منہ دھوئے، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا۔ انھیں فرض کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے انھیں سنت کہتے ہیں، اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا انھیں مستحب کہتے ہیں۔

وضو کرنے کا طریقہ

صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھو۔ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اچھا ہے۔ اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں، آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لو، پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو، مسواک کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر

بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو، پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور اِدھر اُدھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہیئے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ پہلے داہنا ہاتھ تین بار پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیئے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے دھگو کر سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا مسح کرو، پھر گردن کا مسح کرو، مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیئے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں دھونا چاہیئے۔

وضو کے فرض

وضو کے چار فرض ہیں۔

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سُنتیں

وضو میں تیرہ سُنتیں ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) داڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

وضو میں مستحب

وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا، بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام کو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں۔

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انھیں نواقضِ وضو کہتے ہیں۔

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا۔ یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

تیمّم

پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو، بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔

جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہوتا ہے۔

پانی نہ ملنے کی صورتیں

جب پانی ایک میل دور ہو یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو. مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے. یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہو گی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اٹھ کر اُسے لے نہیں سکتا. اور دوسرا آدمی موجود نہیں. یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں،

پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے

جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں. لیکن اسے کسی کے بتلانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے.

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں تیمم کر لینا جائز ہے.

تیمم میں فرض

تین فرض ہیں. اوّل نیت کرنا. دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا. تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا.

تیمم کرنے کا پورا طریقہ

اول نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انھیں جھاڑ دو. زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، ایک بال برابر جگہ

چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو۔ اور انھیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ۔ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ۔ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو۔ پھر انگلیوں کا خلال کرو۔ اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے

پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

کن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے

لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں، جَو۔ اور تمام غلے، کپڑا، راکھ۔ ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے۔ یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔ ان پر تیمم ناجائز ہے۔

اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو گئی۔ اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں۔ چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد۔

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں غسل کا تیمم صرف حدثِ اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

تکبیر

جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں، اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں، تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔ جو شخص اذان کہتا ہے اُسے مؤذن کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اسے مکبّر کہتے ہیں۔

اقامت

فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنت ہے۔ فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں۔

اذان بے وضو کہنا جائز ہے مگر اس کی عادت کر لینا بُرا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے

مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہیئے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پاخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے۔

اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمہ کہتے ہیں جو مؤذن یا مکبّر کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیئے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیئے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سن کر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہیئے۔

مسنون دُعائیں

قبولیتِ دُعا کب اور کیسے:

حضورؐ نے فرمایا:

وہ طویل سفر میں ہے پراگندہ حال، غبار آلود، دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے: اے رب! اے رب! مگر اس کی خوراک حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے۔ اس کا لباس حرام کا ہے، حرام کی غذا سے نشوونما پا رہا ہے۔ بھلا ایسے شخص کی دُعا کیونکر سُنی جائے گی؟ (مسلم)

اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضور دل کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

جو آدمی بھی اللہ سے دعا مانگتا ہے، اللہ اس کی دُعا قبول کرتا ہے۔ پس یا تو دُنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے یا آخرت کے لیے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے، یا دُعا کے بقدر اس کے گناہ دُور کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے یا جلدی نہ مچائے۔ (ترمذی)

صبح ہونے پر

۱۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔

"اے اللہ! تیری ہی مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی۔ تیرے ہی کرم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہمیں موت آئے گی اور تیری ہی طرف ہم کو پلٹ کر جانا ہے۔"

شام ہونے پر

۲۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔

"اے اللہ! تیری ہی مدد سے ہم نے شام کی اور تیری ہی مدد سے صبح کی۔ اور تیرے ہی کرم سے ہم جی رہے ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم مر جائیں گے، اور انجام کار تیرے ہی سامنے ہمیں حاضر ہونا ہے۔"

سونے کے وقت

۳۔ بِاسْمِکَ اَللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔

"اے اللہ! تیرے ہی نام سے میں زندگی کو کھوتا (سوتا) ہوں، اور حاصل کرتا (جاگتا) ہوں۔"

بیدار ہونے پر:

۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں مُردہ کر دینے کے بعد دوبارہ زندگی بخشی اور آخر کار اسی کے سامنے حاضر ہونا ہے۔"

خواب سُنانے پر

۵۔ خَیْرًا تَلَقَّاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَیْرًا لَّنَا، وَشَرًّا عَلٰٓی اَعْدَآئِنَا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

"اس خواب کی بھلائی تمہیں نصیب ہو اور بُرائی سے بچے رہو۔ ہمارے حق میں بہتر اور ہمارے دشمنوں کے لئے وبال ہو۔ اور سب حمد وستائش اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔"

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت

۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

"اے اللہ! میں شیاطین کے ذکور واناث سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

بیت الخلاء سے باہر آتے وقت

۷۔ غُفْرَانَكَ "اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔"

وضو کرتے وقت

۸۔ اَتَوَضَّأُ بِسْمِ اللّٰهِ۔ "اللہ کے نام سے وضو کا آغاز کرتا ہوں۔"

وضو کرنے کے بعد

۹۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

"اے اللہ! مجھے توبہ کرتے رہنے والوں میں شامل کر اور پاکیزہ بنا۔"

اذان سننے کے بعد

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ اِۨلْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ اِۨلَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ۔

"اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور انہیں مقام محمود پر فائز کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔"

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لئے

۱۱۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ٥ (المؤمنون ۹۷، ۹۸)

"اے پروردگار! میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وُہ میرے پاس آئیں۔"

بیمار کی عیادت پر

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۱۲۔ اے اللہ! تکلیف دُور فرما۔ اے لوگوں کے پروردگار! اسے شفا عنایت کر، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کہیں شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جو بیماری کا نام ونشان تک نہ رہنے دے۔"

مریض کی وفات پر

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

"الٰہی! اس کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ زُمرے میں اس کو مرتبۂ بلند عنایت فرما، اور پسماندگان میں اس کا جانشین ہو جا۔ اے رب العلمین! ہماری اور اس کی مغفرت کر، اس کی قبر کو کشادہ کر، اور اسے نور سے منور کر دے۔"

نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں (اَللهُ اَكْبَر) کہی جائیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا:

۱۴۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

"پاک ہے تو اے اللہ! تعریف وستائش ہے تیرے لیے، برکت والا ہے تیرا نام، بلند و بالا ہے تیری بزرگی، سب سے اونچی ہے تیری تعریف، اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔"

دوسری تکبیر کے بعد درود:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"خدایا! رحمت بھیج محمدؐ اور اُن کی آل پر، جس طرح تو نے درود وسلام اور برکت ورحمت اور رحم فرمایا ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر، بے شک تیری ذات بڑی ہی قابلِ تعریف اور عظمت والی ہے۔"

تیسری تکبیر کے بعد بالغ مرد یا عورت کی میت ہونے کی صورت میں یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

"اے اللہ! ہمارے زندہ و مُردہ، ہمارے موجود و غیر موجود، ہمارے چھوٹے اور بڑے، ہمارے مرد اور عورت، سب کی مغفرت فرما۔ اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اُسے ایمان پر موت دے۔"

اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو تو یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

"اے اللہ! اس بچے کو ہمارا ہراول بنا، اسے ہمارے لیے اجر و ثواب کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے لیے شافع بنادے اور اس کی شفاعت قبول فرما۔"

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو اجْعَلْهُ کے بجائے اِجْعَلْهَا اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے بجائے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھنا چاہیے اور اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت

۱۵۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

"اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلاتے ہوئے طریقہ پر (اس کو قبر کے حوالے کرتا ہوں)۔"

قبر پر مٹی ڈالتے وقت

۱۶۔ قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے۔ پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

عام طور پر قبرستان جانے پر

۱۷۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

"اے اس دیار کے رہنے والے مومن اور مسلمان باسیو! تم پر سلام ہو، انشاء اللہ ہم تم سے عنقریب آملیں گے ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے آسائش کا سوال کرتے ہیں۔"

مسجد میں داخل ہوتے وقت

۱۸۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

"اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

مسجد سے نکلتے وقت

۱۹۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

گھر سے نکلنے پر

۲۰۔ بِسْمِ اللّٰہِ، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

"اللہ کے نام سے (میں نے باہر قدم رکھا) اللہ ہی پر میں نے بھروسہ کیا۔ اور اللہ کی مدد کے بغیر کوئی چارہ گری اور کوئی قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔"

گھر میں داخل ہونے پر

۲۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

"اے اللہ! میں تجھ سے آمد بخیر اور روانگی بخیر کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم اندر آتے اور اللہ ہی کے نام سے ہم باہر نکلے اور اللہ (پروردگار) پر ہمارا بھروسہ ہے۔"

سفر پر روانہ ہونے پر

۲۲۔ اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَاتَضِیْعُ وَدَآئِعُہٗ۔

"میں تمہیں اللہ کو سونپتا ہوں جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔"

سواری پر سوار ہونے پر

۲۳۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

"پاک و بے عیب ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارا فرمانبردار بنا دیا ہے، ورنہ ہم خود اس کو زیر نہ کر سکتے تھے اور ہمیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

سفر سے واپسی پر

۲۴۔ اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ

وَالاَهلِ آئِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔

"اے اللہ! اِس سفر میں ہم تجھ سے نیکی، پرہیزگاری اور عمل پسندیدہ کی درخواست کرتے ہیں۔ خداوندا ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان کر دے۔ اس کی درازی کو کم کر دے۔ اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق اور گھر والوں کے لئے قائم مقام ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے، اندوہناک مناظر سے، اور گھر بار کو بُری حالت میں آ کر دیکھنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ہم لوٹنے والے ہیں، بار بار توبہ کرنے والے، بندگی بجالانے والے، اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں۔"

کسی بستی میں داخلہ پر

۲۵۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا (تین مرتبہ فرماتے)، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَهْلِهَا اِلَيْنَا

"اے اللہ! اس بستی کو ہمارے لیے بابرکت بنا دے۔ اے اللہ! اس بستی کے پھل (فوائد) سے ہمیں متمتع فرما، اس کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال دے اور ہمارے دلوں میں اس کے نیک لوگوں کی محبت ڈال دے۔"

بادل آتا دیکھ کر

۲۶۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ اور اگر وہ برسنے لگتا تو آپ فرماتے اَللّٰھُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

"اے اللہ اس کے اندر جو شر ہے مَیں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں ——— اے اللہ! مفید اور شاداب کُن بارش ہو۔"

بجلی کے کڑکنے پر

۲۷۔ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔ (الرعد: ۱۳)

"بادلوں کی گرج اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتی ہے اور فرشتے اس کی ہیبت سے لرزتے ہوتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔"

آندھی اُٹھنے پر

۲۸۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ، وَاَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی کی بہتری اور جو اس میں ہے اس کی بہتری اور جس غرض کے لیے بھیجی گئی ہے اس کی بہتری چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس کے اندر ہے اور جس غرض کے لیے بھیجی گئی ہے۔"

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہونے پر

۲۹۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

"اے اللہ! دشمنوں کے مقابلے میں ہم تجھے ہی اپنی ڈھال بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں"۔

کوئی مصیبت آنے پر

۳۰۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

"اے اللہ! میں تیرے بندوں کے شر سے تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے"۔

بے چینی اور اضطراب پر

۳۱۔(۱) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔

"اے زندہ جاوید ہستی! اے کائنات کے منتظم! تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں"۔

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو ہی بے عیب و پاک ہے۔ میں ہی اپنی جان پر ظلم ڈھانے والا ہوں"۔

ادائیگی قرض کے لیے

۳۲۔(۱) اَللّٰھُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ۔ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

"اے اللہ! مجھے اپنا رزق حلال عنایت فرما کر حرام روزی سے بچالے! اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے"۔

"اے اللہ! میں غم و اندوہ ، بے دست و پائی اور سستی ، بخل اور بزدلی ، قرض ، اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

شادی پر مبارک باد

۳۳۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

"خدا تجھے خوش رکھے، تم دونوں پر برکتیں نازل فرمائے ، اور تم دونوں کو بھلائی پر متفق رکھے"۔

شادی پر شوہر کی دعا

۳۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

"اے اللہ! مجھے اس کی اچھائی سے اور جو عادات تو نے اس کی جبلت میں رکھی ہیں ان کے اچھے پہلوؤں سے بہرہ مند کر ، اور اس کی برائی اور اس کی جبلت کی بری خصلتوں سے پناہ میں رکھ"۔

خلوت پر

۳۵۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔

"اللہ کے نام سے، الہٰی! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو تُو نے ہمارے نصیب میں لکھا ہے (یعنی اولاد) اس سے شیطان کو دفع رکھ۔"

بچّے کی ولادت پر

آیت الکرسی اور ذیل کی دو آیات تلاوت کی جائیں اور معوذتین (سورہ فلق و الناس) سے اُن کو دم کیا جائے۔

۳۶۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (الاعراف ۵۴-۵۵)

"درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اپنے تختِ سلطنت پر متمکن ہوا۔ جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے۔ اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے، جس نے سُورج اور چاند تارے پیدا کیے۔ سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو اُسی کی خلق ہے اور اسی کا اَمر ہے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ، سارے جہانوں کا مالک و پروردگار۔ اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اچھی چیز دیکھنے پر

۳۷۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ "اللہ جو چاہے، اللہ کے بغیر کسی کو کوئی طاقت نہیں۔"

بُری چیز دیکھنے پر

۳۸۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ "ہر حال میں اللہ کا شکر اور اُس کی حمد ہے۔"

تحفہ لینے اور دینے پر

۳۹۔ تحفہ لینے پر: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ - تحفہ دینے پر: وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ -

"اللہ تعالیٰ تمہارے مال و منال میں برکت دے — اللہ ان پر بھی برکت نازل کرے۔"

نیا لباس پہننے پر

۴۰۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔

"اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری تدبیر اور طاقت کے اسے میری قسمت میں لکھا۔"

مصیبت زدہ دیکھنے پر

۴۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ اللّٰہُ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

"اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے لاحق ہونے والی مصیبت سے مجھ کو عافیت میں رکھا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر مجھے نمایاں فوقیت بخشی۔"

مجلس کے خاتمہ پر

۴۲۔ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا، وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا۔ وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

"اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت و خوف کا اتنا حصہ دے جو ہمارے اور معصیت کے درمیان آڑ بن جائے اور وہ فرماں برداری دے جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے، وہ یقین و اذعان عطا کر جس سے ہمارے لیے دنیا کے نقصانات ہیچ ہو جائیں۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہماری شنوائیوں، ہماری بینائیوں، اور ہماری توانائیوں سے ہمیں بہرہ مند رکھ، اور اس خیر کو ہمارے بعد بھی باقی رکھ، اور ہم پر جو ظلم کرے اُس سے ہمارا انتقام لے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس پر غلبہ دے اور ہمیں دین کی آزمائش میں مبتلا نہ کر، اور نہ بنا دنیا کو ہمارا مقصودِ اعظم اور علم و دانش کی کل پونجی اور ہم پر اس شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

کھانا شروع کرنے پر

کھانا کھاتے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر پہلے بسم اللہ کہنا بھول جائیں تو بعد میں یہ الفاظ کہہ لیے جائیں:

۴۳۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ "اللہ کے نام سے اول بھی اُسی کا ہے اور آخر بھی اسی کا۔"

کھانے کے بعد

۴۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

"اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔"

میزبان کے لیے دُعا

۴۵۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ، وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

"الٰہی! ان کے رزق میں برکت دے اور ان پر مغفرت و رحمت فرما۔

مصافحہ کرنے پر

۴۶۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ۔ "اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔"

نیا پھل دیکھنے پر

۴۷۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا۔

"اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے۔ ہمارے شہر میں برکت دے۔ ہمارے صاع اور مُد میں برکت دے۔"

نیا چاند دیکھنے پر

۴۸۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰہُ۔

"اللہ سب سے برتر ہے۔ اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ نکال، اور اس کام کی توفیق کا موجب ٹھہرا جو تجھے محبوب اور پسند ہے۔ اے چاند! ہمارا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔"

افطار کے وقت

۴۹۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

"اے اللہ! میں نے تیری خاطر روزہ رکھا اور تیرے رزق سے اسے افطار کر رہا ہوں۔"

لیلۃ القدر کی دُعا

۵۰۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

"اے اللہ! تو درگزر کرنے والا ہے پس مجھے معاف کر دے۔"

نومسلم کی دُعا

۵۱۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

"اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، عافیت بخش اور روزی عطا کر۔"

دُعائے استخارہ

استخارہ کا مطلب ہے طلبِ خیر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو استخارہ کی نماز اور دُعا کا جو طریقہ سکھایا وہ معمولی سے اختلاف سے یوں ہے۔

آدمی کو جب کوئی مشکل پیش آئے اور اس کے سامنے ایک سے زیادہ پہلو ہوں تو صحیح پہلو کے بارے میں شرحِ صدر حاصل کرنے کے لیے مکروہ اور حرام اوقات چھوڑ کر کسی وقت دو رکعت نماز پڑھے۔ ان رکعتوں میں اگرچہ مخصوص سورتوں کی شرط نہیں لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ "قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ....." اور دوسری میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ ....." پڑھے۔ نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اپنی حاجت کا نام لے کر اسے بیان کرے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے صدقے خیر چاہتا ہوں اور تیری قدرت اور تیرے فضلِ عظیم سے طاقت و توانائی چاہتا ہوں اس لیے

کہ تُو قادر ہے اور مجھے قدرت نہیں۔ تُو جاننے والا ہے اور مجھے علم نہیں۔ اور تُو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام دین و دُنیا کے لحاظ سے میرے لیے بہتر ہے تو تُو اسے میرے لیے مقدر فرما۔ مجھ پر آسان کر دے۔ اور میرے لیے مبارک کر۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لیے بُرا ہے تو تُو اس کام کو مجھ سے دُور رکھ اور مجھے اس سے باز رکھ اور میرے لیے بہتری مقدر فرما جہاں بھی وہ ہو اور پھر اُس پر مجھے مطمئن اور راضی کر دے۔"

استخارہ کے بعد دل میں کام کے جس پہلو کے بارے میں یقین پیدا ہو جائے اسے اختیار کر لے۔ استخارہ ان امور میں مستحب ہے جن کا پہلوئے خیر انسان پر واضح نہ ہو مثلاً شادی، سفر، تجارتی معاملات وغیرہ۔

روزه (الصوم)

روزے

صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں۔

روزے کی قسمیں

روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) فرضِ معیّن (۲) فرضِ غیر معیّن (۳) واجبِ معیّن (۴) واجب غیر معیّن (۵) سُنّت (۶) نفل (۷) مکروہ (۸) حرام۔

فرض معیّن روزے

سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرضِ معیّن ہیں۔

فرض غیر معیّن روزے

اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضا کے روزے فرضِ غیر معیّن ہیں۔

واجب معیّن روزے

نذرِ معیّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منت ماننے سے اس دن یا اُن تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

واجب غیر معیّن روزے

کفاروں کے روزے اور نذر غیر معین کے روزے واجب غیر معیّن ہیں، مثلاً کسی نے منّت مانی کہ اگر میں اول نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا۔

سُنت روزے

روزوں میں سنت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں، لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسولِ کریم صلعم سے رکھنے یا ان کی ترغیب دینی ثابت ہے انھیں سنت کہتے ہیں جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے) اور عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرہویں، چودہویں، پندرھویں تاریخوں کے روزے۔

مستحب روزے

فرض اور واجب اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں، لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ ان میں ثواب زیادہ ہے، جیسے شوال میں چھ روزے، ماہ شعبان کی پندرہویں تاریخ کا روزہ، جمعہ کے دن کا روزہ، پیر کے دن کا روزہ، جمعرات کے دن کا روزہ۔

مکروہ روزے

صرف سنیچر کے دن کا روزہ، صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نوروز کے دن کا روزہ، عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا۔

حرام روزے

سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو روزے اور ایامِ تشریق کے تین روزے۔ ایامِ تشریق ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں تیرہویں تاریخوں کا نام ہے۔

رمضان شریف کے روزے

رمضان شریف کے روزوں کی فضیلت

رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں مثلاً حضور رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور صلعم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں۔

رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں

ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں۔ لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اسے نماز کے لئے (اگر ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہیئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئیں۔

وہ کون کون سے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے

(۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری

کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو (۳) بہت بڈھا ہونا (۴) حاملہ ہونا جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو (۵) دودھ پلانا جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو (۶) روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے (۷) اور حیض اور نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

روزے کے مستحبات

(۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیت کرنا (۳) سحری آخری وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا جب کہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شبہ نہ رہے (۵) غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا (۶) چھوہارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں۔ رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اس کا وقت ہے، سحری کھانا سنت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے، بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں۔

روزے کے مکروہات

(۱) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بدمزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا (۵) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا (۶) بے قراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا۔

کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

(۱) سرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا۔ اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا (۶) بھولے سے کچھ کھاپی لینا (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا (۸) اپنا تھوک نگلنا (۹) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اتر جانا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

روزے کے مفسدات

مفسدات ان باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے

(۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اتر گئی (۲) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اتر گیا (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی (۴) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا (۷) کان میں تیل ڈالا (۸) ناس لیا (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو (۱۰) بھولے سے کچھ کھاپی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا (۱۳) ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا، حالانکہ ابھی دن باقی

تھا۔ان سب صورتوں میں صرف اُن روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے۔

کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی (۲) قصداً صحبت کر لی (۳) فصد کھلوائی یا سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہیں۔

کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

روزے کی قضا

روزے کی قضا واجب ہونے کی صورتیں

(۱) بلا عذر فرض یا واجبِ معیّن کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے۔ اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو، اگر اتنا بڈھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی۔ یا ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دے دینا جائز ہے۔

روزوں کا فدیہ

ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلّہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ۔

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو۔ اس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گذر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے۔

کفّارہ

روزہ توڑنے کا کفارہ

کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں۔ اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دے دے۔

اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلّہ (پونے دو سیر گیہوں)، دیا جائے یا اسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے۔ لیکن اگر اسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلّہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہو گا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اس کا کفارہ میں شمار نہ ہو گا۔

اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو ایک ہی کفارہ واجب ہو گا۔

اِعتِکاف

اعتکاف سے مراد ہے کہ آدمی خدا کے گھر (یعنی مسجد) میں ٹھہرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے، ٹھہرا رہے،

جب کہ انسان اپنا سیر تماشا، چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھہرا رہے اور اس ٹھہرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے۔

عورت اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو، اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پاخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنا لے اور پھر اس جگہ اعتکاف کرے۔

اعتکاف کے فائدے

(۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے، کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے، اس لئے اعتکاف میں معتکف خدا تعالےٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

اعتکاف کی قسمیں

واجب۔ سنت مؤکدہ۔ مستحب،

اعتکاف واجب

نذر کا اعتکاف واجب ہے، مثلاً کسی نے مَنّت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز

کا اعتکاف کروں گا۔

سُنتِ مؤکدہ اعتکاف

رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سُنتِ مؤکدہ ہے اس کی ابتداء بیس تاریخ کی شام یعنی غروبِ آفتاب کے وقت ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا، دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔

مستحب اعتکاف

واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے۔

اعتکاف درست ہونے کی شرائط

مسلمان ہونا، حدثِ اکبر اور حیض ونفاس سے پاک ہونا، عاقل ہونا، نیت کرنا، مسجدِ جماعت میں اعتکاف کرنا، یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں۔ اور اعتکاف واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

مستحباتِ اعتکاف

نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، درود شریف پڑھتے رہنا، علوم دینیہ پڑھنا پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا، جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اوقاتِ اعتکاف

اعتکاف واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم از کم ایک دن ہے پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا وقت رمضان شریف کا عشرۂ اخیرہ ہے اور اعتکافِ نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

مکروہات ومفسداتِ اعتکاف

مکروہات اعتکاف

بالکل خاموشی اختیار کرنا، اور اسے عبادت سمجھنا۔ سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا،

کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے،

بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا، حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا، کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا۔ جیسے پاخانہ کے لئے گیا اور پاخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا۔ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے،

اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے، سنت اور نفل کی قضا واجب نہیں،

ڈوگر

معلومات پاکستان

(کوئز بک)

زاہد محمود ڈوگر
(ایم-اے)

ڈوگر برادرز - ۱۷- اردو بازار - لاہور
فون نمبر ۳۱۰۹۶۵ ، ۷۱۲۷۶۲ قیمت ۱۸/ روپے

زکوٰۃ

زکوٰۃ

مال کے اس حصے خاص کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں محتاجوں وغیرہ کو دے کر انھیں مالک بنا دیا جاتے۔ یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے،

زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلعم کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں

مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ ہونا، مالک نصاب ہونا۔ نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا۔ اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گذر جانا زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں،

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں،

مال زکوٰۃ اور نصاب

کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے

چاندی سونے اور ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے۔ چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں، روپے، زیور، برتن، گوٹہ، ٹھپہ وغیرہ،

جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس

تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے۔ اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھنی چاہیئے کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہیئے اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

مالِ تجارت

جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے۔ خواہ کسی قسم کا مال ہو، جیسے غلّہ، کپڑا، قند، جوتیاں، بساط خانہ کا اسباب وغیرہ۔

نصاب

جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ شریعت نے ان کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے۔ تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

چاندی کا نصاب

چاندی کا نصاب چوَن تولے ۲ ماشے بھر وزن کی چاندی ہے۔ زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ (۱/۴۰) دینا فرض ہوتا ہے۔ پس چوَن تولے دو ماشے کی زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوئی۔

سونے کا نصاب

سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے۔ اس کی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوئی۔

تجارتی مال کا نصاب

تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ، پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کرکے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنا

زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ

جس قدر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے دے دو اور اُسے مالک بنا دو، کسی خدمت یا کسی کام کی اجرت میں زکوٰۃ[1] دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مال زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر ان کو تقسیم کر دو تو جائز ہے۔

زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہیئے

جب بقدرِ نصاب مال پر قمری حساب سے سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے دیر لگانا اچھا نہیں،

اگر بقدرِ نصاب مال کا مالک سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے۔

زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مال زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں، اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسی کو روپیہ دے دیا اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

زکوٰۃ کے مصارف

مصارف زکوٰۃ سے کیا مراد ہے

جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اسے مصرف زکوٰۃ کہتے ہیں، مصارف مصرف

---

[1] مگر عامل زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوتا ہے اس کی تنخواہ مال زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔

کی جمع ہے. مصارف زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اس زمانہ میں مصارف زکوٰۃ یہ ہیں

(۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں (۳) قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو (۴) مسافر جو حالتِ سفر میں تنگدست ہو گیا ہو اسے بقدر حاجت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے (۵) طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو اس کے لیئے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں،

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے

اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۱) مالدار یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے یا نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو. جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوتے ہیں اور ان کی قیمت بقدر نصاب ہے، اس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں، اگرچہ خود اس پر بھی ان برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں (۲) سید اور بنی ہاشم. بنی ہاشم سے حضرت حارث رضی بن عبد المطلب اور حضرت جعفر رضی اور حضرت عقیل رضی اور حضرت عباس رضی اور حضرت علی رضی کی اولاد مراد ہے (۳) اپنے باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی چاہے اور اوپر کے ہوں (۴) بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں (۵) خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی (۶) کافر (۷) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد. ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں،

کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے

جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے ان میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں،

زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے

اول اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی، بہن، بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سُسرے، داماد وغیرہ میں سے جو حاجت مند اور مستحق ہوں انھیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجت مند ہو اسے دینا افضل ہے پھر جسے دینے میں دین کا نفع زیادہ ہو جیسے علم دین کے طالب علم۔

صدقۂ فطر

فطر کے معنے روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں. خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں، اسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں۔

صدقۂ فطر کس پر واجب ہوتا ہے

ہر مسلمان آزاد پر جب کہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو صدقۂ فطر واجب ہے۔

فطر اور زکوٰۃ میں فرق

نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے مثلاً چوّن تولہ دو ماشہ چاندی یا اس کی قیمت، لیکن نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مال تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے ان تین چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا جاتا ہے۔ ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان

اس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ لیکن صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر کے نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے

ہر مالکِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے۔

ہر مالکِ نصاب پر صدقۂ فطر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت

عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا۔ اس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا، اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

اگر صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دے دے تو جائز ہے۔

صدقۂ فطر عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے۔ اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا چاہے کتنی ہی مدت گذر جائے۔

صدقۂ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے

صدقۂ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہیئے۔ اور جو یا اُس کا آٹا یا ستو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیئے اور اگر جَو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہو اتنا

ج

حج

حج کے معنی

دینا چاہیئے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت دینی چاہیئے

حج اسلام کی چوتھی عبادت ہے۔ حج کے لفظی معنی زیارت کا ارادہ کرنا، کسی کے پاس بار بار جانا ہیں۔ لفظ حِجّة کے معنی "برس" اور "سال" بھی ہیں۔ اس طرح حج کے لفظی معنی بنتے ہیں "سالانہ زیارت" عربی میں اسی لئے حج کے دنوں کو "موسم حج" بلکہ بعض دفعہ صرف "موسم" بھی کہتے ہیں۔ حج کا یہ نام اس کے ہر سال آنے کی بناء پر رکھا گیا ہے۔

اسلامی اصطلاح

اسلامی اصطلاح کے طور پر حج کا مطلب ہے: "ایام حج میں خانہ کعبہ کی زیارت کو جانا اور تمام مناسک حج پورے کرنا" اسلامی بنیادی عبادت کے طور پر حج ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک دفعہ واجب ہے۔

ایامِ حج

"ایام حج" سے مراد قمری تقویم کے آخری مہینے ذوالحجہ کی ۸ سے ۱۳ تاریخ تک کے دن ہیں اصل حج کا دن تو ۹ ذوالحجہ ہے مگر حج کے تمام مناسک مذکورہ تاریخوں میں پورے کئے جاتے ہیں۔ ایام حج کے علاوہ خانہ کعبہ کی زیارت کو "عمرہ" کہتے ہیں۔

کعبۃ اللہ

"کعبہ" مکہ مکرمہ کے اس "کمرہ نما" مرکز عبادت کو کہا جاتا ہے۔ جس کی بنیاد آج سے قریباً چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھی اسے "کعبہ" تو اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی قریب قریب برابر ہے یعنی "مکعب نما" اس کا دوسرا مشہور بلکہ اصل نام

نبیت اللہ (اللہ کا گھر) ہے۔ اسے قرآن کریم میں البیت الحرام (عزت والا گھر) البیت العتیق (قدیم ترین گھر) اور بعض دفعہ صرف البیت (گھر) بھی کہا گیا ہے۔ فارسی کے لفظ خانہ کے معنی گھر یا مکان ہی ہیں۔ اسی سے خانہ کعبہ (ترکیب توصیفی) اور خانہ خدا (ترکیب اضافی) ہمارے ہاں مستعمل ہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ عربی میں بیت عموماً رہائشی جگہ، گھر کو نہیں بلکہ صرف مکان کو کہتے ہیں۔ رہائشی مکان یا جگہ کو عربی میں "دار" کہا جاتا ہے۔ اسی لئے کعبہ کو اللہ کی طرف نسبت دیتے ہوئے (دار اللہ) نہیں بلکہ بیت اللہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ نہیں رہتا وہ تو سب جگہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس کا نام بیت اللہ اس لئے رکھا تھا کہ اس میں صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی جائے گی۔ ان معنوں میں ہی ہم مسجد کو اللہ کا گھر کہتے ہیں۔ اسی لئے مسجدوں کے بارے میں قرآن کریم میں آیا ہے۔ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔ "یقیناً مسجدیں صرف اللہ (کی عبادت) کے لئے ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو" (الجن، ۱۸)

مناسک حج

مناسک حج سے مراد وہ تمام شرعی احکام، رسوم اور قواعد وضوابط ہیں، جن کی حج میں پابندی کی جاتی ہے۔ اس میں میقات، احرام، طواف، سعی، عرفہ، رمی، قربانی وغیرہ امور شامل ہیں۔

استطاعت

استطاعت کا مطلب ہے کہ آدمی ہر لحاظ سے سفر حج پر جانے اور واپس آنے کے قابل ہو۔ اس میں سفر کے تمام اخراجات (بلکہ اس دوران اپنے گھر والوں کے اخراجات بھی) کے علاوہ صحت، راستے کا امن وغیرہ شامل ہیں۔ اگر مالی استطاعت ہو مگر دوسری رکاوٹیں نہ جانے دیں تو ایسے آدمی کو وصیت کرنی چاہیے کہ اس کی موت کی صورت میں کوئی دوسرا آدمی (مرنے والے کے خرچ پر) اس کی طرف سے حج کرے۔ اس حج کو حجِ بدل کہتے ہیں۔ سلامی عبادات میں سے "بدل" کا حکم صرف حج کے لئے ہے۔

حج کی اہمیت

اسلام کی بنیادی عبادت ہونے کے لحاظ سے حج کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے حسب ذیل امور سامنے رکھیے۔

قرآن کریم میں مسلمانوں پر حج کے فرض ہونے کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی استطاعت کے ہوتے ہوئے حج نہ کرنے کو کفر کہا گیا ہے۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ٥ لوگوں پر اللہ کی طرف سے فرض ہے (اس کے) گھر کا حج اور جو کفر وانکار کرے تو اللہ تعالیٰ سب جہانوں سے بے نیاز ہے (آل عمران: ۹۷)

حج ہی ایک ایسی عبادت ہے جو ملّتِ ابراہیمی کا خاص شعار ہے اور یہی واحد عبادت ہے جو پچھلے تین چار ہزار سال سے تاریخی تسلسل کے ساتھ چلی آرہی ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ لوگوں کو حج کعبہ کیلئے بلائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر حج کو بھی دوسری بنیادی عبادات کی طرح ان چیزوں میں شمار کیا، جن پر اسلام قائم ہے اور جن میں سے کسی ایک کا انکار یا ترک ایوانِ اسلام کو گرا دینے کی کوشش سمجھا جائے گا۔

مناسک (رسومات) حج

حج کی رسومات عربی میں مناسک کہلاتی ہیں۔ ذوالحج کی آٹھویں تاریخ کی صبح کو حجاج مکہ میں حج کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ جنھوں نے عمرہ کے بعد تمتع ادا کر کے احرام اتار دیئے ہوں وہ دوبارہ احرام باندھ لیتے ہیں۔ اب حج شروع ہوتا ہے۔ حجاج کا ایک بہت بڑا مجمع آٹھویں ذوالحجہ کو مکہ سے روانہ ہوتا ہے اور منیٰ پہنچتا ہے جو مکہ سے تین میل شمال کی طرف ہے۔ یہ لوگ تمام راستے لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے عرفات کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

عرفات ایک چھوٹی پہاڑی کے گرد ایک وسیع میدان ہے جو مکہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر طائف جبلِ رحمت کو جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ جہاں ایک دن سے کم عرصہ تک یعنی دوپہر سے شام تک قیام کرتا ہے۔ پھر لبیک اللھم لبیک کہتا ہوا پیدل واپس آتا ہے اور مزدلفہ جو مکہ سے چھ میل دور ہے جہاں مشعر الحرام واقع ہے پہنچتا ہے۔ یہاں عشاء کی نماز ادا کرتے ہیں اور ذکرِ الٰہی کرتے ہیں۔ اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے رات کے اندھیرے میں جمرہ پر پھینکنے کے لئے کنکریاں جمع کرتے ہیں۔ جمرہ منیٰ کے قریب واقع ہے۔ دسویں ذوالحجہ کو طلوع آفتاب سے پہلے حجاج کا یہ وسیع سمندر ایک بار پھر لبیک اللھم لبیک کے الفاظ کہتا ہوا منیٰ واپس آتا ہے۔ منیٰ پہنچ کر وہ جمرہ عقبہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور راستے میں لبیک اللھم کہتے جاتے ہیں اور اس کی طرف سات کنکریاں پھینکتے ہیں۔ اس کے بعد حجاج منیٰ میں قربانی کے جانور ذبح کرتے ہیں۔ پھر اپنے سر منڈواتے ہیں یا بال کٹاتے ہیں۔ اس کے بعد ٹولیوں میں مکہ واپس آتے ہیں اور کعبہ کا طواف کرتے ہیں اور "سعی" کی رسم ادا کرتے ہیں یعنی صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے درمیان دوڑ کر چلتے ہیں۔ یہ وہ پہاڑیاں ہیں جہاں حضرت ہاجرہ علیہا السلام اپنے چھوٹے بچے اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں۔ جس جگہ ان کا بچہ پڑا ہوا تھا بعد میں زمزم کے نام سے مشہور ہوئی۔

سعی

لفظ سعی کے معنی یہ ہیں "کوشش کرنا"۔ یہ لفظ خاص کر حج اور عمرہ کی رسومات کے لئے جو مکہ میں ادا کی جاتی ہیں استعمال ہوتا ہے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان تھوڑا چلتے اور تھوڑا دوڑتے ہیں۔ یہ فعل حضرت ہاجرہ نے اپنے بچے اسماعیل کے لئے پانی کی تلاش میں کیا تھا۔ سبحان اللہ کہ حضرت ہاجرہ صفا اور مروہ کے درمیان پانی کے لئے سعی کر رہی تھیں جب کہ ان کا شیر خوار بچہ پیاس سے تڑپ رہا تھا اور غیر شعوری طور پر پانی کے لئے سعی کر رہا تھا۔ اللہ نے دونوں کی سعی قبول کی اور جبریل کو حکم دیا کہ وہ زمین میں خاص اسماعیل

کے پاؤں تلے اپنا پَر زمین میں پیوست کریں۔ جب ہاجرہ نے مروہ کی چوٹی سے فرشتے کو یہ حرکت کرتے دیکھا تو وہ اپنے بچہ کی حفاظت کے لئے اس کی طرف دوڑ کر نیچے اتریں۔ یہاں پہنچیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ جہاں بچہ پڑا ہوا تھا وہاں پانی زمین میں سے نکل کر بہہ رہا ہے۔ انھوں نے اس عطیہ کے لئے اللہ کا شکر ادا کیا۔

اس کے بعد حجاج ایک دفعہ پھر منیٰ واپس جاتے ہیں اور دو تین دن جمرہ پر "رجم" کرنے یعنے کنکریاں مارنے میں صرف کرتے ہیں۔ پھر وہ مکہ معظمہ میں واپس آتے ہیں۔

حج کے تین مہینے ہیں۔ شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ۔ حج کی رسوم شوال کے پہلے ہفتہ سے شروع ہوتی ہیں۔ اسی مہینہ لوگ حج کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہونا شروع کر دیتے ہیں حج کی بڑی رسوم (مناسک) ذی الحجہ کے پہلے دس یا تیرہ دن میں ادا کی جاتی ہیں، خاص کر آٹھویں نویں اور دسویں ذی الحجہ کو۔

عرفات

عرفات ایک بارہ میل چوڑا وسیع میدان ہے جو مکہ سے طائف جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ یہ میدان ایک چھوٹی پہاڑی کے گرد ہے جو دو سو فٹ اونچی ہے۔ یہ پہاڑی جبل الرحمت کے نام سے مشہور ہے۔ عرفات میں سال میں صرف ایک دن یعنی نویں ذی الحجہ کو صرف چند گھنٹوں کے لئے دوپہر سے شام تک ہی چہل پہل ہوتی ہے۔

مشعر الحرام

مشعر الحرام مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ نویں ذی الحجہ کی شام کو حجاج عرفات سے واپس آکر رات مزدلفہ میں گذارتے ہیں۔ عشاء کی نماز یہیں ادا کی جاتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ یہاں بڑی لمبی نماز پڑھی تھی اور اس کے بعد ایک لمبی دعا مانگی تھی۔

ارکانِ حج

ارکانِ حج کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ۱۔ فرائض۔ ۲۔ واجبات۔ ۳۔ سنتیں۔

فرائض: ۱۔ احرام۔ ۲۔ وقوفِ عرفات۔ ۳۔ طوافِ زیارت۔ ۴۔ نیت۔

واجبات: میقات سے احرام باندھنا۔ صفا و مروہ کی سعی کرنا۔ عرفات سے واپسی میں امام کی امامت کرنا۔ مزدلفہ میں قیام کرنا۔ مغرب و عشاء کی نماز مزدلفہ میں آکر عشاء کے وقت پڑھنا دس تاریخ کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں جمروں پر کنکریاں پھینکنا۔ ایام نحر میں سر منڈانا۔ قربانی کرنا۔ طواف داہنی جانب سے کرنا۔ طواف باوضو کرنا۔ طواف کے بعد نماز پڑھنا۔ احرام کے ممنوعات سے بچنا۔

سنتیں: طوافِ قدوم کرنا۔ رمل کرنا۔ صفا و مروہ کے مابین دوڑنا۔ مکہ میں ساتویں عرفات میں نویں اور منیٰ میں گیارہویں کو امام کا خطبہ پڑھنا۔ آٹھویں کو منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرنا۔ رات میں منیٰ میں قیام کرنا۔ منیٰ سے عرفات کو روانگی۔ مزدلفہ میں رات قیام کرنا۔ مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی وہاں کنکریاں مارنا۔ پھر مکہ معظمہ آکر آخری طواف کرنا۔ پھر مدینہ منورہ جانے کی تیاری کرنا۔

فہرست کُتب

ڈوگرز داخلہ گائیڈز برائے

پی اے ایف کالجز ۳۶/-
کیڈٹ اینڈ ملٹری کالجز ۳۶/-
جی۔ ڈی۔ پائلٹ کورس ۳۶/-
پی۔ ایم۔ اے لانگ کورس ۳۶/-
جونیئر کیڈٹ کورس ۳۶/-
او۔ ٹی۔ ایس کورس ۳۶/-
این کینٹ سکیم ۳۶/-

ملٹری تحریری امتحانات

جونیئر کیڈٹ امتحانات ۱۲/-
پی۔ ایم۔ اے امتحانات ۱۲/-
او۔ ٹی۔ ایس کورس ۱۲/-

ذہنی امتحانات

جی۔ ڈی۔ پائلٹ۔ ذہنی امتحانات ۱۲/-
پی۔ اے ایف ذہنی امتحانات ۱۲/-
ائرمین ذہنی امتحانات ۱۲/-
کینٹ کالجز ذہنی امتحانات ۱۲/-
اپنی ذہانت آزمائیے۔ ۲۰/-
ڈوگرز ذہنی اور نفسیاتی امتحانات ۲۵/-

آئی ایس ایس۔ بی امتحانات/ انٹرویوز

ڈوگرز آئی۔ ایس۔ ایس۔ بی امتحانات ۳۶/-
ڈوگرز گروہی مباحثات ۲۰/-

معلومات

معلوماتِ پاکستان
جامع اسلامی معلومات ۳۶/-
مختصر اسلامی معلومات ۲۰/-
جامع انسائیکلوپیڈیا پاکستان ۳۶/-
مختصر انسائیکلوپیڈیا پاکستان ۲۰/-
مطالعہ اسلامیات و پاکستان گورنٹائپ ۳۶/-
جنرل نالج ڈائجسٹ (ماہوار) ۱۵/-

انٹرویوز

ڈوگرز ملٹری انٹرویوز ۱۲/-
ڈوگرز سول انٹرویوز

پراسپکٹس

پراسپکٹس برائے کمیشن افواج پاکستان ۱۲/-
پراسپکٹس برائے پبلک سروس کمیشن امتحانات ۲۰/-

ڈوگر عالمی معلومات ۳۶/- روپے
ڈوگر آئینہ معلومات ۲۴/- "
ڈوگر معلومات عامہ سوالاً جواباً ۲۴/- "

پاکستان اور دنیا میں کون کیا ہے ۱۰ ۲۴/- روپے
پراسپکٹس برائے پاکستان یونیورسٹیز ۲۵/-
پراسپکٹس برائے پبلک سکولز ۲۵/-

کتب برائے امتحانات پبلک سروس کمیشن

ڈوگر گائیڈز برائے
ڈاکٹرز ٹیسٹ ۳۶/-
انجینئرز ٹیسٹ ۳۶/-
لیکچرار ٹیسٹ ۳۶/-
تحصیلدار ٹیسٹ ۳۶/-
امتحانات پبلک سروس کمیشنز ۳۶/-

اسلامیات

اسلامیات برائے امتحانات مقابلہ ۲۵/-
اسلامیات برائے امتحانات پبلک سروس کمیشن سوالاً جواباً ۳۶/-

مطالعۂ پاکستان

ڈوگرز مطالعہ پاکستان ۲۵/-

حالاتِ حاضرہ

ڈوگرز حالاتِ حاضرہ ۲۵/-
ڈوگرز بین الاقوامی حالات ۳۶/-

اُردو

اُردو آپشنل برائے امتحانات مقابلہ ۳۶/-
اُردو جنرل برائے پی۔ سی۔ ایس ۳۶/-

پنجابی

پنجابی برائے امتحانات مقابلہ ۳۶/-

نصابی کتب

مطالعہ اسلامیات و پاکستان برائے میڈیکل کالجز ۲۵/-
مطالعہ اسلامیات و مطالعہ پاکستان برائے ڈگری کلاسز ۲۵/-

متفرقات

کتاب الحج والعمرہ ۱۸/-
اسلام کے بنیادی اصول ۲۰/-

جہاد

جہاد فی سبیل اللہ

جہاد کا مفہوم:

جہاد کے لفظی معنی کوشش، محنت اور تگ و دو کے ہیں۔ جو کسی خاص مقصد کے حصول کی خاطر کی جاتے۔ اسلامی اصطلاح میں جہاد کا لفظ اپنے اندر معانی کے سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اسلام میں جہاد ہم ہر اس کوشش، محنت اور تگ و دو کو کہیں گے جس کا مقصد بنیادی طور پر اللہ کے دین کی سربلندی ہو۔ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ کا مقالہ نگار لکھتا ہے۔

اصطلاح میں اس (جہاد) کے معنی ہیں وہ محنت اور کوشش جو اللہ کے لئے، اللہ کی راہ میں، اسلام کے لئے، نظامِ ملت کے لئے یا اس کے استحکام کے لئے کی جائے۔ خواہ وہ مال سے ہو، جان سے ہو، یا کسی اور طریقہ سے۔ جہاد اسلام کا ایک اجتماعی فریضہ بھی ہے اور اس کی انجام دہی میں بطور عبادت ہر وہ کوشش اور محنت شامل ہے جو ملت کے استحکام میں، جملہ اجتماعی امور میں، عام مجاہدہ سے لے کر ملت کے معین مصالح مثلاً حق کی سربلندی، اعلائے کلمۃ اللہ، مظلوموں کی حمایت، حملہ آوروں کا مقابلہ اور اس میں

آگے بڑھ کر ان کی کمین گاہوں، رسد گاہوں، چھاؤنیوں، سلسلہ رسل و رسائل اور ان کی مرکزی قوت کو ختم کرنے تک سب امور شامل ہیں۔

جہاد کے مفہوم میں قتال بھی شامل ہے۔ قتال جہاد کی وہ آخری شکل ہے جس میں دینِ حق کے معین مقاصد کے لئے تلوار کا یا مروجہ جنگی ہتھیاروں اور اسلحہ کا استعمال کیا جائے۔

تقویٰ

تقویٰ

تعریف:

جب ایک شخص ایمان لے آتا ہے اور رسول خدا کے بتائے ہوئے حقائق اور احکام کو دل وجان سے قبول کر لینے کے بعد اپنے عمل کو اس سانچے میں ڈھالنا شروع کر دیتا ہے تو اس منزل سے آگے تقوے کی منزل آتی ہے۔ یعنی عمل کے راستے میں اس مومن کا ہر قدم خوب سوچ سمجھ کر اُٹھے اور وہ پوری احتیاط کے ساتھ زندگی گذارے۔ اس احتیاط کے ساتھ کہ مومن کے قول و فعل اور اخلاق و کردار کے متعلق اُسے خدا کے سامنے قیامت کے روز جواب دینا ہوگا۔ اس کا یہ ارادہ ہو کہ وہ ہر برائی سے بچنے کی کوشش کرے گا اور اس کی یہ خواہش ہو کہ بھلائی کا ہر کام وہ کرے گا۔ اچھے برے کی تمیز اس کے اندر پیدا ہوگی اور اس کی طبیعت اچھے کاموں کی طرف مائل ہوگی۔ وہ دنیا کے خاردار راستوں پر اپنا دامن سمیٹے، کانٹوں سے بچتا ہوا زندگی گذارے گا اور ہر وہ کام کرے گا جس کا حکم خدا اور رسول نے دیا ہو اور ہر اس کام سے پرہیز کرے گا، جس سے اسلام نے منع کیا ہو۔

ایک بار حضرت عمرؓ نے کعبؓ الاحبار سے کہا کہ تقوے کسے کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کبھی آپ کو خاردار راستے پر سے گذرنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت عمرؓ نے کہا، ہاں، انھوں نے کہا، آپ خاردار رستے سے کیسے گزرے۔ آپؓ نے جواب دیا۔ کپڑے سمیٹ کر دائیں بائیں کانٹوں سے بچتا ہوا۔ کعبؓ نے کہا، یہی تقوے ہے۔

۱۔ آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں جن کا علم اکثر لوگوں کو نہیں ہے۔ جو ان مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین اور اپنی آبرو بچالی، اور جو ان میں پڑا وہ حرام کا مرتکب ہوا۔ اس کی مثال ایک ممنوع چراگاہ کے کنارے پر بکریاں چرانے والے شخص کی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ کسی وقت اس ممنوع چراگاہ

میں داخل ہو جاتے۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں (بخاری و مسلم)

۲۔ ایک صحابی نے آپ سے پوچھا، خوف خدا سے ڈرنے والے (متقی) لوگ کون ہیں آپ نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور ساتھ ہی یہ خوف رکھتے ہیں کہ ان کے اعمال اللہ نامنظور نہ کر دے (مشکوٰۃ)

۳۔ آنحضورؐ نے فرمایا، میں تمہیں تقویٰ کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو جو بہترین تلقین کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اسے آخرت کے لئے آمادہ کرے، اور تقوے کا حکم دے (طبری)

۴۔ ابن ابی سلمہؓ نے ایک بار آنحضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے آپ سے بہت حدیثیں سُنی ہیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ بعد کی احادیث یاد رکھوں اور پہلی بھول جاؤں، آپ کوئی ایسا کلمہ ارشاد فرمائیے جو جامع ہو۔ آنحضورؐ نے جواب دیا۔ اپنے علم کے مطابق اللہ سے ڈرتے رہو۔

۵۔ آپ نے فرمایا، جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے ترک کر دے اور اس چیز کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی (ترمذی)

۶۔ آپ کا ارشاد ہے کوئی مسلمان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (بخاری و مسلم)

۷۔ ایک صحابی نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔ اس صحابی نے کئی بار یہی پوچھا۔ آپ نے ہر بار یہی جواب دیا، غصہ نہ کر (بخاری)

۸۔ آنحضورؐ نے فرمایا، جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ بُرے کاموں کے بعد نیکی اختیار کرو، یہ اس کو صاف کر دے گی اور لوگوں سے حسنِ سلوک کا رویہ اختیار کرو (ترمذی)

غزواتِ رسولؐ

غزوۂ بدر

(مسلمان بمقابلہ قریش)

انعقاد:- ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ مطابق ۶۲۳ء۔

مقام:- میدان بدر (مدینہ سے اسّی ۸۰ میل کے فاصلہ پر)

لشکرِ اسلام:- ۳۱۳ صحابہ ۷۰ اونٹ ۳ گھوڑے ۶۰ زرہ پوش ۸ تلواریں۔

لشکر قریش:- ۱۰۰۰ افراد، ۲۰۰ گھوڑے، ۶۰۰ زرہ پوش۔

نقصان:- ۱۴ مسلمان شہید ہوئے۔ ۷۰ کفار ہلاک ہوئے ۷۰ گرفتار ہوئے۔

نتائج:- مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

غزوۂ سویق

(مسلمان بمقابلہ قریش)

انعقاد:- ۵ ذی الحجہ ۲ھ مطابق جون ۶۲۴ء۔

مسلمان شہید:- صرف ایک صحابی۔

غزوۂ اُحد

انعقاد:- شوال ۳ھ قریشِ مکہ اور مسلمانوں کے درمیان لڑی گئی۔

مقام:- احد پہاڑ کا دامن۔

لشکر قریش:- ۳۰۰۰ افراد، ۲۰۰ گھوڑے ۳۰۰۰ اونٹ ۳۰۰۰ زرہ پوش، سپہ سالار ابوسفیان

لشکرِ اسلام:- ۳۰۰ منافقین کی واپسی کے بعد ۷۰۰ افراد، ۲ گھوڑے ۱۰۰ زرہ پوش ۵۰ تیر انداز۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی شکل آپؐ سے ملتی تھی، جس کی وجہ سے یہ افواہ پھیل گئی کہ نعوذباللہ آپؐ قتل ہو گئے ہیں۔

نقصان:- ۷۰ مسلمان شہید ہوئے۔ ۲۲ کفار ہلاک ہوئے۔

غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب)

(مسلمان بمقابلہ عرب قبائل کا مشترکہ لشکر)

انعقاد:- شوال ۵ھ مطابق ۶۲۷ء۔

بمقام:- مدینہ منورہ۔

لشکرِ اسلام:- مجموعی طور پر دس بارہ ہزار افراد پر مشتمل لشکر مدینہ پر مختلف اطراف سے اس ترتیب سے حملہ آور ہوا۔ شمال کی طرف سے بنی نضیر اور بنی قینقاع، مشرق کی طرف سے دو ہزار کی تعداد میں غطفان کے مختلف قبائل کا لشکر، جنوب سے ۴۰۰۰ افراد ۳۰۰ گھوڑوں اور ۱۵۰۰ اونٹوں پر مشتمل قریش کا لشکر، سپہ سالار، ابوسفیان۔

اسلامی لشکر:۔ ۳۰۰۰ افراد

حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے دو ہفتوں میں ۵ گز گہری اور ۹ گز چوڑی خندق کھودی گئی۔

نقصان:۔ ۳ مشرک ہلاک ہوئے۔ ۶ مسلمان شہید ہوئے۔

نتائج:۔ طوفان آنے کی وجہ سے کفار بددل ہوکر بھاگ اٹھے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

صلح حدیبیہ

انعقاد:۔ ذیقعدہ سنہ ۶ھ مطابق سنہ ۶۲۸ء۔

مقام:۔ حدیبیہ۔

حضرت علیؓ نے صلح کی شرائط لکھیں۔

بیعت رضوان:۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ سن کر جو بیعت حضورؐ نے صحابہ سے لی اسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔

غزوہ خیبر

(مسلمان بمقابلہ یہود)۔ انعقاد:۔ سنہ ۷ھ بمقام:۔ خیبر۔

لشکر کفار:۔ چھ قبیلوں پر مشتمل۔

نقصان:۔ ۱۷ مسلمان شہید ہوئے۔ ۹۳ یہودی ہلاک ہوئے۔

فتح مکہ

فتح مکہ کے لئے حضورؐ ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۸ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۶۲۹ء کو مدینہ سے روانہ ہوئے، فتح مکہ کے بعد آپ کے حکم سے حضرت بلالؓ نے خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہوکر اذان دی۔

جنگ موتہ

(مسلمان بمقابلہ رومی)

انعقاد:۔ جمادی الاول سنہ ۸ھ مطابق سنہ ۶۲۸ء۔ بمقام:۔ موتہ۔

لشکر کفار:۔ ایک لاکھ افراد۔ اسلامی لشکر:۔ ۳۰۰۰ افراد۔

نقصان:۔ تین مسلمان جرنیل حضرت زیدؓ بن حارث، حضرت جعفرؓ بن ابی طیار، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ جنھوں نے یکے بعد دیگرے اسلامی لشکر کی قیادت کی، اس کے علاوہ ۹ دوسرے صحابہ شہید ہوئے، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی شہادت کے بعد اسلامی لشکر کی قیادت حضرت خالدؓ بن ولید نے کی اور اس جنگ میں انھوں نے ۸ تلواریں توڑیں، جس کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سیف اللہ کا خطاب دیا۔

غزوہ حنین (مسلمان بمقابلہ بنو نضر بنو احمس، ثقیف اور ہوازن قبائل)
انعقاد:۔ شوال ۸ھ مطابق ۶۲۹ء۔

بمقام:۔ حنین (مکہ سے ۱۲ میل مشرق کی جانب) لشکر اسلام: ۱۲۰۰۰ افراد۔
نقصان:۔ دشمن کے اچانک حملہ کو پسپا کرنے کے بعد مسلمان غزوہ اُحد کی طرح مال غنیمت سمیٹنے میں لگ گئے تو دشمن نے تیروں کی بارش کر دی اور مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے، اس وقت صرف حضرت ابو بکرؓ، علیؓ، عمرؓ، اسامہ بن زیدؓ، فضل بن عباس، قشم بن عباسؓ، ایمن بن عبیدہ، مغیرہؓ بن حارث اور ان کے بیٹے جعفر اور ربیعہ ثابت قدم رہے، بعد ازاں مسلمان حضرت عباس بن عبد المطلب کی آواز پر واپس آ گئے، اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے جب کہ کفار کا نقصان مندرجہ ذیل ہوا۔
ہلاک ۷۰ افراد، جنگی قیدی ۶۰۰۰ افراد، مال غنیمت ۲۲۰۰۰ اونٹ، ۴۰ ہزار بکریاں، ۴۰۰۰ اوقیہ چاندی۔

جنگ تبوک انعقاد: رجب ۹ھ مطابق ۶۳۰ء۔
بمقام:۔ مدینہ اور دمشق کے درمیان میدان تبوک۔ لشکر اسلام:۔ ۳۰۰۰۰ افراد

مسلمانوں کی فوج بیس روز تک تبوک کے مقام پر ٹھہری رہی لیکن کفار مقابلہ پر نہ آئے۔
حضورؐ کی زندگی کا یہ آخری غزوہ تھا، اس غزوہ میں حضرت ابو بکرؓ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر کر دیا تھا۔

عشرہ مبشرہ حضورؐ نے دس صحابہ کرامؓ کو جنت کی بشارت دی تھی انہیں عشرہ مبشرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ابو بکر صدیقؓ (۲) حضرت عمر فاروقؓ (۳) حضرت عثمان غنیؓ (۴) حضرت علیؓ (۵) حضرت طلحہؓ (۶) حضرت زبیرؓ (۷) حضرت ابو عبیدہؓ (۸) حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ (۹) حضرت سعدؓ بن ابی وقاص
(۱۰) حضرت سعید بن زید۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد:۔ حضورؐ نے جن حکمرانوں کے نام نامہ مبارک بھیجے۔

ملک	مکتوب الیہ	قاصد نبویؐ
حبشہ	شاہ نجاشی اصحمہ بن الجبرؓ	حضرت جعفر طیارؓ و حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ
مصر	شاہ مصر مقوقس	حضرت حاطب ابن ابی بلتعہؓ
ایران	شاہ کسریٰ خسرو پرویز	حضرت عبداللہ ابن حذافہؓ

روم	قیصر روم ہرقل	حضرت وحیہ بن خلیفہ کلبیؓ
یمامہ	ہوذہ بن علی	حضرت سلیط بن عمروؓ
بحرین	منذر بن ساوی	حضرت علاء بن الحضرمیؓ
عمان	جیفر بن جلندی بن عامر	حضرت عمرو بن العاصؓ
دمشق	حارث بن ابی شمر غسانی	حضرت شجاع بن وہب اسدیؓ

حضورؐ کے اہل بیت اُمہات المومنین :- (۱) حضرت خدیجہؓ (۲) حضرت عائشہؓ (۳) حضرت صفیہؓ (۴) حضرت سودہؓ (۵) حضرت زینبؓ (۶) حضرت زینبؓ بنت جحش (۷) حضرت حفصہؓ (۸) حضرت جویریہؓ (۹) حضرت میمونہؓ (۱۰) حضرت حبیبہؓ (۱۱) حضرت ام سلمہؓ۔

لونڈیاں :- حضرت ماریہ قبطیہؓ (۲) حضرت ریحانہؓ۔

حضورؐ کی اولاد مبارک بیٹیاں :- حضرت زینبؓ (۲) حضرت رقیہؓ (۳) حضرت ام کلثومؓ (۴) حضرت فاطمہؓ۔

بیٹے :- (۱) حضرت قاسمؓ (۲) حضرت عبداللہؓ (۳) حضرت ابراہیمؓ۔

1.47 قرآن ایک نظر میں

پہلی وحی :- اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (سورۃ علق، آیت ا تا ۵)

آخری وحی :- وَاتَّقُوْا ..... اِلَی اللّٰہِ (البقرہ آیت ۲۸۱) یا اَلْیَوْم .... دِیْنًا (المائدہ آیت ۳)

کل تعداد کلمات : ۸۶۴۳۰	کل تعداد حروف : ۳۲۳۷۶۰
کاتبان وحی کی تعداد : ۴۰ صحابہؓ	قرآن کی مدت نزول : ۲۲ سال ۵ ماہ تقریباً
کل پارے : ۳۰	منزلیں : ۷
سورتیں : ۱۱۴	رکوع : ۵۴۰
آیات : ۶۶۶۶	سجدہ ہائے تلاوت : متفق علیہ ۱۴ مقامات، اختلافی مقام ۱

1.48 قرآن کی آیات کی اقسام

آیات وعدہ : ۱۰۰۰	آیات قصص : ۱۰۰۰

آیات وعید :	۱۰۰۰	آیات تحلیل :	۲۵۰
آیات نہی :	۱۰۰۰	آیات تحریم :	۲۵۰
آیات امر :	۱۰۰۰	آیات تسبیح :	۱۰۰
آیات مثال :	۱۰۰۰	آیات متفرقہ :	۶۶

۱۰۴۹ کل حرکات (اعراب)

فتحات (زبر) َ	۵۳۲۲۳	مدات (مد)	۱۷۷۱
کسرات (زیر) ِ	۳۹۵۵۲	تشدید (شد) ّ	۱۲۷۴
ضمات (پیش) ُ	۸۸۰۴	نقاط (نقطے)	۱۰۵۶۸۴

۱۰۵۰ تفصیلِ حروفِ قرآن

ا	۴۸۸۷۲	ب	۱۱۴۲۸	ت	۱۱۹۹
ث	۱۲۷۶	ج	۳۲۷۳	ح	۹۷۳
خ	۲۴۱۶	د	۵۶۰۲	ذ	۴۶۷۷
ر	۱۱۷۹۳	ز	۱۵۹۰	س	۵۹۹۱
ش	۲۱۱۵	ص	۲۰۱۲	ض	۱۳۰۷
ط	۱۲۷۷	ظ	۸۴۲	ع	۹۲۲۰
غ	۲۲۰۸	ف	۸۴۹۹	ق	۶۸۱۳
ک	۹۵۰۰	ل	۳۴۳۲	م	۳۶۵۳۵
ن	۴۰۱۹۰	و	۲۵۵۳۶	ہ	۱۹۰۷۰
لا	۳۷۲۰			ی	۴۵۹۱۹

۱۰۵۱ قرآن کریم کی ۱۱۴ سورتوں کی تفصیل بلحاظ تعداد رکوعات

ایک رکوع والی سورتیں :	۲۶	دو رکوع والی سورتیں :	۱۹
تین رکوع والی سورتیں :	۱۲	چار رکوع والی سورتیں :	۶
پانچ رکوع والی سورتیں :	۵	چھ رکوع والی سورتیں :	۸
سات رکوع والی سورتیں :	۵	آٹھ رکوع والی سورتیں :	۲
نو رکوع والی سورتیں :	۴	دس رکوع والی سورتیں :	۳
گیارہ رکوع والی سورتیں :	۲	بارہ رکوع والی سورتیں :	۳

سولہ رکوع والی سورتیں	۳	بیس رکوع والی سورتیں :	۲
چوبیس رکوع والی سورتیں	۲	چالیس رکوع والی سورتیں :	۱

آیات کے لحاظ سے سب سے بڑی سورۃ البقرہ ہے جس میں ۲۸۶ آیات ہیں۔
رکوعات کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی سورۃ البقرہ ہے اس میں ۴۰ رکوع ہیں۔
آیات کے لحاظ سے سب سے چھوٹی تین سورتیں (العصر، الکوثر اور النصر) ہیں ہر سورت کی تین آیات ہیں
رکوعات کے لحاظ سے سب سے زیادہ ایک رکوع کی سورتوں کی تعداد ۳۶ ہے۔
قرآن میں سب پیغمبروں سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰؑ کا آیا ہے۔
قرآن میں سات سو (۷۰۰) مقامات پر نماز کی تاکید آئی ہے۔
قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے۔
قرآن کی سورۃ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب دس پارے پڑھنے کے برابر ہے۔
قرآن میں جبریل امین کو روح الامین کے نام سے پکارا گیا ہے۔
خانہ کعبہ کو قرآن میں مسجد الحرام کے نام سے پکارا گیا ہے۔
قرآن کی سورۃ النمل میں بسم اللہ ۲ مرتبہ آئی ہے۔

قرآن کی سورۃ التوبہ بسم اللہ کے بغیر شروع ہوتی ہے۔
قرآن کی سورۃ احزاب میں زیدؓ بن حارث کا ذکر آیا ہے

152 قرآن کریم کے تراجم دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں

زبان	تعداد تراجم	زبان	تعداد تراجم	زبان	تعداد تراجم
اردو	۹۲	ملیالم	۳	اسٹر	۲
گجراتی	۹	ہندی	۱۸	انگریزی	۲۶
جاوی	۱	ترکی	۵	اطالوی	۱۹
جاپانی	۳	برمی	۲	یونانی	۲
فلپائنی	۱	سواحلی	۴	روسی	۶
مالٹی	۱	حبشی	۱	سویڈش	۳
گورمکھی	۱	سنسکرت	۲	سربین	۲
سندھی	۲	کنڑی	۱	ارضی	۴

ٹیمل	۱	مرہٹی	۱	بوہیمیا	۲
فارسی	۵۲	پشتو	۱۴	لاطینی	۱۵
عبرانی	۵	فرانسیسی	۲۲	اسپینی	۶
انڈوچائنا	۱	جرمنی	۱۶	مکاسرین	۲
چینی	۵	ڈچ	۵	ڈینش	۴
ہوس	۱	ارگونین	۱	پولش	۳
تیلگو	۳	بلغاری	۱	ہنگری	۲
بنگلہ	۶	پرتگالی	۴	رومانی	۱
پنجابی	۶	البانی	۱	کل تراجم	۳۷۹

قرآن کریم کے تراجم کی تعداد نامکمل ہے کیونکہ دنیا بھر میں مختلف زبانوں میں نئے نئے تراجم ہو رہے ہیں۔

زمانۂ رسولؐ میں قرآن پاک کے حافظ

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت عبداللہؓ بن مسعود، حضرت سالمؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت فضالہؓ بن مجید، حضرت عمروؓ بن العاص، حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ، حضرت عبداللہؓ بن ذوالبجادین، حضرت سلمہؓ بن مخلد بن الصامت، حضرت عبداللہؓ بن الصائب، حضرت تمیم الداریؓ، حضرت ابوامرداءؓ، حضرت عقبہؓ بن عامر، حضرت ابیؓ بن کعب، حضرت معاذؓ بن جبل، حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت ابوزیدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت حذیفہؓ بن ایمان، حضرت عبداللہؓ بن الصامت، حضرت مجمعؓ بن حارثہ، حضرت ابوموسیٰؓ اشعری، حضرت سعدؓ بن عبادہ، حضرت ابوایوب انصاریؓ، حضرت عبیدؓ بن معاویہ، حضرت سعدؓ بن عبید بن نعمان، حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ، حضرت معاذؓ بن الحارث، حضرت سعدؓ بن المنذر، حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ فاروق، حضرت قیسؓ بن صعصہ، حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص، حضرت ابوحلیمہؓ معاذ۔

خواتین میں حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت حفصہؓ بنت عمر فاروقؓ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام ورقہؓ

نوٹ: حفاظ قرآن پاک کی پوری تعداد کا اندازہ لگانا بے حد مشکل ہے کیونکہ صرف ایک جنگ (جنگ یمامہ) جو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں لڑی گئی میں شہید ہونے والے بلند پایہ حضرات میں ۷۰۰ تو قرآن کے حفاظ تھے۔

کاتبانِ وحی 1.54

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت عبداللہؓ بن سعد، حضرت زبیرؓ بن عوام، حضرت خالدؓ بن سعید، حضرت حنظلہؓ بن ربیع حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ، حضرت محمدؓ بن مسلمہ، حضرت عبداللہؓ بن سلول، حضرت مغیرہؓ بن شعبہ، حضرت معاویہؓ بن ابوسفیان، حضرت عمروؓ بن العاص، حضرت جہمؓ بن الصلت، حضرت شرجیلؓ بن حسنہ، حضرت عبداللہؓ بن ارقم الزہری، حضرت ثابتؓ بن قیس، حضرت حذیفہؓ بن یمان حضرت عبداللہؓ بن جبیر، حضرت عامرؓ بن فہیرہ، حضرت ابانؓ بن سعید۔

کاتبانِ وحی کی کل تعداد کم و بیش ۶۰ ہے جن میں مشہور یہ ۲۴ ہیں جن کی تفصیل اوپر دی گئی ہے۔

قرآن کریم کے چند مقامات نزول 1.55

غار حرا:۔ مکہ سے تین میل دور واقع ہے۔ پہلی وحی اسی غار میں اتری تھی۔

کوہِ صفا:۔ حج اور عمرہ کے دوران حجاج کرام جن دو پہاڑیوں کے درمیان سعی کرتے ہیں، کوہ صفا ان میں ایک پہاڑی ہے۔

دارِ ارقم:۔ حضرت ارقمؓ کا وہ مکان جہاں حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ نے آکر آپ کا دین قبول فرمایا۔

مسجد جن:۔ مکہ مکرمہ کی مشہور اور تاریخی مسجد۔

مسجد قبا:۔ تاریخ اسلام کی پہلی مسجد مدینہ منورہ کے قریب واقع ہے۔

وادیٔ بدر:۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جائیں تو مدینہ منورہ سے کچھ قبل بدر کا میدان آتا ہے اسی جگہ جنگ بدر ہوئی تھی۔

پہاڑ احد:۔ حضرت حمزہؓ اور دوسرے ۶۹ صحابہ کرامؓ جنگ اُحد میں اسی جگہ شہید ہوئے تھے۔

مقام خندق:۔ مدینہ منورہ میں جنگ خندق کا مقام۔

مسجد قبلتین:۔ مسلمان جب مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے تو اسی مسجد میں وحی کے ذریعہ آئندہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم آیا۔

مسجد سیدنا امیر حمزہؓ:۔ میدان اُحد میں سیدنا امیر حمزہؓ کے نام سے یہ مسجد مشہور ہے۔

وادی عرفات:۔ حج کی نماز عرفات کے میدان میں پڑھی جاتی ہے جبل رحمت بھی اسی میدان میں واقع ہے

مشعر الحرام:۔ عرفات سے منیٰ کو واپس جاتے ہوئے حجاج مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں، یہ جگہ مزدلفہ میں ہے۔

وادی منیٰ:۔ حج کے سفر کا آغاز منیٰ سے اور اختتام بھی منیٰ میں ہوتا ہے، قربانی بھی منیٰ میں دی جاتی ہے

مسجد فتح:۔ یہ مسجد مدینہ میں واقع ہے۔

مقام بیعت رضوان:۔ اس جگہ مسلمانوں نے جو بیعت کی اُسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔

مسجد اقصیٰ:۔ مسلمانوں کا قبلہ اول جو کہ آج کل اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔

مدائن صالح:۔ مدائن کا وہ کنواں جہاں حضرت صالحؑ کی اونٹنی نے پانی پیا تھا۔

الطور:۔ موسیٰؑ نے اسی پہاڑ پر خدا تعالیٰ سے باتیں کی تھیں۔

جبل زیتون:۔ فلسطین میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔

مدین کا کنواں:۔ حضرت شعیبؑ کے شہر مدین میں یہ کنواں واقع تھا۔

اسلامی مہینوں کے نام

(۱) محرم (۲) صفر (۳) ربیع الاول (۴) ربیع الثانی (۵) جمادی الاول (۶) جمادی الثانی (۷) رجب (۸) شعبان (۹) رمضان (۱۰) شوال (۱۱) ذیقعد (۱۲) ذوالحج۔

اسلامی دنوں کے نام

السبت (ہفتہ) الاحد (اتوار) الاثنین (پیر) الثلاثاء (منگل) الاربعاء (بدھ) الخمیس (جمعرات) الجمعۃ (جمعہ)

سُنّت اور حدیث شرعی اصطلاح میں سُنّت سے مراد حضور اکرمؐ کے افعال واقوال ہیں یا ایسے کام جو سرور کائنات کے سامنے کیے گئے ہوں اور آپؐ نے ان سے منع نہ فرمایا ہو۔

سُنّت و حدیث میں فرق حدیث اور سُنّت میں بہت معمولی سا فرق ہے، حدیث عموماً آپؐ کے قول کے لئے اور سُنّت آپ کے فعل کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

حدیث و سُنّت کی اہمیت حدیث کو وہی اہمیت حاصل ہے جو آپ کی اطاعت کو اسلامی عقائد میں ایمان باللہ کے بعد ایمان بالرسول کا درجہ ہے۔

قرآن کریم نے واضح الفاظ میں اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ انبیاء کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ ان کی سیرت وحیات کی روشنی میں امت اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکے اور ان کی ہدایات پر عمل کر کے اپنے دامن کو فلاح و نجات سے مالامال کر سکے، ارشاد خداوندی ہے۔

(ترجمہ) "ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

تدوین حدیث کے ادوار

پہلا دور:- عہد رسالت۔
دوسرا دور:- صحابہ کرام پہلی صدی ہجری۔
تیسرا دور:- ۱۰۰ ہجری تا ۱۵۰ ہجری۔ چوتھا دور:- ۱۵۰ تا ۴۵۰ ہجری۔

صحاح ستہ

صحاح ستہ سے مراد حدیث کی ۶ مستند کتابیں ہیں، ان کی تفصیل نیچے درج ہے۔

نام حدیث	مولف	پیدائش	وفات
صحیح بخاری	امام عبداللہ بن اسمٰعیل بخاری	۱۹۴ھ	۲۵۶ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری	۲۰۶ھ	۲۶۱ھ
جامع ترمذی	ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی	۲۰۹ھ	۲۷۹ھ
سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	۲۰۲ھ	۲۷۵ھ
سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی	۲۱۵ھ	۳۰۳ھ
سنن ابن ماجہ	امام عبداللہ بن یزید قزوینی	۲۰۹ھ	۲۷۲ھ

خلاصہ اسلامی معلومات

قرآن میں تیس پارے اور ۱۱۴ سورتیں ہیں۔
مکی سورتوں کی تعداد ۸۷ اور مدنی سورتوں کی تعداد ۲۷ ہے۔
قرآن مجید کی کل آیات ۶۶۶۶ ہیں اور سجدہ تلاوت ۱۴ ہیں۔
قرآن کل ۲۲ سال ۲ ماہ اور ۲۲ دن کے عرصہ میں نازل ہوا۔
نزول قرآن کا مکی دور ۱۲ سال ۵ ماہ اور ۱۳ دن ہے۔
نزول قرآن کا مدنی دور ۹ سال ۹ ماہ اور ۹ دن ہے۔
سورۃ البقرۃ قرآن کی سب سے بڑی اور سورۃ الکوثر سب سے چھوٹی سورت ہے۔
قرآن میں کل رکوع ۵۴۰ اور کل منزلیں سات ہیں۔
حضورؐ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ صحاح ستہ ہیں۔
فقہ اسلامی میں قرآن کے بعد حدیث کا مقام ہے۔
تدوین حدیث کے سلسلہ میں عمر بن عبدالعزیز کا نام سرفہرست ہے۔
جزیرۃ العرب کو تہامہ، نجد، حضرموت، عروض اور حجاز میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
جاہلیت کی مشہور لڑائیاں بسوس، داحس و غبرا اور فجار ہیں۔
بعثت نبوی کے وقت مکہ و مدینہ میں پانچ مذہب یہود، عیسائی، صابی، مشرکین اور حنفا تھے۔
عربوں کی دو قسمیں عرب بائدہ اور عرب باقیہ ہیں۔
عرب باقیہ کی دو اقسام عرب عاربہ اور عرب مستعربہ ہیں۔
عہد جاہلیت کے مشہور شاعر زہیر اور عنترہ ہیں۔
خانہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اللہ کے حکم سے بنایا۔
حضرت اسماعیلؑ کی زبان عبرانی تھی۔
بنو ہاشم حضورؐ کی پیدائش سے قبل خانہ کعبہ کے متولی تھے۔
حضورؐ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو بروز پیر پیدا ہوئے۔
آپؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا اُن کا انتقال حضورؐ کی ولادت سے چند ماہ پہلے ہوا۔
آپؐ کی ماں کا نام حضرت آمنہ تھا اور رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ ہیں۔
آپؐ کی عمر چھ برس تھی جب والدہ محترمہ کا انتقال مقام ابوا پر ہوا۔
آپؐ کی عمر آٹھ برس تھی جب دادا عبدالمطلب کا انتقال ہوا۔
۱۰ برس کی عمر میں چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا۔
۳۵ سال کی عمر میں حجر اسود خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کے بعد نصب کیا۔
آپؐ نے ۲۵ سال کی عمر میں ۴۰ سالہ خاتون حضرت خدیجہؓ سے شادی کی۔
چالیس سال کی عمر میں آپؐ پر پہلی وحی غارِ حرا میں نازل ہوئی۔
نبوت کے پانچویں سال مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔
نبوت کے ساتویں سال مشرکین مکہ نے حضورؐ کے خاندان سے معاشرتی بائیکاٹ کیا۔
تین سال تک حضورؐ کا خاندان شعب ابی طالب میں محصور رہا۔
حضورؐ سے بائیکاٹ کے دوران ابولہب نے مشرکین کا ساتھ دیا۔

نبوت کے دسویں سال آپؐ کی زوجہ محترم حضرت خدیجہؓ اور چچا ابوطالب کا انتقال ہوا، اسے عام الحزن (غم کا سال) بھی کہتے ہیں۔

نبوت کے گیارہویں برس آپؐ تبلیغ کے لئے طائف گئے۔

نبوت کے بارہویں سال حضورؐ معراج پر تشریف لے گئے۔

نبوت کے بارہویں سال نماز مسلمانوں پر مقررہ اوقات کے ساتھ فرض ہوئی۔

نبوت کے تیرہویں سال ۵۳ سال کی عمر میں حضورؐ نے ہجرت مدینہ کی۔

ہجرت مدینہ کے موقعہ پر حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سُلایا۔

زمانہ جاہلیت میں حضورؐ صادق وامین کے نام سے مشہور تھے۔

حضورؐ تین دن تک حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غارِ ثور میں رہے۔

حضورؐ کی زندگی میں غارِ حرا اور غارِ ثور بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

سنہ ۲ھ میں مسلمانوں کا قبلہ تبدیل ہوا۔

سنہ ۲ھ میں جنگ بدر مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوئی۔

سنہ ۳ھ میں غزوۂ احد ہوئی جس میں ہندہ نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبایا۔

سنہ ۵ھ کو غزوۂ خندق ہوا۔

سنہ ۶ھ کو صلح نامہ حدیبیہ ہوا۔

سنہ ۸ھ کو حضورؐ کے ہاتھوں مکہ فتح ہوا۔

سنہ ۹ھ میں حج فرض ہوا، حضرت ابوبکر صدیق امیرِ حج مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۰ھ میں حضورؐ نے خانہ کعبہ میں مسلمانوں کو خطبۃ الوداع دیا۔

حضورؐ کا ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ کو وصال ہوا، حضورؐ کی عمر ۶۳ سال تھی۔

مکی زندگی میں حضورؐ نے توحید، سابقہ انبیاء پر ایمان، آخرت اور اخلاق حسنہ کی تعلیم دی۔

قرآن کی سورۂ توبہ سے پہلے بسم اللہ نہیں اور سورۃ النحل میں دو بار ہے۔

فقہ اسلام کے قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس ہیں۔

نماز ۱۲ نبوی کو مسلمانوں پر مقررہ اوقات کے ساتھ فرض ہوئی۔

نماز فجر میں دو فرض اور دو سنت ہیں، کل چار رکعتیں۔

نماز ظہر کی کل بارہ رکعتیں، چار سنت، چار فرض، دو سنت اور دو نفل ہیں۔

نماز عصر کی کل چار رکعتیں فرض ہیں۔

نماز مغرب کی سات رکعتیں، تین فرض دو سنت اور دو نفل ہیں۔

نماز عشاء کی کل تیرہ رکعتیں، چار فرض، دو سنت دو نفل، تین وتر اور دو نفل ہیں۔

نماز جمعہ کی کل ۱۲ رکعتیں ہیں اور دو فرض ہیں۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ واجب ہیں ان کی دو دو رکعتیں ہیں۔

نماز جنازہ کی چار تکبیریں چار رکعتوں کی قائم مقام ہیں۔

زکوٰۃ مسلمانوں پر ۲ھ میں فرض ہوئی۔

نصاب زکوٰۃ ۷½ تولے سونے یا ۵۲½ تولے چاندی یا اس کی قیمت کے برابر مال ہو تو مالک پر ۲½ فی صد زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف فقرا، مساکین، عاملین، نومسلم، قرضدار، غلاموں کی آزادی، مسافر اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہیں، سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۰۔

حج مسلمانوں پر ۹ھ میں فرض ہوا، ۹ ذی الحجہ تاریخ مقرر ہوئی۔

حج صاحب استطاعت مسلمانوں پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ دوڑنا سعی کرنا کہلاتا ہے۔

عمرہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۱ ذی الحجہ کے علاوہ خانہ کعبہ کی زیارت ہے۔

روزہ ۱۲ نبوی کو معراج میں مسلمانوں پر فرض ہوا۔

جان بوجھ کر بلا وجہ روزہ توڑنے کی سزا مسلسل ۶۰ روزے رکھنا یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ ۵۷۳ء میں پیدا ہوئے، اصل نام عبداللہ بن عثمان تھا، ان کا لقب صدیق تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس قبول اسلام کے وقت ۴۰ ہزار اشرفیاں تھیں۔

آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ ہجرت مدینہ کے دوران تین دن حضورؐ کے ساتھ غار ثور میں رہے۔

مسجد نبوی کی جگہ کی قیمت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ادا کی۔

واقعہ معراج کی تصدیق پر حضرت ابوبکرؓ کو صدیق کا لقب ملا۔

غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ نے سارا سامان حضورؐ کی خدمت میں حاضر کیا۔

۹ھ میں حضرت ابوبکرؓ امیر حج بنائے گئے۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ ۱۱ھ سے ۱۳ھ تک خلیفہ رہے۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جھوٹے نبوت کے دعوے داروں کا خاتمہ کیا۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا۔
جنگ یمامہ میں حفاظ کرام کی شہادت پر حضرت ابوبکرؓ نے قرآن جمع کروایا۔
تدوین قرآن میں حضرت زیدؓ بن ثابت نے زیادہ کام کیا۔
ہجرت مدینہ میں حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ کا پیچھا سراقہ بن جعشم نے کیا۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دور خلافت ۲ سال ۳ ماہ اور ۱۱ دن ہے۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔
حضرت عمرؓ ۵۸۳ء میں مکہ میں پیدا ہوئے، کنیت ابوحفص تھی، لقب فاروق تھا۔
حضورؐ نے حضرت عمرؓ اور ابوجہل میں سے ایک کے مسلمان ہونے کی دعا مانگی تھی۔
غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضرت عمرؓ نے اپنی آدھی جائیداد حاضر کر دی۔
حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قرآن جمع کرنے کا مشورہ دیا۔
۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو حضرت عمرؓ نے خلافت سنبھالی۔
حضرت عمرؓ نے ۱۵ھ میں بیت المال کی بنیاد رکھی۔
حضرت عمرؓ نے ۲۱ھ میں سن ہجری کی بنیاد رکھی، حضرت عمرؓ نے پولیس، فوج اور جیل خانہ جات کے مستقل محکمے قائم کئے۔
اسلامی سن کی بنیاد حضرت علیؓ کے مشورہ سے ہجرت مدینہ سے کی گئی۔
اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام حضرت عثمان کی تجویز پر رکھا گیا۔
۱۸ھ میں قحط کے موقعہ پر حضرت عمرؓ نے غلہ منگوا کر تقسیم کیا۔
حضرت عمرؓ کا فتح کردہ علاقہ ۲۲ لاکھ ۵۱ ہزار مربع میل تھا۔
حضرت عمرؓ کو مجوسی غلام ابولؤلؤ فیروز نے ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ کو شہید کیا۔
حضرت عمرؓ کا دور خلافت ساڑھے دس سال ہے۔
حضرت عثمانؓ ۵۷۵ء میں مکہ میں پیدا ہوئے، حضرت عثمان کا لقب غنی تھا۔
حضرت عثمانؓ کے نکاح میں حضورؐ کی دو صاحبزادیاں آئیں، ذوالنورین کہلائے۔

حضرت عثمانؓ نے غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔
حضرت عثمانؓ نے مدینہ میں "بیر رومہ" کنواں ۲۴ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کو دیا۔
مسجد نبوی کی توسیع کے لیئے جگہ حضرت عثمانؓ نے خریدی۔
حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ پر اسلام قبول کیا۔
حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا۔
حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں امیر معاویہؓ نے بحری بیڑہ بنوایا۔
حضرت عثمانؓ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو شہید ہوئے۔
حضرت عثمانؓ کا دور خلافت ۱۱ سال ۱۱ ماہ اور ۱۸ دن تھا۔
حضرت علیؓ ۶۰۰ء میں مکہ میں پیدا ہوئے، ان کی کنیت ابوالحسن، ابوتراب تھی، ان کا لقب حیدر، مرتضیٰ تھا۔
حضرت علیؓ حضورؐ کے چچازاد بھائی تھے۔
حضرت علیؓ کی شادی حضورؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے ہوئی۔
حضرت علیؓ بچوں میں سب سے پہلے حضورؐ پر ایمان لائے۔
حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان جنگ جمل ہوئی۔
حضرت علیؓ کے ہاتھوں قلعہ خیبر فتح ہوا۔
حضرت علیؓ ۳۵ھ سے لے کر ۴۰ھ تک خلیفہ رہے، عرصہ ۴ سال ۹ ماہ تھا۔
جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ثالث ابوموسیٰ اشعری تھے۔
حضرت علیؓ کو عبدالرحمٰن خارجی نے ۱۹ رمضان ۴۰ھ کو زخمی کیا۔ ۲۱ رمضان وفات۔
حضرت علیؓ نے جنگ خندق میں پہلوان عبدود کو قتل کیا۔
حضرت ابوبکرؓ پہلے اسلامی خلیفہ تھے۔
حضرت عمرؓ دوسرے اسلامی خلیفہ تھے۔
حضرت عثمانؓ تیسرے اسلامی خلیفہ تھے۔
حضرت علیؓ چوتھے اور آخری اسلامی خلیفہ تھے۔
حضرت خدیجہؓ کے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ تھا۔
حضرت خدیجہؓ کا پہلا نکاح ابوہالہ اور دوسرا عتیق سے ہوا۔

حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ نے آپ کے سامنے حضورؐ کی ایمانداری بیان کی،

حضرت خدیجہؓ سنہ ۱۰ نبوی میں فوت ہوئیں، عورتوں میں پہلی مسلمان تھیں،

حضرت عائشہؓ سے حضورؐ کا نکاح سنہ ۱۰ نبوی میں ہوا۔

حضرت سودہؓ سنہ ۲۲ھ میں فوت ہوئیں،

حضرت عائشہؓ سنہ ۶۱۵ء میں پیدا ہوئیں اور سنہ ۵۱ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت حفصہؓ سنہ ۶۰۶ء میں پیدا ہوئیں اور سنہ ۴۵ھ میں انتقال فرمایا،

حضرت زینبؓ سنہ ۳ھ میں حضورؐ کے نکاح میں آئیں اور اسی سال انتقال ہوا۔

حضرت ام سلمہؓ کا انتقال سنہ ۶۱ھ میں ہوا۔

حضرت زینبؓ حضورؐ کی پھوپھی زاد کا انتقال سنہ ۲۰ھ میں ہوا۔

حضرت جویریہؓ سے نکاح پر حضورؐ نے ان کے خاندان کے ۱۰۰ غلام آزاد کئے۔

اُم حبیبہؓ ابوسفیان کی بیٹی اور حضورؐ کی زوجہ محترمہ تھیں۔

ام حبیبہؓ کا انتقال سنہ ۴۴ھ میں ہوا۔

حضرت میمونہؓ کا وصال سنہ ۵۱ھ میں ہوا۔

حضرت صفیہؓ کا وصال سنہ ۵۰ھ میں ہوا۔

حضرت امام حسنؓ سنہ ۳ھ میں پیدا ہوئے۔

حضورؐ کے انتقال کے وقت حضرت حسنؓ کی عمر ۸ سال تھی،

حضرت حسنؓ سنہ ۵۱ھ میں شہید ہوئے۔

امام حسینؓ ۴ شعبان سنہ ۴ھ کو پیدا ہوئے۔

حضورؐ کے انتقال کے وقت امام حسینؓ کی عمر ۷ سال تھی،

امام حسینؓ ۱۰ محرم الحرام سنہ ۶۱ھ کو یزید کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے

فہرست کتب

ڈوگرز داخلہ گائیڈز برائے

- پی اے ایف کالجز ۳۶/-
- کیڈٹ اینڈ ملٹری کالجز ۳۶/-
- جی ۔ ڈی ۔ پائلٹ کورس ۳۶/-
- پی ۔ ایم ۔ اے لانگ کورس ۳۶/-
- جونیئر کیڈٹ کورس ۳۶/-
- او ۔ ٹی ۔ ایس کورس ۳۶/-
- این کیڈٹ سکیم ۳۶/-

ملٹری تحریری امتحانات

- جونیئر کیڈٹ امتحانات ۱۲/-
- پی ۔ ایم ۔ اے امتحانات ۱۲/-
- او ۔ ٹی ۔ ایس کورس ۱۲/-

ذہنی امتحانات

- جی ۔ ڈی ۔ پائلٹ ۔ ذہنی امتحانات ۱۲/-
- پی ۔ اے ایف ذہنی امتحانات ۱۲/-
- ائرمین ذہنی امتحانات ۱۲/-
- کیڈٹ کالجز ذہنی امتحانات ۱۲/-
- اپنی ذہانت آزمایئے ۲۰/-
- ڈوگر ذہنی اور نفسیاتی امتحانات ۲۵/-

آئی ایس ایس بی امتحانات / انٹرویوز

- ڈوگر آئی ۔ ایس ۔ ایس ۔ بی امتحانات ۳۶/-
- ڈوگر گروپی مباحثات ۲۰/-

معلومات

- معلومات پاکستان
- جامع اسلامی معلومات ۳۶/-
- مختصر اسلامی معلومات ۲۰/-
- جامع انسائیکلوپیڈیا پاکستان ۳۶/-
- مختصر انسائیکلوپیڈیا پاکستان ۲۰/-
- مطالعہ اسلامیات و پاکستان کوئز ٹاپ ۳۶/-
- جنرل نالج ڈائجسٹ (ماہوار) ۱۵/-

انٹرویوز

- ڈوگر ملٹری انٹرویوز ۱۲/-
- ڈوگر سول انٹرویوز

پراسپیکٹس

- پراسپیکٹس برائے کمیشن افواج پاکستان ۱۲/-
- پراسپیکٹس برائے پبلک سروس کمیشن امتحانات ۲۰/-
- پراسپیکٹس برائے پاکستان میڈیکل کالجز ۲۵/-
- پراسپیکٹس برائے پاکستان یونیورسٹیز ۲۵/-
- پراسپیکٹس برائے پبلک سکولز ۲۵/-

کتب برائے امتحانات پبلک سروس کمیشن

ڈوگر گائیڈز برائے

- ڈاکٹرز ٹیسٹ ۳۶/-
- انجینئرز ٹیسٹ ۳۶/-
- لیکچرار ٹیسٹ ۳۶/-
- تحصیلدار ٹیسٹ ۳۶/-
- امتحانات پبلک سروس کمیشنز ۳۶

اسلامیات

- اسلامیات برائے امتحانات مقابلہ ۲۵/-
- اسلامیات برائے امتحانات پبلک سروس کمیشن سوالاً جواباً ۳۶/-

مطالعۂ پاکستان

- ڈوگر مطالعہ پاکستان ۲۵/-

حالاتِ حاضرہ

- ڈوگر حالات حاضرہ ۲۵/-
- ڈوگر بین الاقوامی حالات ۳۶/-

اُردو

- اُردو آپشنل برائے امتحانات مقابلہ ۳۶/-
- اُردو جنرل برائے پی ۔ سی ۔ ایس ۳۶/-

پنجابی

- پنجابی برائے امتحانات مقابلہ ۳۶/-

نصابی کتب

- مطالعہ اسلامیات و پاکستان برائے میڈیکل کالجز ۲۵/-
- مطالعہ اسلامیات و مطالعہ پاکستان برائے ڈگری کلاسز ۲۵/-

متفرقات

- کتاب الحج والعمرہ ۱۸/-
- اسلام کے بنیادی اصول ۲۰/-

ڈوگر برادرز کی بہترین معلوماتی کتب

اسلامی معلومات: قیمت -/۳۰ روپے، سلیکشن بورڈ کے انٹرویوز و دیگر مقابلہ جاتی امتحانات/انٹرویوز کیلئے سوالاً جواباً۔

ڈوگر عالمی معلومات: قیمت -/۳۰ روپے، اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں

(۱) اسلامی معلومات (۲) معلوماتِ پاکستان (۳) تحریک پاکستان (۴) معلومات اسلامی دنیا (۵) معلومات قرآن (۶) ادبی معلومات (۷) جغرافیائی معلومات (۸) معلوماتِ سائنس (۹) معلومات سپورٹس (۱۰) دنیا کے مشہور کھلاڑی (۱۱) عالمی شخصیات (۱۲) انٹرنیشنل افیئرز

ڈوگر آئینہ معلومات: قیمت: -/۴۲ روپے برائے سی۔ایس۔ایس، پی۔سی۔ایس، بینک، کسٹم، ایکسائز، او۔ٹی۔ایس، جونیئر کیڈٹ کورس، پی۔ایم۔اے و دیگر امتحانات/انٹرویوز کے لئے سوالاً جواباً۔

ڈوگر معلوماتِ عامہ: نیلام گھر، دوسرے کوئز پروگراموں اور عام قارئین کے لئے اس میں مندرجہ ذیل ٹوپک شامل ہیں۔

(۱) اسلامی معلومات (۲) معلوماتِ پاکستان (۳) معلوماتِ سائنس (۴) معلومات سپورٹس (۵) ادبی معلومات (۶) جغرافیائی معلومات

معلوماتِ پاکستان: کوئز بک، قیمت -/۱۸ روپے
مختلف قسم کے انٹرویوز کے لئے

عالمی حالات حاضرہ: قیمت: -/۲۸ روپے، سی ایس پی۔ پی سی ایس
تحصیلدار اور لیکچرار ٹیسٹ کے لئے

تحریک پاکستان: ______ قیمت: -/۱۸ روپے

ڈوگر سائنسی معلومات: ______ قیمت: -/۱۸ روپے

ڈوگر معلوماتِ قرآن: ______ قیمت: -/۱۸ روپے

ڈوگر برادرز | اردو بازار | لاہور

یونٹ نمبر ۲

2.00 معلوماتِ پاکستان

پاکستان کا وفاقی دارالحکومت اسلام آباد ہے۔

پاکستان چار صوبوں: پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کا وفاق ہے۔

پاکستان کا کل رقبہ ۸۶۸۵۹۱ مربع کلومیٹر ہے۔

۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق مغربی پاکستان (موجودہ پاکستان) کی آبادی ۳۳۸۲۴۰۰۰ تھی۔ اب یہ بڑھ کر ۸ کروڑ ۳۷ لاکھ ہو چکی ہے (مردم شماری ۲۹، جولائی ۱۹۸۳ء) قومی شناختی کارڈوں کے محکمہ نے حال ہی میں جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں، ان کے مطابق پاکستان کی آبادی ۹ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔

2.1 صوبوں کی آبادی

۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق پنجاب کی آبادی:- ۴۱۷۱۰۰۰۰

سندھ کی آبادی:- ۱۸۹۶۰۰۰۰

شمال مغربی سرحدی صوبہ (سرحد) کی آبادی:- ۱۰۸۸۵۰۰۰

بلوچستان کی آبادی:- ۴۳ لاکھ۔

(۳۰ لاکھ سے زائد افغان مہاجرین اس کے علاوہ ہیں)

2.3 صوبوں کا رقبہ

پنجاب:-	۲۰۵۳۴۵	مربع کلومیٹر	بلوچستان:-	۳۴۷۱۸۸	مربع کلومیٹر
سندھ:-	۱۴۰۹۱۴	〃 〃	قبائلی علاقے:-	۲۷۲۲۱	〃 〃
سرحد:-	۷۴۵۲۲	〃 〃	اسلام آباد:-	۹۰۶	〃 〃

2.4 تحریکِ پاکستان کی ممتاز شخصیتیں

سر سید احمد خاں، مولوی سمیع اللہ خاں، نواب محسن الملک، نواب وقار الملک، نواب سلیم اللہ خاں آف ڈھاکہ، سر آغا خاں، مولانا محمد علی جوہر، صاحبزادہ افتخار احمد خاں، حکیم اجمل خاں، مولانا ظفر

علی خاں، علامہ اقبال، نواب بہادر یار جنگ، حضرت قائداعظم، مولانا شوکت علی، مولانا حسرت موہانی
راجہ صاحب آف محمود آباد، خلیق الزمان چوہدری، خواجہ ناظم الدین، مولوی فضل حق، حسین شہید سہروردی
راجہ غضنفر علی خاں، سردار عبدالرب نشتر، نواب محمد عثمان خاں جوگیزئی، قاضی عیسیٰ، نواب اسمٰعیل خاں
مولوی تمیز الدین خاں، نورالامین وغیرہ۔

پاکستان کی پہلی کابینہ

2.5 گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح (۱) نواب زادہ لیاقت علی خاں۔ وزیراعظم وزیر دفاع، (۲) خواجہ شہاب الدین۔ وزیر داخلہ (۳) سر ظفر اللہ خاں، وزیر خارجہ (۴) ملک غلام محمد، وزیر خزانہ، (۵) سردار عبدالرب نشتر، وزیر مواصلات (۶) چوہدری نذیر احمد، وزیر صنعت (۷) فضل الرحمٰن وزیر تجارت (۸) عبدالستار پیرزادہ، وزیر خوراک (۹) جوگندر ناتھ منڈل، وزیر قانون۔

2.6 پاکستان کے سربراہان مملکت اور وزیراعظم

۱۹۴۷ء ——— ۱۹۸۴ء

نام	مدت	نمائندہ سیاسی جماعت
(۱) قائداعظم محمد علی جناح	۱۴، اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۱، ستمبر ۱۹۴۸ء	مسلم لیگ
(۲) خواجہ ناظم الدین	۱۴، ستمبر ۱۹۴۸ء تا ۱۷، اکتوبر ۱۹۵۱ء	″
(۳) ملک غلام محمد	۱۷، اکتوبر ۱۹۵۱ء تا ۶، اگست ۱۹۵۵ء	بیوروکریسی کا نمائندہ
(۴) میجر جنرل سکندر مرزا	۷، اگست ۱۹۵۵ء عارضی صدر تا ۴، مارچ ۱۹۵۶ء	سابق سیکرٹری دفاع
	۷، ستمبر ۱۹۵۶ء تا ۲۶، اکتوبر ۱۹۵۸ء مستقل صدر	
(۵) فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں	۲۷، اکتوبر ۱۹۵۸ء تا ۲۴، مارچ ۱۹۶۹ء	فوجی مارشل لاء کے ذریعہ
(۶) جنرل محمد یحییٰ خاں	۲۵، مارچ ۱۹۶۹ء تا ۲۰، دسمبر ۱۹۷۱ء	فوجی مارشل لاء کے ذریعہ
	صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر	
(۷) ذوالفقار علی بھٹو	۲۱، دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۱۳، اگست ۱۹۷۳ء	نمائندہ پاکستان پیپلز پارٹی
	صدر اور عوامی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر	
(۸) فضل الٰہی چوہدری دستوری صدر	۱۴، اگست ۱۹۷۳ء تا ستمبر ۱۹۷۸ء	
* (۹) جنرل محمد ضیاء الحق	ستمبر ۱۹۷۸ء ..... حال	

2.7 وزرائے اعظم

نام	عرصہ	نمائندہ سیاسی جماعت
(۱) نوابزادہ لیاقت علیخاں	۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء	مسلم لیگ
(۲) خواجہ ناظم الدین (مشرقی پاکستان)	۱۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء تا ۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء	؍؍
(۳) محمد علی بوگرہ ؍؍	۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء تا ۲۰ اگست ۱۹۵۵ء	؍؍
(۴) چوہدری محمد علی	۲۰ اگست ۱۹۵۵ء تا ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء	مسلم لیگ، کرشک سرامک پارٹی (مخلوط وزارت)
(۵) مسٹر حسین شہید سہروردی (مشرقی پاکستان)	۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء تا ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء	عوامی لیگ + ری پبلکن
(۶) مسٹر آئی آئی چندریگر مشرقی پاکستان	۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء تا ۱۱ دسمبر ۱۹۵۷ء	مسلم لیگ
(۷) ملک فیروز خاں نون	دسمبر ۱۹۵۷ء تا اکتوبر ۱۹۵۸ء	ری پبلکن
(۸) محمد ایوب خاں	۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء	کمانڈر انچیف (فوجی)
(۹) ذوالفقار علی بھٹو	۱۴ اگست ۱۹۷۳ء تا ۶ جولائی ۱۹۷۷ء	پیپلز پارٹی
(۱۰) محمد خان جونیجو	۲۳ مارچ ۱۹۸۵ء تا حال	مسلم لیگ

2.8 پاکستان میں دستور سازی کی تاریخ

(۱) محمد علی آف بوگرہ پلان	انتہائی کوشش (ناکام)	۷ اکتوبر ۱۹۵۳ء پارلیمانی
(۲) چوہدری محمد علی	پہلا دستور	۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء ؍؍
(۳) ایوب خاں دستور	دوسرا دستور	۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء صدارتی
(۴) یحییٰ خاں کا آخری دستور (لیگل فریم)	دستوری ضابطہ	۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء ؍؍
(۵) بھٹو دستور	عبوری دستور	۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء صدارتی
(۶) بھٹو کا دوسرا دستور	مستقل دستور	۱۴ اگست ۱۹۷۳ء پارلیمانی
(۷) ضیاء الحق کا دستوری خاکہ	نئی کوشش	۱۲ اگست ۱۹۸۲ء ملا جلا

2.9 پاکستان میں انتخابات

		صدارتی
پہلے بالواسطہ انتخابات	ایوب خاں ۱۹۶۲ء	ایوب خاں بمقابلہ خالی بکس
دوسرے بالواسطہ انتخابات	ایوب خاں ۱۹۶۵ء	ایوب خاں بمقابلہ محترمہ فاطمہ جناح

پہلے براہِ راست انتخابات — یحیٰی خان ۱۹۷۰ء (پارلیمانی) —

دوسرے براہِ راست انتخابات — ذوالفقار علی بھٹو، مارچ ۱۹۷۷ء (پارلیمانی) - قومی اتحاد بمقابلہ پیپلز پارٹی

ریفرنڈم — جنرل ضیاء الحق ۱۹ دسمبر ۱۹۸۴ء — جنرل ضیاء الحق بمقابلہ....

تیسرے براہِ راست انتخابات — " " فروری ۱۹۸۵ء

عام انتخابات — ۲۵ تا ۲۸ فروری ۱۹۸۵ء قومی و صوبائی اسمبلیوں کے۔

2.10 پاکستان کی فی کس آمدنی

۱۹۸۰ء/ ۱۹۸۱ء ———— ۶۸۱ روپے سالانہ

۱۹۸۲ء/ ۱۹۸۳ء ———— ۷۲۵ روپے سالانہ

2.11 پاکستان کے ہمسایہ ممالک

عوامی جمہوریہ چین ———— نہایت اچھے تعلقات۔

اسلامی جمہوریہ ایران ———— اچھے تعلقات۔

افغانستان ———— ناخوشگوار تعلقات۔

بھارت ———— پاکستان کی اچھے تعلقات کی کوششوں کے باوجود ناخوشگوار

2.12 پاکستان کی بندرگاہیں

منوڑہ کراچی - بن قاسم کراچی - لاہور (خشک بندرگاہ)

2.13 ایندھن کے وسائل

۱۹۷۹ء/ ۱۹۸۰ء -

کوئلہ ———— ۱۵۰۴ ہزار ٹن

پٹرولیم ———— ۴۷۷ ہزار ٹن

گیس ———— ۵۷ ملین مکعب فٹ

بجلی ———— ۱۴۸۹۰ کلو واٹ

2.14 پاکستان میں فوجی اور سول اعزازات اور ان کی ترتیب

فوجی اعزازات (تمغے)، نشانِ حیدر، ہلال جرأت، ستارہ جرأت، تمغہ جرأت، تمغہ بسالت، تمغہ خدمت، تمغہ دفاع، تمغہ یوم جمہوریہ۔

سول (شہری) اعزازات (تمغے) نشانِ پاکستان، ستارہ پاکستان، تمغہ پاکستان، نشان شجاعت ہلال شجاعت، ستارۂ شجاعت، تمغہ شجاعت، نشانِ امتیاز، ستارۂ امتیاز، تمغہ امتیاز، نشان قائداعظم ہلال قائد اعظم، ستارہ قائد اعظم، تمغہ قائد اعظم، نشانِ خدمت، ہلال خدمت، ستارہ خدمت، تمغہ خدمت

2-15 قیام : ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء

2-16 پہاڑ : ہمالیہ، قراقرم، ہندوکش، سلیمان، سفید۔

2-17 درے : خیبر، ٹوچی، گومل، بولان، کرم۔

2-18 دریا : سندھ، چناب، راوی، ستلج، جہلم۔

2-19 پاکستان میں سب سے بڑا/پہلا

۱۔ آبادی کے لحاظ سے ———— پنجاب

۲۔ رقبہ کے لحاظ سے ———— بلوچستان

۳۔ زیادہ چھپنے والا اخبار ———— جنگ (ایڈیٹر میر خلیل الرحمٰن

۴۔ سول ایوارڈ ———— نشانِ پاکستان

۵۔ فوجی ایوارڈ ———— نشانِ حیدر

۶۔ ڈیم ———— تربیلا ڈیم

۷۔ بجلی گھر ———— تربیلا بجلی گھر

۸۔ زیادہ صنعتوں والا شہر ———— کراچی

۹۔ گنجان آباد شہر ———— کراچی

۱۰۔ گرم ترین جگہ ———— جیکب آباد

۱۱۔ جدید ترین شہر ———— اسلام آباد

۱۲۔ سرد ترین جگہ ———— زیارت

۱۳۔ بڑا ریڈیو سٹیشن ———— اسلام آباد

۱۴۔ بڑی یونیورسٹی ———— پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۵۔ اونچی عمارت ———— حبیب بنک پلازہ

۱۶۔ اونچی چوٹی ———— کے ٹو (K-2)

۱۷۔ بڑی بندرگاہ ———— کراچی

۱۸۔ خوبصورت جھیل ——— سیف الملوک

۱۹۔ بڑی جھیل ——— منچھر

۲۰۔ بڑی تفریح گاہ ——— پاکستان نیشنل پارک راولپنڈی

۲۱۔ لمبا پلیٹ فارم ——— روہڑی پلیٹ فارم

۲۲۔ لمبی ریلوے لائن ——— کراچی تا پشاور

۲۳۔ بڑا دریا ——— دریائے سندھ

۲۴۔ چھوٹا دریا ——— دریائے راوی

۲۵۔ لمبا بیراج ——— سکھر بیراج

۲۶۔ بڑی مسجد ——— فیصل مسجد اسلام آباد

۲۷۔ نمک کی بڑی کان ——— کھیوڑا

۲۸۔ قدرتی گیس کا بڑا ذخیرہ ——— سوئی (بلوچستان)

۲۹۔ بڑی لائبریری ——— پنجاب پبلک لائبریری

۳۰۔ لمبی سرنگ ——— لواری سرنگ

۳۱۔ بڑی سرنگ ——— کھوجک

۳۲۔ زیادہ بارش والی جگہ ——— مری

۳۳۔ بڑا صحرا ——— تھرپارکر (سندھ)

۳۴۔ بڑا ریلوے اسٹیشن ——— لاہور

۳۵۔ اونچا مینار ——— مینار پاکستان

۳۶۔ بڑا عجائب گھر ——— پاکستان نیشنل عجائب گھر

۳۷۔ سب سے بڑا درہ ——— درہ بولان (بلوچستان)

2.20 پاکستان کے اہم پہاڑی درّے

۱۔ درّہ مزماغ: گلگت کو یارقند (چین) سے ملاتا ہے۔ بلندی ۹۰۳۰ فٹ۔

۲۔ درّہ خان کن: چترال کو واخان (بلوچستان) سے ملاتا ہے۔ بلندی ۱۶۶۰۰ فٹ۔

۳۔ درّہ دوراہ: چترال کو افغانستان کے صوبہ نوری شاہ سے ملاتا ہے۔ بلندی ۱۴۹۷۲ فٹ۔

۴۔ درّہ بابوسر: ایبٹ آباد اور گلگت کو ملاتا ہے۔ بلندی ۱۳۶۲۹۳ فٹ۔

۵- درہ شیندور: چترال اور گلگت کو ملاتا ہے۔ بلندی ۱۲۲۵۰ فٹ۔

۶- درہ لواری: دیر اور چترال کو ملاتا ہے۔ بلندی ۱۰۲۰۰ فٹ۔

۷- درہ بار دگل: چترال کو واخان (افغانستان) سے ملاتا ہے۔ بلندی ۱۲۵۰۰ فٹ۔

۸- کلک: گلگت کو چین سے ملاتا ہے۔ بلندی ۱۵۰۰۰ فٹ۔

۹- خیبر: پشاور کو کابل سے ملاتا ہے۔ بلندی ۲۵۰۰ فٹ۔

۱۰- ٹوچی: بنوں کو افغانستان سے ملاتا ہے۔

۱۱- پیواڑ: پارا چنار کو کابل سے ملاتا ہے۔

۱۲- گومل: غزنی کو افغانستان سے ملاتا ہے۔

۱۳- بولان: کوئٹہ (بلوچستان) کو افغانستان سے ملاتا ہے۔

۱۴- درگئی: مردان کو مالاکنڈ ایجنسی سے ملاتا ہے۔

۱۵- خوجک: کوئٹہ پشین (بلوچستان) کو افغانستان سے ملاتا ہے۔

۱۶- شانگلہ: بالائی سوات کو زیریں سوات سے ملاتا ہے۔ بلندی ۲۵۰۰ فٹ۔

۱۷- بدوائی: دیر کو کوہستان سوات سے ملاتا ہے۔

2.21 پاکستان کی پہاڑی چوٹیاں

چوٹی	سلسلہ ہائے کوہ	بلندی فٹوں میں
کے۔ٹو (گاڈون آسٹن)	قراقرم	۲۸۲۵۰
نانگا پربت (کشمیر)	ہمالیہ	۲۶۶۲۰
ترچ میر	ہندوکش	۲۵۳۶۵
راکاپوشی	ہارموش	۲۵۵۵۰
منگیاں	″	۱۹۰۰۰
تخت سلیمان	کوہ سلیمان	۱۱۰۰۰

2.22 پاکستان میں مشہور جھیلیں

۱- سیف الملوک (وادی کاغان) سطح سمندر سے ۱۰۲۰۰ فٹ بلند ہے۔

۲- لالوسار ″ ″ ″ ″ ۱۱۰۰۰ فٹ بلند ہے۔

۳- ست پارا ——— (شمالی علاقوں میں)

۴- کچھورا ——— 〃 〃 〃

۵- ہالیجی جھیل ——— (کراچی سے ۱۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے)

۶- حنا جھیل ——— (کراچی)

۷- راول جھیل ——— (اسلام آباد سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے)

۸- منگلا جھیل ——— (دینا ضلع جہلم سے ۱۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے)

۹- مانچھر جھیل ——— (بلوچستان)

(۱۰) مصنوعی جھیل ——— (سیدو شریف سوات میں)

(۱۱) کلری جھیل ——— (ٹھٹھہ سے ۱۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے)

(۱۲) تربیلا جھیل ———

(۱۳) مصنوعی جھیل ——— (چھانگا مانگا) لاہور سے ۴۰ میل دور۔

(۱۴) دروت جھیل ——— (دروت کے مقام پر جو کراچی سے ۷۰ میل دور واقع ہے)

2.23 پاکستان اور تحریک پاکستان پر اہم کتابیں

پاکستان ناگزیر تھا ——— سید حسن ریاض

مسلم لیگ کا دور حکومت ——— ڈاکٹر صفدر محمود

تاشقند سے شملہ تک ——— کنور انتظار محمد خان

قائدِ ملت ——— غلام محمد

مارشل لاء سے مارشل لاء تک ——— سید نور احمد

داستان پاکستان ——— چوہدری نذیر احمد

آزادی کی جنگ ——— عبدالوحید خاں

ہماری قومی جدوجہد ——— ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی

2.24 پاکستان کی کمشنریاں اور اضلاع

2.25 صوبہ بلوچستان

کمشنریاں	اضلاع
۱- کوئٹہ	کوئٹہ، پشین، لورالائی، ژوب، چاغی۔
۲- قلات	قلات، خضدار، لس بیلہ، خاران۔
۳- سبی	سبی، کوہلو ایجنسی، ڈیرہ بگتی۔
۴- مکران	تربت، گوادر، پنجگور۔ مکران۔
۵- لورالائی	لورالائی، زیارت۔
۶- نصیرآباد	کچھی، نصیرآباد، ہٹ پٹ۔

2.26 صوبہ پنجاب

کمشنریاں	اضلاع
۱- راولپنڈی	راولپنڈی، جہلم، اٹک، چکوال۔
۲- لاہور	لاہور، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ۔
۳- گوجرانوالہ	گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات۔
۴- فیصل آباد	فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
۵- سرگودھا	سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر۔
۶- ملتان	ملتان، وہاڑی، ساہیوال، خانیوال
۷- ڈیرہ غازی خاں	ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ۔
۸- بہاولپور	بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خاں۔

2-26 صوبہ سرحد

کمشنریاں	اضلاع
۱- پشاور	پشاور، مردان۔
۲- ڈیرہ اسمٰعیل خاں	ڈیرہ اسمٰعیل خاں، بنوں۔
۳- مالاکنڈ	سوات، چترال، دیر اور مالاکنڈ کا زیرِ تحفظ علاقہ
۴- ہزارہ	ایبٹ آباد، مانسہرہ، کوہستان۔
۵- کوہاٹ	کوہاٹ، کرک۔

2.28 صوبہ سندھ

کمشنریاں	اضلاع
۱- حیدرآباد	حیدرآباد، سانگھڑ، ٹھٹھہ، دادو، بدین، تھرپارکر
۲- کراچی	مغربی کراچی، مشرقی کراچی اور جنوبی کراچی۔
۳- سکھر	خیرپور، جیکب آباد، لاڑکانہ، سکھر، نواب شاہ، شکارپور

2.29 اسلام آباد (ضلع اور) وفاقی صدر مقام۔

2.30 قبائلی علاقے: باجوڑ ایجنسی، مہمند ایجنسی، خیبر ایجنسی، کرم ایجنسی، اورک زئی، شمالی وزیرستان، جنوبی وزیرستان اور پشاور، کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں سے ملحقہ علاقے۔

2.31 شمالی علاقے: گلگت ڈویژن، دیامیر، غذر، سکردو، گلگت اور گھانچی۔

2.32 پاکستان کی سمندری حدود

پاکستان کی موجودہ سمندری حد ۲۰۰ بحری میل ہے۔

2.33 پاکستان کے مشہور ڈیم اور بیراج

نام ڈیم	نام دریا	بلندی فٹوں میں	سال تکمیل
تربیلا ڈیم	سندھ	۴۰۰	۱۹۷۶ء
منگلا ڈیم	جہلم	۳۸۰	۱۹۶۷ء
وارسک ڈیم	کابل	۲۳۵	۱۹۶۱ء
راول ڈیم	کورنگ	۸۰	۱۹۶۲ء
ٹانڈہ ڈیم	-	۱۱۵	۱۹۶۷ء
خانپور ڈیم	-	۱۶۴	۱۹۷۶ء
حب ڈیم	حب ندی (کراچی	۱۴۶	زیر تعمیر
سکھر ڈیم	سندھ	-	۱۹۳۳ء
سملی ڈیم	سون	-	زیر تعمیر
کوٹڑی بند	سندھ		۱۹۵۵ء
باران ڈیم	-	۱۳۰	۱۹۶۲ء
منگی ڈیم	-	۱۸۰	-

سرخاب بند	سندھ	-	۱۹۶۰ء
کالاباغ بند	سندھ	-	زیر غور
سون یار راولپنڈی ڈیم	سون	۱۵۰	-

2.34 پاکستان میں مشہور سرنگیں

نام سرنگ	لمبائی	سال تکمیل
وارسک	۳½ میل	۱۹۶۰ء
کھوجک رشیلاباغ	۲½ میل	۱۸۹۱ء
منگلا کی سرنگیں	۱۶۵۰ فٹ	۱۹۶۶ء
ٹانڈہ ڈیم سرنگ	۴۰۰	۱۹۶۳ء
تربیلا کی سرنگیں	-	-

2.35 مسلح افواج کے عہدے

(آرمی)	(ایئرفورس)	(نیوی)
سیکنڈ لیفٹیننٹ	پائلٹ آفیسر	مڈشپ مین
لیفٹیننٹ	فلائنگ آفیسر	سب لیفٹیننٹ
کیپٹن	فلائٹ لیفٹیننٹ	لیفٹیننٹ
میجر	سکوارڈن لیڈر	لیفٹیننٹ
لیفٹیننٹ	ونگ کمانڈر	کمانڈر
کرنل	گروپ کیپٹن	کیپٹن
بریگیڈیر	ایئر کموڈور	کموڈور
میجر جنرل	ایئر وائس مارشل	ریئر ایڈمرل
لیفٹیننٹ جنرل	ایئر مارشل	وائس ایڈمرل
جنرل	ایئر چیف مارشل	ایڈمرل
فیلڈ مارشل	مارشل آف ایئر فورس	ایڈمرل آف فلیٹ

2.36 قومی شاہراہیں

۱۔ جی ٹی روڈ ——— لنڈی کوتل تا واہگہ ۲۹۲ میل

۲۔ لاہور کراچی روڈ ——— ۷۸۳ میل

۳۔ لاہور کوئٹہ روڈ ——— ۶۷۲ میل

۴۔ پشاور کوئٹہ روڈ ——— ۴۴۵ میل

۵۔ کراچی کوئٹہ ——— ۴۵۰ میل

2.37 متفرقات

۱۔ قومی پھول ——— چنبیلی

۲۔ قومی شاعر ——— علامہ اقبال

۳۔ قومی زبان ——— اُردُو

2.38 قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد ——— کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ——— ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام ——— قوتِ اخوتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت ——— پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال ——— رہبرِ ترقی و کمال
سایۂ خدائے ذوالجلال

2.39 شرحِ پیدائش : ۴۱ فی ہزار یا 4.1 فیصد

2.40 شرحِ اموات : ۱۳ فی ہزار یا 1.3 فیصد

2.41 اقلیتیں

مجموعی تعداد ——— کل آبادی کا فیصد

کل ——— 5.6

پارسی ——— .012

دیگر ——— .002

احمدی ——— 2.8

2.42 زبانیں

سرکاری زبان ——— اردو

صوبائی اور مقامی زبانیں ——— پنجابی، بلوچی، پشتو، سندھی، ہنکو وغیرہ۔

2.43 بڑے شہروں کی آبادی

کراچی	۵۱۰۳۰۰۰	لاہور	۲۶۲۲۰۰۰
فیصل آباد	۱۰۹۲۰۰۰	راولپنڈی	۹۲۸۰۰۰
حیدر آباد	۷۹۵۰۰۰	ملتان	۷۳۰۰۰۰
گوجرانوالہ	۵۹۷۰۰۰	پشاور	۵۵۵۰۰۰
سیالکوٹ	۲۹۶۰۰۰	سرگودھا	۲۹۴۰۰۰
کوئٹہ	۲۸۵۰۰۰	اسلام آباد	۲۰۱۰۰۰

2.44 خلاصہ معلوماتِ پاکستان

- ★ پاکستان کا خواب شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے دیکھا۔
- ★ اس خواب کی تعبیر قائدِاعظم اور آپ کے ساتھیوں نے پوری کی۔
- ★ قرارداد پاکستان ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو شیر بنگال مولوی فضل الحق نے اقبال پارک لاہور میں پیش کی۔
- ★ پاکستان کے قیام کا اعلان ۳ جون ۱۹۴۷ء کو ہوا۔
- ★ پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آیا۔
- ★ پاکستان کا نام چوہدری رحمت علی نے تجویز کیا۔
- ★ پاکستان کا سرکاری نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔
- ★ پاکستان بننے کا اعلان ریڈیو اسٹیشن لاہور سے مصطفٰے علی ہمدانی نے کیا تھا۔

★ پاکستان کو تسلیم کرنے والا سب سے پہلا ملک ایران ہے۔
★ پاکستان نے سب سے پہلے ایران میں اپنا سفارت خانہ کھولا۔
★ پاکستان کا پرچم امیرالدین قدوائی نے ڈیزائن کیا۔
★ مسلم لیگ کے دو ممبران بھائیوں الطاف حسین اور افضال حسین نے پرچم تیار کیا تھا۔
★ پاکستان کا قومی پرچم گہرے سبز رنگ کا ہے اور ایک سفید عمودی پٹی، چاند اور پانچ کونوں والا ستارہ ہے، سفید رنگ اقلیتوں کو ظاہر کرتا ہے اور سبز رنگ امن اور خوشحالی کو جب کہ ستارے کے پانچ کونوں سے مراد اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔
★ پاکستان کا پرچم سب سے پہلے مولانا شبیر احمد عثمانی نے کراچی میں لہرایا تھا۔
★ پاکستان کا پرچم آزادی کے بعد سب سے پہلے فرانس میں لہرایا گیا۔
★ پاکستان کے سب سے پہلے صدر سکندر مرزا تھے۔
★ پاکستان کے سب سے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان تھے۔
★ پاکستان کے سب سے پہلے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح تھے۔
★ پاکستان کے سب سے پہلے وزیر دفاع لیاقت علی خان تھے۔
★ پاکستان کے سب سے پہلے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر تھے۔
★ پاکستان کے سب سے پہلے چیف جسٹس مسٹر جسٹس میاں عبدالرشید تھے۔
★ پاکستان کی سب سے پہلی خاتون چانسلر رعنا لیاقت علی خاں تھیں۔
★ پاکستان کی سب سے پہلی خاتون پائلٹ شکریہ خانم ہیں۔
★ پاکستان کا سب سے پہلا آئین ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو نافذ ہوا۔
★ پاکستان میں سب سے پہلے جس بنک کا افتتاح ہوا وہ حبیب بنک ہے، اس کا افتتاح ۲۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوا۔
★ پاکستان میں سب سے پہلا مارشل لاء ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو نافذ ہوا۔
★ پاکستان کے سب سے پہلے میڈیکل کالج کا نام کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہے۔
★ پاکستان میں تیار ہونے والا سب سے پہلا جہاز العباس ہے۔
★ پاکستان کے پہلے تیار ہونے والے ٹریکٹر کا نام باغبان ہے۔
★ پاکستان کے قومی ترانہ کے خالق ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم ہیں۔

* پاکستان کے قومی ترانے میں کل پندرہ مصرعے ہیں۔
* پاکستان کے قومی ترانے میں لفظ پاکستان ایک مرتبہ کہا جاتا ہے۔
* پاکستان کے قومی ترانہ کی دُھن عبدالکریم چھاگلا مرحوم نے تیار کی۔
* پاکستان کے قومی ترانہ کی دُھن میں کل ۳۸ ساز استعمال ہوتے۔
* پاکستان کا قومی ترانہ بجنے میں ایک منٹ اور سات سیکنڈ کا وقت لگتا ہے۔
* پاکستان کا قومی ترانہ پہلی مرتبہ ۱۳ اگست ۱۹۵۴ء کو ریڈیو سے نشر ہوا۔
* پاکستان ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔
* پاکستان کا پہلا سکہ ۳ جنوری ۱۹۴۸ء کو جاری ہوا۔
* پاکستان کا پہلا ڈاک ٹکٹ ۹ جولائی ۱۹۴۸ء کو جاری ہوا۔
* پاکستان میں ہنگامی حالت کا اعلان پہلی بار ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء کو ہوا۔
* پاکستان عوام کو سب سے پہلا اور بڑا صدمہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ہوا جب قائد اعظم نے وفات پائی۔
* پاکستان کی قومی زبان اردو میں بی بی سی نے نشریات کا آغاز ۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء میں کیا۔
* پاکستان میں سوئی گیس ۱۹۵۲ء میں دریافت ہوئی۔
* پاکستان پہلی بار اولمپک چیمپئن ۱۹۶۰ء میں روم میں ہونے والے گیمز میں بنا۔
* پاکستان میں اعشاری سکوں کی ابتدا ۱۹۶۰ء سے ہوئی۔
* پاکستان کے ابوالخیر محمد شوکت نے ۱۹۶۴ء میں ۹ سال کی عمر میں میٹرک پاس کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔
* پاکستان کا کل رقبہ ۳،۰۷،۳۷۴،۱ مربع کلومیٹر ہے۔
* پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلحاظ آبادی پنجاب ہے۔
* پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلحاظ رقبہ بلوچستان ہے۔
* پاکستان کا سب سے بڑا ضلع بلحاظ رقبہ ڈیرہ غازی خان ہے۔
* پاکستان کا سب سے بڑا شہر کراچی ہے۔
* پاکستان میں شامل ہونے والی سب سے پہلی ریاست بہاولپور ہے۔
* پاکستان کے قومی شاعر علامہ محمد اقبالؒ ہیں۔
* پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔
* پاکستان کا قومی نعرہ پاکستان زندہ باد ہے۔

* پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ ۱۶۲

* پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔

* پاکستان کا قومی پھول یاسمین (چنبیلی) ہے۔

* قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے پاس صرف تین ریڈیو اسٹیشن تھے (لاہور، ڈھاکہ، پشاور)

* قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلے جو ریڈیو اسٹیشن قائم ہوا وہ کراچی اسٹیشن تھا، اس کا افتتاح ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء کو وزیر اعظم لیاقت علی خان نے کیا۔

* پاکستان کا سب سے قدیم ریڈیو اسٹیشن لاہور کا ہے۔

* پاکستان کا سب سے طاقتور ریڈیو اسٹیشن اسلام آباد (۱۰۰۰ کلو واٹ) ہے۔

* یہ ریڈیو پاکستان ہے، یہ فقرہ سب سے پہلے ریڈیو اسٹیشن لاہور سے نشر ہوا۔

* پاکستان میں اس وقت پانچ ٹیلی ویژن اسٹیشن کام کر رہے ہیں (لاہور، کراچی، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ)

* لاہور ٹیلی ویژن اسٹیشن جو سب سے پہلا اسٹیشن ہے اس نے ۲۶ نومبر ۱۹۶۴ء سے کام شروع کیا۔

* پاکستان کا سب سے بڑا ٹیلی ویژن اسٹیشن کراچی کا ہے۔

* پاکستان ٹیلی ویژن سے رنگین نشریات کا آغاز ۲۰ دسمبر ۱۹۷۶ء کو ہوا۔

* پاکستان کا قدیم ترین شہر ملتان ہے۔

* پاکستان میں قدیم ترین مسجد بھمبھور کی ہے۔

* پاکستان میں قدیم ترین دیوار رانی کوٹ قلعے کی ہے۔

* پاکستان میں قدیم ترین یونیورسٹی پنجاب یونیورسٹی ہے۔

* پاکستان میں تقریباً پانچ سو تاریخی یادگاریں ہیں۔

* مشرق کا سوئٹزرلینڈ سوات (پاکستان) کو کہتے ہیں۔

* سبزہ زاروں کا شہر اسلام آباد کو کہتے ہیں۔

* زراعت کا عجائب گھر (مانچسٹر آف پاکستان) فیصل آباد کو کہتے ہیں۔

* شاہینوں کا شہر سرگودھا کو کہتے ہیں۔

* روشنیوں کا شہر کراچی کو کہتے ہیں۔

* روشن دانوں کا شہر حیدر آباد کو کہتے ہیں۔

* گرم ترین علاقہ جیکب آباد کو کہتے ہیں۔
* بزرگوں کا شہر ملتان کو کہتے ہیں۔
* پھولوں کی وادی پشاور کو کہتے ہیں۔
* پاکستان کا دل لاہور ہے۔
* پاکستان کی سب سے بڑی چوٹی کے ٹو (کے۔۲) ہے اس کی لمبائی ۲۸۲۵۰ فٹ ہے۔
* پاکستان کی سب سے بڑی لائبریری پنجاب لائبریری ہے جس میں تین لاکھ سے زائد کتب ہیں۔
* پاکستان میں سب سے بڑا ڈیم تربیلا ڈیم ہے جس کی سطح زمین سے بلندی ۴۸۵ فٹ ہے۔
* پاکستان میں سب سے لمبا بیراج سکھر بیراج ہے لمبائی ایک میل تقریباً۔
* پاکستان میں سب سے لمبا دریا دریائے سندھ ہے اس کی لمبائی ۱۸۰۰ میل ہے۔
* پاکستان میں سب سے لمبی سرنگ "کواری سرنگ" ہے اس کی لمبائی پانچ میل ہے۔
* پاکستان میں سب سے بڑی مسجد شاہی مسجد لاہور ہے۔
* پاکستان کا نہری نظام دنیا کا بڑا نہری نظام ہے۔
* پاکستان میں سب سے بڑی جھیل "منچھر جھیل" ہے۔
* پاکستان میں سب سے بڑی مصنوعی جھیل "تربیلا جھیل" ہے جو دنیا میں سب سے بڑی مصنوعی جھیل ہے اس کا رقبہ ۱۴۱۱۱، ایکڑ ہے۔
* پاکستان کی سب سے خوبصورت جھیل سیف الملوک ہے۔
* پاکستان کا سب سے بڑا ریگستان تھر، دنیا کا نواں بڑا ریگستان ہے
* پاکستان میں سب سے بڑا سوئی گیس کا ذخیرہ، سوئی (بمقام بلوچستان) ہے۔
* پاکستان میں سب سے بڑی نمک کی کان کھیوڑہ میں ہے۔
* پاکستان میں کوئلے کی سب سے بڑی کان کوئٹہ میں ہے۔
* پاکستان میں سب سے بڑا بجلی گھر منگلا بجلی گھر ہے۔
* پاکستان کی سب سے بڑی بندرگاہ کراچی میں ہے۔
* پاکستان کی بلند ترین عمارت حبیب بنک پلازہ (کراچی) میں ہے۔
* پاکستان کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن لاہور ہے۔
* پاکستان کی سب سے بڑی ورکشاپ ریلوے، مغل پورہ ورکشاپ ہے۔
* پاکستان کا سب سے بڑا پارک نیشنل پارک راولپنڈی ہے۔

پاکستان کا سب سے بڑا عجائب گھر نیشنل میوزیم کراچی میں ہے۔
پاکستان کا سب سے بڑا چڑیا گھر لاہور میں ہے۔
★ پاکستان کی سب سے طویل ترین ریلوے لائن کراچی تا پشاور ہے۔
★ پاکستان کا سب سے لمبا پلیٹ فارم کوٹری میں ہے۔
★ سب سے زرخیز علاقہ پنجاب کا ہے، یہ دنیا کا بھی زرخیز ترین علاقہ شمار کیا جاتا ہے۔
★ پاکستان کا سب سے لمبا انسان عالم چنا ہے جو دنیا کا بھی طویل ترین انسان ہے۔
★ دنیا کا سب سے بڑا گنبد مسجد طوبیٰ (ڈیفنس سوسائٹی) کراچی میں ہے۔
★ پاکستان کی سب سے بڑی چارپائی ڈیرہ غازی خان میں ہے یہی دنیا کی سب سے بڑی چارپائی ہے۔
★ پاکستان کا بلند ترین مینار "مینار پاکستان" ہے، اس کی اونچائی ایک سو چھیانوے فٹ ۱۶ انچ ہے۔
★ مینار پاکستان کا نقشہ مراد خاں نے تیار کیا تھا۔
★ پاکستانی وزیر اعظم لیاقت علی خان نے امریکی شہریوں سے اُردو میں خطاب کیا۔
★ پروفیسر سید احمد شاہ پطرس بخاری، وہ پاکستانی شخصیت ہیں جنھیں اقوام متحدہ کی طرف سے بہترین مقرر کا خطاب ملا۔
★ سید عبدالقیوم وہ پاکستانی شخصیت ہیں جنھیں برطانوی پولیس میں داخل کرانے کے لئے برطانوی آئین تبدیل کرنا پڑا۔
★ دنیا کی بلند ترین عمارت سیئرز ٹاور شکاگو کا نقشہ پاکستان کے انجینئر فضل خان نے بنایا تھا۔
★ صدر سکندر مرزا وہ واحد صدر ہیں جن کی تاریخ وفات اور تاریخ پیدائش ایک ہی ہے، تاریخ پیدائش ۱۳ نومبر ۱۸۹۹ء، تاریخ وفات ۱۳ نومبر ۱۹۶۹ء۔
★ پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز سب سے پہلے نشان حیدر کیپٹن سرور شہید کو ملا۔
★ پاکستان کا دوسرا بڑا فوجی اعزاز سب سے پہلے ہلال جرأت کیپٹن ظفر اقبال کو ملا۔
★ پاکستان کے ہاشم خان وہ واحد کھلاڑی ہیں جنھیں سکوائش میں سب سے زیادہ یعنی سات مرتبہ عالمی چیمپئن رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔
★ سکوائش کے چیمپئن پاکستانی جہانگیر خاں دنیا کے سب سے کم عمر چیمپئن ہیں۔
★ پاکستانی خبر رساں ایجنسی کا نام پاکستان پریس "انٹرنیشنل" ہے۔
★ بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ کی نماز جنازہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے پڑھائی تھی۔
★ لاہور اور خانیوال کے درمیان ریل گاڑی بجلی سے چلتی ہے۔

تحریک پاکستان

مسلمانوں کی آمد سے پہلے کا ہندوستانی معاشرہ

برہمن ـــــ مذہبی اور حکومتی طبقہ۔
ویش ـــــ زمیندار طبقہ۔
کھشتری ـــــ سرحدوں کی حفاظت کرنے والا طبقہ۔
شودر ـــــ صفائی کرنے والا اور گندگی اٹھانے والا طبقہ، سب سے زیادہ گھٹیا حالت اسی طبقہ کی تھی، یہ طبقہ بنیادی حقوق سے محروم تھا۔

سیاسی حالت مسلمانوں کی برصغیر پاک وہند (جنوبی ایشیا) میں آمد کے وقت کوئی مرکزی حکومت قائم نہ تھی، اور یہ عظیم خطہ چھوٹی چھوٹی خود مختار اور مطلق العنان ریاستوں میں بٹتا چلا جا رہا تھا۔ اور یہ ریاستیں ایک دوسرے کے وجود کو ختم کرنے کے لئے کوشاں تھیں، جس کی وجہ سے طوائف الملوکی، بدامنی اور انتشار کا دور دورہ تھا۔

نظریہ پاکستان نظریہ پاکستان حقیقت میں اسلامی نظریہ کا دوسرا نام ہے، تحریک پاکستان کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ یہ تحریک ایک نظریاتی مملکت کے لئے چلائی گئی تھی، پوری جدوجہد کے دوران پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" کا جو نعرہ بلند کیا گیا تھا، اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک ایسا خطۂ زمین حاصل کیا جائے جہاں وہ اپنی سیاسی، معاشرتی، اقتصادی، مذہبی اور تہذیبی زندگی اسلام کے مطابق بسر کر سکیں۔

علامہ اقبال کا خطبہ الٰہ آباد میں پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، سندھ اور بلوچستان کو ایک ہی ریاست میں مدغم دیکھنا چاہتا ہوں، ہندوستان کے شمال مغرب میں سلطنتِ برطانیہ کے اندر یا باہر بہ حق خود اختیاری کی بنیاد پر ایک شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام میرے نزدیک مسلمانوں کی منزل مقصود ہے۔

قراردادِ پاکستان اس ملک میں کوئی دستوری خاکہ قابل عمل یا مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہ ہوگا، جب تک مندرجہ ذیل اصول مرتب نہ کیا جائے، متصلہ علاقے الگ خطے بنا دینے چاہئیں، اور جو علاقائی ترمیمیں ضروری سمجھی جائیں کر لی جائیں تاکہ ہندوستان کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں جن جن علاقوں کے اندر مسلمانوں کو از روئے آبادی اکثریت حاصل ہے وہ یکجا ہو کر ایسی آزاد ریاستیں بن جائیں جن کے اجزائے ترکیبی خود مختار اور مقتدر ہوں۔ یہ قرارداد ۲۳ مارچ

۱۹۴۰ء کو منظور ہوئی۔

دو قومی نظریہ

دو قومی نظریہ کا بانی سرسید احمد خاں ہے، دو قومی نظریئے کا مقصد مسلمانوں کو ہند کی دیگر قوموں سے الگ قوم قرار دینا تھا جس کے دو پہلو تھے، پہلی بات یہ کہ پاکستان کا قیام اور اس کا حقیقی تصور دو قومی نظریئے پر مشتمل ہے، دوسری بات یہ کہ قائداعظم محمد علی جناح جنھوں نے سرسید احمد خاں اور علامہ اقبال کے بعد دو قومی نظریہ نہ صرف یہ کہ تشریح کا کام احسن طور پر انجام دیا بلکہ عملی طور پر جدوجہد کر کے اس عظیم مملکت کو دنیا کے نقشے پر قائم بھی کیا، ان کی ساری جدوجہد کا مقصد دو قومی نظریئے کو عملی شکل دینا تھا، یہی وہ دوسری بات ہے جو قیام پاکستان کے بعد حکمرانوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی یعنی دو قومی نظریہ کی کامیابی اسلامی معاشرے کی تشکیل ہے۔

صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تشکیل

۱۹۲۷ء میں قائداعظم محمد علی جناح نے صوبہ سرحد میں اصلاحات نافذ کرنے کا مطالبہ کیا، مسلم لیگ کے لیڈر سردار اورنگ زیب خاں نے صوبہ سرحد کی طرف سے قرارداد پاکستان کی حمایت کی، مسلم لیگ نے ۱۹۴۷ء میں صوبہ سرحد میں سرخ پوشوں کے خلاف ریفرنڈم جیتا۔

بلوچستان

جون ۱۹۳۹ء میں مسلم لیگ بلوچستان میں قائم کی گئی، اس کے نمایاں لیڈروں میں سے قاضی محمد عیسیٰ، نواب محمد خان جوگیزئی وغیرہ تھے۔

سندھ

سندھ مسلم لیگ نے ۱۹۳۸ء میں ایک قرارداد منظور کی جس میں پہلی بار یہ مطالبہ کیا گیا کہ جن صوبوں میں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں مسلم حکومت قائم کی جائے یہی قرارداد بالآخر قرارداد پاکستان کا پیش خیمہ ہوئی۔

مسلم لیگ کے مقاصد

آل انڈیا مسلم لیگ ۱۹۰۶ء کو ڈھاکہ میں تشکیل دی گئی۔

(۱) برصغیر کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت اور ان کی ضروریات وخواہشات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا۔

(۲) مسلمانوں اور دوسری اقوام میں باہمی مفاہمت کی فضا پیدا کرنا۔

تاسیسی اجلاس کے شرکاء

نواب سلیم اللہ خاں آف ڈھاکہ، نواب محسن الملک، نواب وقار الملک، حکیم اجمل خان آف دہلی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خاں، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں۔

انتہا پسند ہندو تحریکیں

(۱) آریہ سماج کا بانی مول چند یا مولا شنکر جسے دیانند سرسوتی کے نام سے پکارا جاتا ہے (۲) برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے۔

آریہ سماج کے مقاصد: (۱) ہندو مت کا احیا (۲) ہندوستان صرف ہندو کے لئے....
ان مقاصد کو ویدوں کی تعلیم کے ذریعہ حاصل کرنا۔

برہمو سماج کے مقاصد: (۱) ہندو مت کی اصلاح (۲) ہندو مت کا احیا۔

تقسیم بنگال ۱۹۰۵ء میں بنگال کو دو صوبوں، مشرقی بنگال اور مغربی بنگال میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مشرقی بنگال کا دارالحکومت ڈھاکہ جب کہ مغربی بنگال کا دارالحکومت کلکتہ تھا۔

شملہ وفد پینتیس ارکان پر مشتمل وفد نے شملہ میں وائسرائے سے ملاقات کی۔ وفد کے قائد سر آغا خاں (سر سلطان محمد آغا خاں سوئم) تھے۔

میثاق لکھنؤ ۱۹۱۶ء میں کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ایک معاہدہ میثاق لکھنؤ عمل میں آیا۔
▪— مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کے حق کو تسلیم کر لیا گیا۔
▪— مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کو ⅓ فی صد نشستیں ملیں گی۔
▪— کسی مسودہ قانون کے بارے میں کسی قوم کے نمائندگان کا ¾ اگر یہ اعلان کر دے کہ یہ اُن کے مذہب کے خلاف ہے تو وہ مسودہ پاس نہیں کیا جائے گا۔

تحریک خلافت، ناکامی کی وجوہات (۱) آل انڈیا کانگریس خاص طور پر مہاتما گاندھی کا اسی وقت تحریک کا ساتھ دینے کا انکار جب تحریک عروج پر تھی۔
(۲) مصطفےٰ کمال اتاترک کے تحریک کے بارے میں جذبات اور عملی مدد سے انکار۔

نہرو رپورٹ ★ رپورٹ میں جداگانہ انتخاب کو ختم کر کے مخلوط انتخاب کا طریقہ اختیار کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ مخلوط انتخاب مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھا۔
★ تجویز کیا گیا کہ مرکز میں مسلمانوں کو ¼ فی صد نشستیں دی جائیں۔ یہ مطالبہ میثاق لکھنؤ کے خلاف تھا۔
★ میثاق لکھنؤ میں دیئے گئے مذہبی تحفظ کو ختم کرنے کی سفارش کی گئی۔

گول میز کانفرنس کے اجلاس گول میز کانفرنس کے ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء تک تین اجلاس منعقد ہوئے۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس کے دوران مولانا محمد علی جوہر کا انتقال ہوا۔ ان کو بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔

۱۹۳۷ء کے انتخابات ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں آل انڈیا نیشنل کانگریس نے انتخابات جیتے اور سات صوبوں میں وزارتیں تشکیل دیں، ان کے نام یہ ہیں۔ یو پی، سی پی، اوڑیسہ، مدراس، بہار، بمبئی، شمال مغربی سرحدی صوبہ۔

کرپس تجاویز مسلم لیگ کے نزدیک مطالبہ پاکستان کو واضح طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا جب کہ کانگریس نے اس بنا پر کرپس تجاویز رد کیں کہ کانگریسی لیڈروں کے نزدیک صوبوں کو وفاق بنانے کا اختیار دے کر قیام پاکستان کا امکان پیدا ہو گیا تھا۔

دہلی کنونشن دہلی کنونشن اپریل ۱۹۴۶ء میں منعقد ہوا۔ اس میں حسین شہید سہروردی نے ایک قرارداد پیش کی جس کی رُو سے شمال مغرب اور شمال مشرق کے مسلم اکثریتی علاقوں پر ایک آزاد مملکت کے قیام کا مطالبہ کیا گیا، یوں قرارداد پاکستان میں ایک ترمیم منظور کر لی گئی۔

کابینہ مشن کابینہ مشن نے جنوبی ایشیا کے لوگوں کو نمائندگی دینے کے لئے منصوبہ پیش کیا تھا، کابینہ مشن کے ارکان نے جنوبی ایشیا کو تین گروہوں میں تقسیم کیا تھا۔

گروپ الف ——— یوپی، بہار، اوڑلیسہ، سی پی، بمبئی، مدراس۔

گروپ ب ——— پنجاب، سندھ اور سرحد۔ گروپ ج ——— بنگال اور آسام۔

۳ جون کا منصوبہ ۳ جون ۱۹۴۷ء کے منصوبے کی رُو سے قرار پایا کہ برصغیر پاک و ہند کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتے، جنھیں شروع میں نوآبادیاتی کی حیثیت حاصل ہوگی پنجاب اور بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا، اس کام کے لئے دو حد بندی کمیشن قائم کئے جائیں گے، سرحد اور سلہٹ میں استصواب کرایا جائے گا، سندھ اور آسام کی اسمبلیاں اپنے صوبوں کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے، ریاستیں جس ملک میں چاہیں شامل ہو سکتی ہیں۔

۳ جون کے منصوبے کے اہم نکات (۱) متحدہ ہندوستان کو دو حصوں میں (پاکستان اور بھارت) میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۲) آسام کے مسلم اکثریت کے ضلع سلہٹ کے مستقبل کا فیصلہ بھی استصواب رائے سے ہوگا۔

ریفرنڈم ۳ جون ۱۹۴۷ء کے منصوبے کی رُو سے صوبہ سرحد اور سلہٹ میں استصواب رائے نیز بلوچستان میں شاہی جرگے اور کوئٹہ میونسپلٹی کی مطلوبہ رائے مسلم لیگ کے لئے ایک چیلنج تھا، قائداعظم کی قیادت میں مسلمانوں نے اس چیلنج کو قبول کیا، جس سے وہ بطریق احسن سرخرو ہوتے ان علاقوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دے کر پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔

قانون آزادی ہند ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء کو برطانوی پارلیمنٹ نے منصوبہ تقسیم ہند کو منظور کر کے اسے قانون بنا دیا، جو قانون آزادی ہند ۱۹۴۷ء کہلاتا ہے، اس کی رو سے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان اور بھارت کی آزاد مملکتیں قائم کرنا قرار پائیں، جنھیں نوآبادیاتی درجہ

حاصل ہوگا، نیز برطانوی ہند پر برطانوی راج ختم ہو جائے گا، قانون آزادی ہند کی اہم دفعات درج ذیل تھیں۔

(۱) برطانوی ہند کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے گا

(۲) ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک ہر دو ممالک اپنے اپنے گورنر جنرل کو اپنے اپنے ملک میں ضروری ترامیم کا حق حاصل رہے گا۔

(۳) تاج برطانیہ کو یہ حق نہیں ہوگا کہ بھارت یا پاکستان کی مقننہ جات کے منظور کردہ قوانین کو نامنظور کر دے، یہ اختیار صرف متعلقہ گورنر جنرل کو حاصل ہوگا۔

ریڈ کلف ایوارڈ کی ناانصافیاں

(۱) پنجاب کی حد بندی میں ریڈ کلف نے مسلم اکثریت کی تحصیلیں بٹالہ، گورداسپور، فیروز پور اور زیرہ بھارت میں شامل کر دیں۔

(۲) جموں و کشمیر پر بھارت کا قبضہ کروانے کے لئے گورداسپور کے ذریعہ بھارت کو راستہ مہیا کیا گیا۔

(۳) مغربی پنجاب کی کئی نہروں کے ہیڈ ورکس بھارت کو دے دیئے گئے۔

(۴) بنگال میں کلکتہ کا شہر اور بندرگاہ، ضلع مرشد آباد اور ندیہ کے علاقے بھارت کو دیئے۔

ریڈ کلف ایوارڈ پر قائد اعظم کا تبصرہ

ریڈ کلف ایوارڈ پر تبصرہ کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا "یہ ایوارڈ غیر منصفانہ، ناقابل فہم بلکہ غیر معقول ہے، چونکہ میں اس پر عمل کرنے کا عہد کر چکا ہوں، اس لئے یہ ہم پر لازم ہے"۔

اثاثوں کی تقسیم

اثاثوں کی تقسیم میں بھارت نے پاکستان کے ساتھ زیادتیاں کیں۔

(۱) محفوظ سرمائے میں پاکستان کا حصہ ایک ارب روپیہ بنتا ہے، اس میں سے ۲۰ کروڑ دیا، باقی دینے سے انکار کر دیا۔

(۲) کل اسلحے کا ۱/۳ فی صد پاکستان کو ملنا تھا جسے دینے سے انکار کر دیا گیا۔

بھارت کا ناجائز قبضہ

بھارت نے ان ریاستوں پر زبردستی قبضہ کیا (۱) ریاست جموں و کشمیر (۲) حیدر آباد دکن (۳) جوناگڑھ (۴) مناودر اور منگرول۔

ریاست جموں و کشمیر پر پاکستان کے دعویٰ کی وجوہات

ریاست جموں و کشمیر اخلاقی، قانونی سیاسی، جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے پاکستان کا حصہ بنتی تھی، جس پر زبردستی بھارت نے قبضہ کیا۔ دعوے کے لئے دلائل۔

(۱) ریاست کے تینوں راستے (۱) سرینگر جموں سیالکوٹ (۲) سرینگر ایبٹ آباد (۳) سری نگر

راولپنڈی پاکستان آتے ہیں۔

(۲) ریاست جموں وکشمیر کی تجارت کے لئے قریب ترین منڈی پاکستان ہے۔

(۳) ریاست جموں وکشمیر کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۹۶ فی صد ہے۔

(۴) کشمیر کے سب دریا بہہ کر پاکستان آتے ہیں۔

۱۹۴۸ء میں مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل میں بھارت کا بیان

بھارتی فوج ۱۹۴۸ء میں جب کشمیر پر قبضہ کرنے میں ناکام رہی تو کشمیر کے مسئلہ کو سلامتی کونسل میں پیش کر دیا گیا، بھارتی نمائندے نے کہا کہ ریاست میں امن وامان بحال ہونے پر وہ کشمیری عوام کی خواہشات معلوم کرنے کے لئے غیر جانبدارانہ رائے شماری کروائے گا۔

سلامتی کونسل کی قراردادیں

مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل نے ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو دو قراردادیں منظور کیں جن کو دونوں حکومتوں نے منظور کیا۔

(۱) جنگ فوری طور پر بند کر دی جائے اور اقوام متحدہ کے کمیشن کی نگرانی میں آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان جنگ بندی لائن کھینچ دی جائے۔

(۲) دونوں حکومتیں کشمیر سے اپنی اپنی فوجیں ہٹا لیں۔

(۳) اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کا انتظام کیا جائے۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت قائد اعظم نے ان امور کی طرف توجہ دی

(۱) مہاجرین کی آبادکاری۔ (۲) سرکاری افسروں کو رویہ تبدیل کرنے کی تلقین (۳) صوبائی اور نسلی تعصب سے گریز کرنے کی تلقین (۴) پاکستان کی معیشت کے رہنما اصولوں کا تعین (۵) خارجہ حکمت عملی (۶) طلبہ کو حصول علم کی طرف توجہ دلانا۔

اسلامی نظام کا نفاذ

قرارداد پاکستان کی نمایاں خصوصیات

قرارداد پاکستان کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ بلا شرکت غیرے اس کائنات پر اقتدار اعلیٰ کا مالک ہے، پاکستان کے عوام اختیارات کو خدا کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر بطور ایک مقدس امانت استعمال کریں گے۔

(۲) آزادی، مساوات، جمہوریت اور معاشرتی عدل کے اصولوں پر عمل کیا جائے گا۔

(۳) عوام کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا

محمد علی بوگرا فارمولا کے اہم نکات

وزیر اعظم پاکستان محمد علی بوگرا نے ۱۹۵۴ء میں ایک دستور کا ابتدائی خاکہ تیار کر کے دستور ساز اسمبلی کے سامنے پیش کیا اس کے ضروری نکات یوں تھے۔ (۱) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام قائم کیا جائے (۲) پارلیمنٹ یا مجلس قانون ساز کے دو ایوان ہوں گے (۳) عدلیہ آزاد ہوگی (۴) بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

۱۹۵۶ء کے دستور کا افتتاحیہ

۱۹۵۶ء کے دستور میں قرار داد مقاصد کو افتتاحیہ میں درج کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے اصول کو تسلیم کیا گیا اور پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا تھا، یہ کہا گیا کہ تمام اختیارات کو قرآن کریم اور سنت نبویؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر بطور امانت استعمال میں لایا جائے گا۔

۱۹۶۲ء کے دستور کے ضمیمے اور دفعات

۱۹۶۲ء کے دستور کے تین ضمیمے اور ۲۵۰ دفعات تھیں۔

لیگل فریم ورک آرڈر کے اہم نکات

(۱) پاکستان میں وفاقی نظام ہوگا اور دستور میں ملکی آزادی، سالمیت اور قومی یکجہتی کی ضمانت دی جائے گی (۲) نظریہ اسلام جو کہ پاکستان کے قیام کی بنیاد ہے کا تحفظ کیا جائے گا، اور سربراہ مملکت کا مسلمان ہونا ضروری ہوگا۔

۱۹۷۳ء کا دستور تیار کرنے کے لئے کل ۲۵ افراد کی کمیٹی قائم کی گئی، دستور ۱۹۷۳ء ۱۴۔ اگست ۱۹۷۳ء کو نافذ کیا گیا۔

۱۹۷۴ء کے دستور میں ایک اہم ترمیم

۱۹۷۳ء کے دستور میں ایک نہایت ہی اہم ترمیم ۱۹۷۴ء میں کی گئی تھی جس کی رو سے مسلمان کی تعریف کو دستور کا حصہ بنایا گیا، دستور کی رو سے وہ شخص مسلمان متصور ہوگا جو خدا کی وحدانیت اور پیغمبر اسلام پر خدا کے آخری نبی کی حیثیت سے مکمل یقین رکھتا ہوگا، اس کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا

۱۹۷۳ء کے آئین کی رو سے اسلامی نظریاتی کونسل کے بنیادی فرائض

(۱) اسلامی اصولوں کی روشنی میں تمام مروجہ قوانین پر نظر ثانی کرنا (۲) ایسے اقدامات کی سفارش کرنا جن کے ذریعہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیاں قوانین وضع کریں۔

مارشل لاء ۱۹۷۷ء کے بعد فوجی حکمرانوں کی نفاذ اسلام کیلئے کوششیں

(۱) ۲۰ جون ۱۹۸۰ء میں زکوٰۃ آرڈیننس جاری کیا گیا جس کے تحت بنکوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ بچت کھاتوں پر ۲½ فی صد کے حساب سے زکوٰۃ وضع کریں، کم از کم ایک ہزار روپیہ پر زکوٰۃ کی کٹوتی ہر سال یکم رمضان المبارک کو کی جاتی ہے۔

(۲) وفاقی شرعی عدالت کا قیام جون ۱۹۸۱ء (۳) بلا سود بنکاری ۱۹۸۰ء۔

جغرافیائی معلومات

پاکستان کا حدود اربعہ

(۱) پاکستان کے شمال مغرب میں کوہستان ہمالیہ (۲) شمال مشرق میں سنکیانگ (۳) مغرب میں افغانستان (۴) جنوب مغرب میں ایران (۵) مشرق میں بھارت

پاکستان کتنے طول بلد اور عرض بلد پر واقع ہے

پاکستان ۶۱ اور ۷۵، ۵ مشرقی طول بلد اور ۲۴ اور ۵، ۳۶ شمالی عرض بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔

سطح:۔ سطح کے اعتبار سے ہم پاکستان کو چھ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

کوہ ہمالیہ

کوہ ہمالیہ برصغیر پاک و ہند کے شمال میں سطح مرتفع پامیر سے نکل کر مشرق میں آسام تک کم و بیش ۲۴۰۰ کلومیٹر/ ۲۴۳۰ میٹر تک پھیلتا چلا گیا ہے، اس کے کئی متوازی سلسلے ہیں جن کے درمیان کئی ایک کشادہ بستیاں ہیں۔

پاکستان کے قدرتی خطے

پاکستان چھ قدرتی خطوں پر مشتمل ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) کوہ ہمالیہ (۲) شمال مغربی کوہستانی علاقہ (۳) کوہستان نمک و سطح مرتفع پوٹھوہار (۴) دریائے سندھ کا بالائی میدان (۵) دریائے سندھ کا زیریں میدان (۶) سطح مرتفع بلوچستان۔

کوہ قراقرم

شمالی کشمیر اور گلگت میں ہمالیہ کے شمال کی طرف کوہ قراقرم واقع ہے جس کی اوسط بلندی ...۰ میٹر ہے اس کی بلند ترین چوٹی گوڈون آسٹن (کے، ٹو) ہے جو کہ ۸۵۰۰ میٹر اونچی ہے۔

[پا]کستان میں شمالی پہاڑوں کی اہمیت

یہ پہاڑ وسطی ایشیا اور پاکستان کے درمیان نقل و حرکت میں بڑی سد راہ ہیں، یہ پہاڑ بحیرہ عرب [illegible] خلیج بنگال سے آنے والی ہواؤں کو روکتے ہیں اور بارش کا ذریعہ بنتے ہیں [illegible]

برف سے ڈھکی رہتی ہیں، برف موسم بہار اور موسم گرما میں پگھلتی ہے اور دریاؤں کو پانی مہیا کرتی ہے۔

مغربی پہاڑی سلسلے، ان کے نام | مغربی پہاڑی سلسلوں کو شمالاً جنوباً پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا (۱) سوات اور چترال کے پہاڑ (۲) کوہ سفید کا سلسلہ (۳) وزیرستان کا کوہستانی علاقہ (۴) کوہ سلیمان (۵) کوہ کھیر تھر۔

سطح مرتفع بلوچستان | یہ سطح مرتفع اصل میں ایران کی سطح مرتفع کا مشرقی حصہ ہے، جسے جنوب میں کرتھار کی پہاڑیاں حیدرآباد ڈویژن سے جُدا کرتی ہیں، یہ سطح مرتفع ایک ہزار فٹ سے تین ہزار فٹ تک بلند ہے، مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوتے کئی پہاڑی سلسلے ہیں جو خشک اور بنجر ہیں، درمیان میں کئی جھیلیں ہیں، جن میں چھوٹے چھوٹے برساتی دریا گرتے ہیں لیکن گرمیوں میں بیشتر دریا خشک ہو جاتے ہیں، صرف تین چار دریا مثلاً دریائے امب، پورالی، ہنگول اور دریائے دشت بحیرہ عرب میں گرتے ہیں۔

پاکستان میں آب وہوا | پاکستان کے بیشتر حصوں میں گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی ہوتی ہے پاکستان میں دو بڑے موسم ہیں موسم گرما اور موسم سرما، موسم گرما اپریل سے اکتوبر تک اور موسم سرما نومبر سے ۱۵ مارچ تک رہتا ہے، ۱۵ جون سے ستمبر کے آخر تک پاکستان میں بحر ہند کی طرف سے آنے والی مون سون ہوائیں بارش برساتی ہیں موسم سرما میں یہاں شمال مشرقی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔

پاکستان میں آب وہوا کے کل خطے | پاکستان میں آب وہوا کے چار خطے ہیں۔
(۱) سرد آب وہوا کا شمالی اور شمال مغربی پہاڑی خطہ (۲) شدید آب وہوا کا شمالی میدانی خطہ (۳) زیریں وادی سندھ اور ریگستان تھر کا خطہ (۴) بحری آب وہوا کا سطح مرتفع بلوچستان کا خطہ۔

جغرافیائی لحاظ سے پاکستان کے قدرتی خطے | جغرافیائی لحاظ سے وہ تمام علاقے جہاں طبعی کیفیات آب وہوا اور قدرتی نباتات ایک جیسی ہوں وہ قدرتی خطے کہلاتے ہیں، اس لحاظ سے پاکستان کو ہم چھ خطوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) شمالی پہاڑ (۲) مغربی سرحدی پہاڑ (۳) کوہ نمک اور سطح مرتفع پوٹھوہار۔

(۴) دریائے سندھ کے میدانی خطے (۵) سطح مرتفع بلوچستان کا خطہ۔

(۶) تھار اور تھل کے ریگستانی و نیم ریگستانی خطے۔

سطح مرتفع پوٹھوہار کوہستان نمک کے شمال میں پوٹھوہار کی سطح مرتفع ہے جس کی بلندی سطح سمندر سے ایک اور دو ہزار فٹ کے درمیان ہے، سطح ناہموار ہے، اس علاقہ میں برساتی نالے زرخیز مٹی بہا کر لے جاتے ہیں، اس لئے اکثر زمینیں قابل کاشت نہیں رہیں، سطح مرتفع پوٹھوہار میں دو اہم دریا مشرق سے مغرب کی طرف بہتے ہیں، ان میں سب سے بڑا دریا سُون ہے جس کی وادی قدیم تہذیب کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

پاکستان میں شمالی پہاڑوں کی بلندی شمالی پہاڑ چار بڑے سلسلوں پر مشتمل ہیں، ان کی بلندی ذیل ہے۔

(۱) شوالک کی پہاڑیاں بلندی ۳۰۰ میٹر سے لے کر ۱۰۰۰ میٹر تک۔

(۲) پیر پنجال کے پہاڑی سلسلے، اوسط بلندی ۵۰۰۰ میٹر۔

(۳) ہمالیہ اعظم کے پہاڑی سلسلے، اوسط بلندی ۶۵۰۰ میٹر۔

(۴) لداخ کا پہاڑی سلسلہ، اوسط بلندی ۵۵۰۰ میٹر۔

تھار کا ریگستان رن کچھ کے دلدلی علاقے کے شمال میں ہندوستان کی سرحد اور نارا نہر کے درمیانی علاقے کو تھار کا ریگستان کہتے ہیں، یہاں کی سطح سندھ کے میدانوں سے قریباً ۶۰ میٹر اونچی ہے، یہ ریگستان مکمل طور پر سطحی ٹیلوں پر مشتمل ہے جس میں درختوں کا فقدان ہے کہیں کہیں خشک گھاس اور صحرائی پودے نظر آتے ہیں۔

پاکستان میں انتظامیہ کے اہم شعبوں کے نام محکمہ امور خارجہ، محکمہ دفاع، محکمہ امور داخلہ، محکمہ مالیات، محکمہ تعلیم، محکمہ قانونی و پارلیمانی امور، محکمہ صحت عامہ، محکمہ صنعت و زراعت، محکمہ مواصلات، محکمہ رفاہ عامہ۔

مقامی حکومت کے اداروں کے نام (۱) ڈسٹرکٹ کونسل، (۲) میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی (۴) ٹاؤن کمیٹی (۵) یونین کونسل۔

پاکستان میں عدالتی نظام کا ڈھانچہ (۱) وفاقی سطح پر سپریم کورٹ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت ہے (۲) صوبوں کی سطح پر صوبائی ہائی کورٹس (۳) ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ اور سیشن کورٹ ہوتی ہیں، ان کے ماتحت سول جج اور مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔

آثار قدیمہ

وادی سندھ کی تہذیب وادی سندھ سے مراد وہ علاقہ ہے جسے دریائے سندھ اور اُس کے معاون دریا سیراب کرتے ہیں، موہنجوداڑو ضلع لاڑکانہ اور ہڑپہ ضلع ساہیوال کے مقامات پر قدیم ٹیلوں کی کھدائی کی گئی تو ایسے آثار قدیمہ سامنے آئے جن سے اس قدیم تہذیب کا پتہ چلا۔

کھدائی کے دوران وادی سندھ کے علاقوں موہنجوداڑو اور ہڑپہ کے کھنڈرات سے اندازہ ہوا کہ یہ تہذیب مکمل شہری تہذیب تھی، ان علاقوں کے شہر وسیع اور گنجان آباد تھے گلیاں کافی کشادہ تقریباً ۳۲ فٹ تھیں۔ دونوں شہروں کا محیط تقریباً ۵ کلومیٹر ہے، گھروں میں تازہ ہوا اور روشنی کا معقول انتظام تھا، گھریلو استعمال کے برتن زیادہ تر تانبے اور کانسی کے بنے ہوئے تھے، مٹکے، طشتریاں، گھڑے، چاقو، کلہاڑے اور آریاں وغیرہ برتن اور اوزار ملے ہیں۔

گندھارا پنجاب اور سرحد کے ان علاقوں کو جو راولپنڈی اور پشاور کے نواح میں واقع ہیں، گندھارا کا نام دیا جاتا ہے۔ آج سے تقریباً دو اڑھائی سال قبل یہاں ایک بلند پایہ تہذیب عروج پر تھی، جس کے فنونِ لطیفہ بالخصوص فن سنگ تراشی نے عالمی شہرت حاصل کی، گندھارا کا ثقافتی مرکز ٹیکسلا تھا، ٹیکسلا کے عجائب گھر میں گندھارا تہذیب کے سنگ تراشی کے نادر نمونے پڑے ہوئے ہیں۔

مسلم فنِ تعمیر کی خصوصیات مسلمانوں کے فنِ تعمیر کی جو خوبیاں سامنے آئی ہیں، ان کا خلاصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

* مسلمانوں کی عمارات میں چونے کا استعمال، پچی کاری، پچی کاری، خطاطی، نصف گنبد والے دوہرے پھاٹک اور پتھر کے ڈاٹ وغیرہ جگہ جگہ ملتے ہیں۔
* مسلمانوں کی عمارات کشادہ، وسیع اور روشن ہوتی ہیں۔
* مسلمانوں نے اپنی عمارتوں میں عمودی خطوط کو رواج دیا، وغیرہ وغیرہ۔

مسلم عہد کی چند عمارات * قطب مینار دہلی، قطب الدین ایبک کے دور میں اس کی تعمیر شروع ہوئی، التمش کے زمانہ میں مکمل ہوئی، اس کا نام قطب مینار حضرت قطب شاہ ارشیؒ کے نام پر رکھا گیا، فرش پر اس کا قطر ۴۸ فٹ ہے، بلندی ۲۴۲ فٹ، اوپر تلے چار برجے چھجے ہیں۔

* علائی دروازہ ۱۳۱۰ء میں علاؤ الدین خلجی نے دہلی میں تعمیر کرایا۔

★ قلعہ آگرہ، فتح پور سیکری کی مسجد، اسکندریہ کا مقبرہ وغیرہ اکبر کے عہد کی مشہور عمارتیں ہیں۔

★ لال قلعہ دہلی: شاہ جہاں کے دور میں تعمیر ہوا، اس کا طول ۳۲۰۰ فٹ اور عرض ۱۶۰۰ فٹ۔

★ جامع مسجد دہلی: شاہ جہاں کے دور میں تعمیر ہوئی۔ اس کا طول ۲۰۱ فٹ اور عرض ۱۲۰ فٹ اس کے دو مینار ہیں جو ۱۳۰ فٹ اونچے ہیں۔ مسجد کی تعمیر ۶ سالوں میں مکمل ہوئی۔

★ مقبرہ جہانگیر لاہور: نور جہاں نے شاہدرہ میں تعمیر کرایا۔

★ تاج محل آگرہ: شاہ جہاں نے تعمیر کرایا۔ ۱۸ فٹ اونچے ۳۱۳ فٹ مربع چبوترے پر تعمیر کیا گیا، چبوترے کے وسط میں ۱۸۶ فٹ مربع کا روضہ ہے۔ احمد لاہوری نے اس کی تعمیر کی۔

★ بادشاہی مسجد لاہور: اورنگ زیب عالمگیر نے اس کی تعمیر کرائی۔

پاکستانی ثقافت کی بنیاد اسلام

پاکستانی ثقافت کی خوبی یہ ہے کہ اس کی بنیاد اسلام پر ہے جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، ہماری ثقافت کی خوبی یہ ہے کہ ہماری تہذیب اور کلچر کا سرچشمہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے، ثقافت کیونکہ عملی تشخص کا دوسرا نام ہے، اس لئے ہماری پہچان ہمارے خاص مذہب کی وجہ سے ہوگی یا بالفاظ دیگر اسلام کے ثقافتی نظام کا انحصار ایمان پر ہوگا۔

پاکستان میں معاشی منصوبہ بندی کی اہمیت

پاکستان میں قدرتی و انسانی وسائل لاتعداد ہیں لیکن ان وسائل کو بروئے کار لانے کے سلسلے میں کئی معاشی، معاشرتی اور بین الاقوامی رکاوٹیں موجود ہیں، مثلاً قلیل آمدنی کی وجہ سے بچت کی صلاحیت پست ہے، یہی وجہ ہے کہ سرمایہ کاری کی سطح بھی پست ہے، مناسب معاشی ترقیاتی منصوبہ بندی کی مدد سے جملہ معاشی رکاوٹوں کا سدِ باب ہو سکتا ہے، ترقی یافتہ ممالک کے تجربے کی روشنی میں پاکستان بھی اب سائنسی و تکنیکی ترقی اور مناسب معاشی منصوبہ بندی کو بروئے کار لا کر اپنی اقتصادی مشکلات پر قابو پا رہا ہے، اقتصادی منصوبہ بندی کے ذریعہ انسان اپنی مشکلات پر قابو پا کر مادی وسائل کو بہتر طریقہ سے استعمال میں لا سکتا ہے۔ اس سے ملک میں خوشحالی اور معاشی ترقی کے راستے کھل جاتے ہیں۔

پاکستان میں پہلے پانچ سالہ منصوبے کا آغاز

پاکستان میں ۱۹۵۵ء میں پہلا پانچ سالہ منصوبہ پیش کیا گیا، جس میں معاشی اور زرعی ترقی کا ایک مربوط پروگرام پیش کیا گیا تھا، یہ منصوبہ اپنا ہدف پورا کرنے میں ناکام رہا، اس کی بنیادی وجہ پاکستانی

روپے کی قیمت میں کمی تھی۔

دوسرا پانچ سالہ منصوبہ دوسرا پانچ سالہ منصوبہ جولائی ۱۹۶۰ء میں شروع کیا گیا۔ منصوبہ بندی کمیشن نے ابتداء میں اس کے لئے ۱۹ ارب روپیہ مختص کرنے کا پروگرام بنایا تھا جسے بعد میں نظرثانی کر کے ۲۳ ارب کر دیا گیا تھا، کمیشن نے منصوبہ بناتے وقت یہ تجویز کیا کہ کل رقم کا ۵۲ فیصد ملکی ذرائع سے اور ۴۸ فیصد غیر ملکی ذرائع سے حاصل کیا جائے۔ بعد میں یہ رقم مزید کم کر دی گئی تھی، اس طرح کل ۹۲۷ کروڑ روپیہ رہ گئی۔

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی کامیابی کا جائزہ دوسرا پانچ سالہ منصوبہ جون ۱۹۶۵ء میں مکمل ہوا، اس دوران ملکی اقتصادی زندگی میں کئی ایک تبدیلیاں رونما ہوئیں، جن کے سبب اقتصادی منصوبہ بندی کی رفتار مثبت انداز سے آگے بڑھی بلکہ منصوبے کے کئی ایک مقاصد پورے ہو گئے، اس منصوبہ کے خاتمہ پر نہ صرف یہ کہ قومی پیداوار میں اضافہ ہوا بلکہ فی کس آمدنی بھی بڑھ گئی، یہ اضافہ بالترتیب ۲۹ فی صد اور ۳ فی صد تھا۔

تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے ناکام ہونے کی وجوہات تیسرا پانچ سالہ منصوبہ مکمل طور پر کامیاب نہ ہو سکا، اس کی وجوہات درج ذیل ہیں (۱) منصوبے کے ابتدائی دو سالوں میں خشک سالی (۲) ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کے اثرات (۳) بیرونی امداد میں ۲۷ فی صد کمی (۴) سیاسی بے چینی اور عدم استحکام (۵) زرعی ترقی میں کمی (۶) صنعتی امن میں خلل۔

چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے بنیادی مقاصد ★ معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا۔ ★ دیہاتوں میں سڑکوں کا جال بچھا کر انھیں منڈیوں کے ساتھ منسلک کرنا ★ ملک بھر میں روزگار اور آمدنی میں اضافے کے لئے ایک خاص پروگرام پر عمل کرنا ★ سماجی انصاف کا احیاء۔

چھٹا پانچ سالہ منصوبہ اور زراعت چھٹے پانچ سالہ منصوبے میں مصنوعی کھاد و بہتر بیج کے استعمال اور زرعی قرضوں کی فراہمی کو اہمیت دی گئی ہے، اس منصوبے کی خاص بات یہ ہے کہ چھوٹے کھیتوں میں بھی کاشت کاری کے جدید طریقے استعمال میں لائے جائیں گے، چھوٹے ٹریکٹر اور مشینیں کاشت کاروں کو مہیا کی جائیں گی۔

چھٹا منصوبہ اور تعلیم

(۱) تعلیمی اداروں کو وسعت دینے کی بجائے ان کے معیار کو بہتر بنایا جائے (۲) سائنس اور ٹیکنالوجی کے مضامین پر خاص طور پر زور دیا جائے گا، یونیورسٹیوں میں نصاب، درسی کتب، لیبارٹریوں کی حالت اور اساتذہ کے معیار کو بہتر کیا جائے۔

چھٹا منصوبہ اور صحت

چھٹے پانچ سالہ منصوبہ میں امراض کی روک تھام سے متعلق اقدامات کو خاص اہمیت دی گئی ہے، صحت کے جدید طریقوں کو دیہات میں رائج کیا جائے گا۔ ۵ ہزار سے ۱۰ ہزار تک کی آبادی کے لئے صحت کا ایک بنیادی یونٹ قائم کیا جائے گا اور ہر یونٹ میں ایک ڈاکٹر اور آیا کا تقرر بھی کیا جائے گا۔

چھٹے پانچ سالہ منصوبے میں سرکاری شعبہ کے کردار کی اہمیت

چھٹے پانچ سالہ منصوبہ کے مطابق سرکاری شعبہ ایک نگران کے فرائض سرانجام دے گا، نیز ایک ایسا ڈھانچہ ترتیب دینے میں مدد دے گا، جو نجی شعبہ میں مددگار ثابت ہوگا، سرکاری شعبہ ایسی صنعتیں قائم کرے گا جن پر بڑی بڑی رقومات خرچ ہوتی ہیں اور جنھیں نجی شعبہ ہاتھ ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، مزید یہ کہ ایسی صنعتوں کے قیام میں جدید ٹیکنالوجی کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو حکومت کی مدد کے بغیر ناممکن ہوتی ہے۔

۱۹۸۳ء، ۱۹۸۴ء کی درآمدی پالیسی کے اہم نکات

(۱) صنعتی شعبے کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ (۲) نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی۔ (۳) خام مال اور صنعتی سامان کی فراہمی کی ضمانت ۔ اشیائے صرف کی فراہمی میں اضافہ۔ (۵) برآمدات کے فروغ کی کوشش۔

تنظیموں سے وابستگی

اقوام متحدہ کی رکنیت

پاکستان ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

پاکستان جن بین الاقوامی اور علاقائی اداروں کا سرگرم رکن ہے

(۱) اقوام متحدہ۔ (۲) غیر وابستہ ممالک کی تحریک (۳) اسلامی کانفرنس (۴) علاقائی اقتصادی کونسل، یہ کونسل (R-C-D) کی جگہ قائم کی گئی ہے (۵) جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم (سارک)

غیر وابستہ ممالک کی مختلف کانفرنسیں کن علاقوں میں کب منعقد ہوئیں

غیر وابستہ ممالک کی پہلی کانفرنس ۱۹۶۱ء میں بلغراد میں منعقد ہوئی۔
دوسری کانفرنس ۱۹۶۴ء میں قاہرہ میں منعقد ہوئی۔
تیسری کانفرنس ۱۹۷۰ء میں زیمبیا میں منعقد ہوئی۔
چوتھی کانفرنس ۱۹۷۴ء میں الجیریا میں منعقد ہوئی۔
پانچویں کانفرنس ۱۹۷۶ء میں کولمبو میں منعقد ہوئی۔
چھٹی کانفرنس ۱۹۷۹ء میں کیوبا میں منعقد ہوئی۔
ساتویں کانفرنس ۱۹۸۳ء میں نئی دہلی میں منعقد ہوئی۔
آٹھویں کانفرنس ۱۹۸۶ء میں ہرارے میں منعقد ہوئی۔

بڑی طاقتوں سے متعلق پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اصول

بڑی طاقتوں سے متعلق پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے کہ ان کی باہمی آویزش سے دور رہ کر تمام ممالک سے دوطرفہ بنیادوں پر تعلقات استوار کئے جائیں۔

علاقائی تعاون برائے ترقی

علاقائی تعاون برائے ترقی جولائی ۱۹۶۴ء میں قائم کی گئی اس میں ایران، پاکستان اور ترکی شامل تھے۔

پاکستان میں آثار قدیمہ

نمبر شمار	نام جگہ	صوبہ	ضلع
۱	موہنجو دارو	سندھ	لاڑکانہ
۲	ہڑپہ	پنجاب	ساہیوال
۳	گندھارا تہذیب کے آثارات	پنجاب	ٹیکسلا
۴	کوٹ ڈیجی	سندھ	خیر پور
۵	بسن پجور	سندھ	کراچی دیرانا دیبل شہر)

۶	تاریخی آثارات :- تخت بائی، مردان گڑھی شہباز، چارسدہ	سرحد	
	بھنبھور کے قریب خانقاہوں کے آثارات	سندھ	سانگھڑ
	شیخوپورہ کے قریب آثارات اور پرانے سکوں کی دریافت	پنجاب	شیخوپورہ

آبادی

۱۹۸۶ء کے وسط میں ۹۷٫۶۷ ملین۔
آبادی کے اعتبار سے پاکستان کا نمبر نواں۔
آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح: ۳٫۲۰ فی صد۔
شہری آبادی: کل آبادی کا ۲۸ فی صد۔
شرح پیدائش: ۵۵ افراد فی ہزار۔
شرح اموات: ۲۹ افراد فی ہزار۔
اوسط عمر: ۵۱ سال۔
اوسط افراد فی مربع کلومیٹر: ۱۰۵ افراد۔
شرح خواندگی: ۲۶٫۲ فی صد۔
مردوں کی شرح خواندگی: ۳۶٫۰۰ فی صد۔
عورتوں کی شرح خواندگی: ۱۵٫۲ فی صد۔
سرحدی خطوط: پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحدی خط: ریڈ کلف لائن۔
کشمیر: کنٹرول لائن۔
پاک افغانستان: ریڈ کلف لائن۔
ساحل کی لمبائی: ۵۰۰ میل۔
ساحل پر بندرگاہیں: کراچی، پورٹ قاسم، گوادر، پسنی، مارا
خشک بندرگاہ: مغل پورہ (لاہور)
طویل ترین ساحل: صوبہ بلوچستان۔

پاکستان میں سٹیلائٹ (تابع) اسٹیشن

مارچ ۱۹۷۴ء میں ایک سٹیلائٹ اسٹیشن کراچی سے تقریباً ۳۵ میل کے فاصلے پر دیہہ مندرد کے مقام

پر قائم کیا گیا ہے، یہ بحر ہند کے سٹیلائٹ کے ذریعہ کام کرتا ہے جو فضا میں زمین سے ۲۲۳۰۰ میل کی بلندی پر فضا میں معلق ہے، اس سٹیلائٹ کی بدولت پاکستان کا ٹیلی کمیونیکیشن کا نظام ایک وسیع علاقے تک پھیل گیا ہے، جو مغرب میں برطانیہ سے لے کر بحر ہند کے جنوب مشرق میں جاپان تک پھیلا ہوا ہے، اس سٹیلائٹ کے ذریعہ دوسرے بہت سے علاقوں سے بھی سٹیلائٹوں سے رابطہ قائم کر کے بے شمار ملکوں کو براہِ راست ٹیلیفون کیا جا سکتا ہے۔

صوبہ سرحد کے دریا اس صوبہ میں دریائے سندھ اہم ترین دریا ہے جو کوہ ہمالیہ کے سلسلہ میں کیلاش کی چوٹی سے نکلتا ہے جو سترہ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے یہ چیلاس کے قریب پاکستان میں داخل ہوتا ہے، یہ دریا کالا باغ کے مقام پر ایک جھیل کی صورت میں پھیل جاتا ہے اور مٹھن کوٹ کے مقام پر پنجاب کے تمام دریاؤں کا پانی حاصل کر لیتا ہے ٹھٹھ کے مقام پر یہی دریا ایک ڈیلٹا کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور بہت کے معاون دریاؤں میں بٹ جاتا ہے جو سب کے سب آگے جا کر بحیرۂ عرب میں گرتے ہیں، بہت سے معاون دریا مغرب کی سمت سے سندھ میں آ کر ملتے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) دریائے کابل:۔ یہ دریا افغانستان کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور اٹک کے مقام پر دریائے سندھ میں آ کر مل جاتا ہے۔

(۲) دریائے سوات:۔ یہ دریا کوہستانِ سوات کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور پشاور کے قریب دریائے کابل میں گر جاتا ہے

(۳) دریائے چترال:۔ یہ دریا بھی ہندوکش کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور پشاور کے قریب دریائے کابل میں ملتا ہے۔

(۴) دریائے پنجکورا:۔ یہ دریائے سوات کا معاون دریا ہے۔

(۵) دریائے باڑا:۔ یہ دریا تیرہ کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور دریائے کابل سے مل جاتا ہے۔

(۶) دریائے کرم:۔ یہ کوہِ سفید سے نکلتا ہے اور دریائے سندھ میں آ کر گرتا ہے۔

(۷) دریائے گومل:۔ یہ افغانستان کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔

(۸) دریائے ژوب:۔ یہ بلوچستان کے علاقہ سے نکلتا ہے اور دریائے سندھ سے ملتا ہے۔

صوبہ پنجاب کے دریا

پنجاب کے خاص دریا جہلم، چناب، راوی اور ستلج ہیں۔

(۱) دریائے جہلم:- یہ دریا کشمیر میں جل اوم کے مقام سے نکلتا ہے اسی اعتبار سے ہندوؤں کے عقیدہ میں پوتر پانی یا پاک پانی کہلاتا ہے، یہ پاکستان میں تریموں ہیڈ پر دریائے چناب میں مل جاتا ہے۔

(۲) دریائے چناب:- یہ دریا بھی کشمیر سے نکلتا ہے اور پنجاب کے اضلاع سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، سرگودھا، جھنگ اور مظفر گڑھ میں بہتا ہے۔

(۳) دریائے راوی:- یہ دریا بھارت سے نکلتا ہے اور پنجاب میں لاہور، سیالکوٹ، شیخوپورہ ساہیوال اور ملتان کے اضلاع میں بہتا ہے۔

(۴) دریائے ستلج اور بیاس:- یہ دریا بھارت سے پاکستان میں قصور کے نزدیک داخل ہوتے ہیں اور پنجند کے مقام پر دریائے جہلم، چناب اور راوی سے مل جاتے ہیں، اس کے بعد پانچوں دریا مٹھن کوٹ کے مقام پر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

صوبہ بلوچستان کے دریا

بلوچستان کے دریا عام طور سے سیلابی اور طوفانی ہیں جو سال بھر رواں نہیں رہتے، تفصیل یہ ہے۔

(۱) دریائے بولان:- یہ دریا کول پور سے نکلتا ہے لیکن جلد ہی ختم ہو جاتا ہے اور آب گُم کے مقام پر زیر زمین چلا جاتا ہے، پھر یہ بابی نانی کے مقام پر نمودار ہوتا ہے اور سارا وان ندی سے مل جاتا ہے۔

(۲) دریائے ناری:- یہ دریا کچھی اور سبی کے ضلعوں میں بہتا ہے اور دریائے بوستان میں مل جاتا ہے۔

(۳) دریائے پشین لورا:- یہ دریا ٹوبہ کبار کے کوہستان سے نکلتا ہے اور سارا وان ندی میں مل کر کوئٹہ کے ضلع میں بہتا ہے۔

(۴) دریائے مُولا:- یہ جھالاوان ضلع اور کچھی میں بہتا ہے۔

(۵) دریائے ہنگول:- یہ بلوچستان کا سب سے بڑا دریا ہے جو ۳۵۸ میل لمبا ہے اور بحیرۂ عرب میں گرتا ہے۔

(۶) دریائے رکشاں:- یہ دریا مکران کے سلسلۂ کوہ سے نکلتا ہے اور بحیرۂ عرب میں جا کر گرتا ہے۔

(۷) دریائے دشت:۔ یہ دریا بھی مکران کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور بحیرہ عرب میں جاکر گرتا ہے۔

صوبہ سندھ کے دریا | صوبہ سندھ میں دریائے ہب ایک اہم ندی ہے، جو سال بھر بہتی ہے یہ پب۔کے پہاڑی سلسلے سے نکلتی ہے اور بحیرہ عرب میں جاکر گرتی ہے۔

(۲) دریائے بارن:۔ یہ کیرتھار کے پہاڑی سلسلے سے نکلتی ہے اور دریائے سندھ سے مل جاتی ہے

(۳) ملیر ندی:۔ یہ ایک موسمی ندی ہے جو کراچی کے قریب گزری کریک میں بہتی ہے۔

(۴) لیاری ندی:۔ یہ ضلع کراچی میں بہتی ہے اور کیماری کے مقام پر بحیرہ عرب میں گر جاتی ہے۔

پاکستان کے آئل فیلڈ | کھوڑ ضلع اٹک ، ۱۹۱۵ء میں تیل نکلا۔
ڈھلیان ضلع اٹک، ۱۹۳۵ء

جویا میر ضلع جہلم ، ۱۹۴۴ء۔	بالک ضلع جہلم ، ۱۹۴۶ء۔
چکوال " " ۱۹۴۹ء۔	کرسال " " ۱۹۵۶ء۔
تت ضلع اٹک ، ۱۹۶۸ء۔	

علاوہ ازیں ابر میال ضلع اٹک، ڈھوک ضلع ڈیرہ غازی خاں اور خنیحل میں بھی تیل کے ذخائر دریافت ہو چکے ہیں۔

تیل کی درآمد:۔ ۱۵ ارب روپے سالانہ۔

زراعت | زراعت سے وابستہ افراد : ۵۵ فی صد۔
زیر کاشت رقبہ : ۴۰۸ کروڑ ایکڑ۔

سیم و تھور سے ناکارہ زمین : ایک لاکھ ایکڑ ہر سال۔

ملکی آمدنی میں زراعت کا حصہ : ۴۷ فی صد۔

اہم زرعی پیداوار : گندم، چاول، کپاس، گنا، تمباکو، جو، پھل، بیج، دالیں وغیرہ۔

فصل ربیع : گندم، چنے، جو، سرسوں۔

فصل خریف : کپاس، چاول، گنا، مکئی، جوار۔

جنگلات | جنگلات کا کل رقبہ ، ۲۰، لاکھ ایکڑ : ۶،۳ فی صد۔

توانائی | تیل اور گیس ملکی ضروریات کا ۰۰ فی صد پورا کرتے ہیں۔

برقابی بجلی ملکی ضروریات کا ۱۷ء۱ فی صد پورا کرتے ہیں۔
کوئلہ ملکی ضروریات کا ۵ء۹ فی صد پورا کرتے ہیں۔
ایٹمی توانائی ملکی ضروریات کا ۱۰ء۴ فی صد پورا کرتے ہیں۔
مائع پٹرولیم گیس ملکی ضروریات کا ۵ء فی صد پورا کرتے ہیں۔

تیل: آئل فیلڈ اور ان کی پیداوار۔

توانائی کی سالانہ پیداوار

	ذخائر کا تخمینہ	سالانہ پیداوار	فی صد اضافہ
تیل	۱۳۹ء۲۶۰ بلین امریکی بیرل	۱۰ء۵۸ ملین بیرل	۵۲ء۹ فیصد
گیس	۴۴۱ء۲ بلین مکعب میٹر	۷۷۹۳ء۰ ملین مکعب میٹر	۳ء۸ فی صد
کوئلہ		۱۸۶ء۲۶۷ ٹن	
بجلی		۶۲۰۴ میگاواٹ	

حالات حاضرہ پاکستان آئینی ترامیم

دسواں ترمیمی بل (مارچ ۱۹۸۷ء میں منظور ہوا)
دسویں ترمیمی بل کے تحت قومی اسمبلی میں سالانہ ایام کار ۱۶۰ یوم سے کم کرکے ۱۲۰ یوم کر دیئے گئے۔

سینٹ کے بارے میں ترمیم

۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت۔
(۱) سینٹ کی مدت تین سال مقرر کی گئی۔
(۲) دو سال بعد آدھے سینیٹر بذریعہ قرعہ اندازی سینٹ سے فارغ کر دیئے جائیں گے۔

ترمیم
سینٹ کی مدت ۶ سال مقرر کی گئی۔
تین سال بعد آدھے سینیٹر بذریعہ قرعہ اندازی فارغ کر دیئے جائیں گے۔

آئینی معلومات

صدارتی اور پارلیمانی نظام حکومت

پارلیمانی | اس نظام حکومت میں عوام اپنے نمائندے خود منتخب کرتے ہیں، وزیر اعظم پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔

صدارتی | اس نظام کے تحت تمام اختیارات صدر کے پاس ہوتے ہیں اور وہ منتخب نمائندوں کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔

فیڈریشن اور کنفیڈریشن

فیڈریشن | اس کے تحت تمام اختیارات مرکز کے پاس ہوتے ہیں، تاہم صوبوں کو جزوی خود مختاری حاصل ہوتی ہے۔

کنفیڈریشن :- اس کے تحت صوبوں کو مکمل خود مختاری حاصل ہوتی ہے۔

پارلیمنٹ | ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق پارلیمنٹ دو ایوانوں پر، (۱) قومی اسمبلی اور (۲) سینٹ پر مشتمل تھی۔

قومی اسمبلی کا سربراہ :- سپیکر۔

سینٹ کا سربراہ :- چیئرمین۔

ایک سال میں قومی اسمبلی کا اجلاس کتنے دن ہونا ضروری ہے؟

دیکھئے دسواں ترمیمی بل۔

قومی اسمبلی کے انتخابات کی مدت :- ۵ سال۔

بل جو صرف قومی اسمبلی پاس کر سکتی ہے :- بجٹ۔

قومی اسمبلی اور سینٹ میں فرق | قومی اسمبلی :- قومی اسمبلی کے ممبران براہ راست انتخابات کے ذریعہ منتخب ہوتے ہیں۔

سینٹ :- سینٹ کے اراکین کو صوبائی اسمبلیوں کے ممبر منتخب کرتے ہیں۔

سینٹ کے الیکشن کا طریق کار | جو امیدواران سینٹ کا الیکشن لڑنے کی اہلیت رکھتے ہوں وہ صوبائی اسمبلی کے ممبروں کے ووٹ سے سینیٹر منتخب ہوتے ہیں۔

ایک سال میں سینٹ کے اجلاس کے ایام کی مدت :- ۹۰ دن۔

سینٹ کے انتخابات کی مدت :- دیکھئے یونٹ نمبر

محتسب اعلیٰ کے فرائض

جمہوری حکومت کا قیام

۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء

وزیر اعظم کے پانچ نکات

(۱) بے روزگاری دور کرنے اور عوام کی خوشحالی کے لئے منصفانہ اقتصادی نظام کا قیام۔

(۲) بدعنوانیاں ختم کرکے عوام کو احساس تحفظ اور انصاف فراہم کرنا۔

(۳) نظریاتی بنیادوں پر ایک مستحکم اسلامی جمہوری سیاسی نظام کا قیام۔

(۴) ناخواندگی دور کرکے قوم کو جدید سائنسی دور کے لئے تیار کرنا۔

(۵) مضبوط دفاع، غیر جانب دار اور متوازن خارجہ پالیسی۔

تنظیموں سے علیحدگی

سیٹو سے علیحدگی ۸ نومبر ۱۹۷۲ء۔ سینٹو سے علیحدگی
دولت مشترکہ سے علیحدگی۔ جنوری ۱۹۷۲ء۔

افغانستان کا مسئلہ

تعارف

دسمبر ۱۹۷۹ء میں ۸۰ ہزار روسی افواج نے افغانستان پر دھاوا بول دیا، اقوام متحدہ کے منشور کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی گئی، افغان حریت پسند اس بیرونی مسلح مداخلت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انھوں نے بہادری اور جرأت کا عدیم المثال مظاہرہ کرتے ہوئے ناموس وطن کی خاطر جان و مال کی بھاری قربانیاں دیں، تیس لاکھ سے زائد افغان مہاجرین نے پاکستان میں پناہ لی اور اس امر کا واضح ثبوت فراہم کیا کہ وہ بیرونی مسلح مداخلت کے خلاف ہیں، پاکستان نے انسانی ہمدردی اور اسلامی بھائی چارے کے اصولوں کے تحت انھیں پناہ دی ہے اور ان کی بنیادی ضروریات پوری کر رہا ہے، اگرچہ پاکستان کے وسائل محدود ہیں، تاہم دوست ممالک اور بین الاقوامی اداروں کی امداد سے یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

افغان عوام کی مشکلات کا واحد حل باعزت سیاسی سمجھوتے میں مضمر ہے، غیر جانبدار تحریک،

اسلامی کانفرنس اور اقوام متحدہ و دیگر بین الاقوامی اداروں نے افغانستان میں مسلح بیرونی مداخلت کے خلاف متفقہ قرار دادیں منظور کی ہیں اور ان قرار دادوں میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ افغانستان سے غیر ملکی فوجیں غیر مشروط طور پر واپس چلی جائیں۔

پاکستان افغانستان کے سیاسی تصفیے کے لئے اس قسم کے مذاکرات کے حق میں ہے جو افغانستان کے عوام کے لئے قابل قبول ہو۔

افغانستان کے مسئلے پر پاکستان کا موقف یہ ہے کہ افغانستان سے غیر ملکی فوجیں واپس بلائی جائیں اور وہاں کے عوام کو حق خود ارادیت دیا جائے۔

جنیوا مذاکرات افغان مسئلہ کے حل کے لئے اقوام متحدہ کے تحت ہونے والے جنیوا مذاکرات کے اب تک سات دور ہو چکے ہیں، اب مسئلہ صرف روسی فوجوں کی واپسی کے ٹائم ٹیبل کا ہے۔

اسلامی ممالک کی تنظیم (oic)

قیام ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء کو مسجد اقصیٰ میں اسرائیل کی شر انگیزی سے آتش زنی کا واقعہ رونما ہوا تو پورے عالم اسلام میں اس کے خلاف غم و غصے کی لہر دوڑ گئی، چنانچہ اگست ۱۹۶۹ء کی آخری تاریخوں میں قاہرہ میں عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ سعودی عرب اور مراکش کو اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کا اہتمام کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے اس کے نتیجے میں ستمبر ۱۹۶۹ء میں جدہ میں سعودی عرب اور مراکش کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا، جس میں سربراہ کانفرنس کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو رباط میں مسلم ممالک کی پہلی سربراہ کانفرنس شروع ہوئی جس میں ۲۴ ممالک نے حصہ لیا، سربراہی کانفرنس نے اسرائیل کی اس مذموم حرکت کی مذمت کی اور اس امر کا اعلان کیا کہ بیت المقدس شہر کو اسرائیلی فوج سے پاک کیا جائے اور اُسے وہی مقام دیا جائے جو جون ۱۹۶۷ء سے پہلے اسے حاصل تھا۔

سربراہی کانفرنسیں اسلامی ممالک کی تنظیم کا سب سے بڑا عضو سربراہی کانفرنسیں ہیں اس سلسلے کی پہلی کانفرنس ۱۹۶۹ء میں رباط میں، دوسری ۱۹۷۴ء میں لاہور میں، تیسری جنوری ۱۹۸۱ء میں مکہ مکرمہ میں اور چوتھی ۱۹۸۴ء میں مراکش کے شہر کیسا بلانکا میں منعقد ہوئی۔

وزراء خارجہ کی کانفرنسیں یہ کانفرنسیں ہر سال اسلامی ممالک کی تنظیم کی مختلف حکمت عملیوں پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوتی ہیں۔ ایک خصوصی کانفرنس جنوری ۱۹۸۰ء میں افغانستان کے مسئلے پر منعقد ہوئی۔ وزراء خارجہ کی پہلی کانفرنس مارچ ۱۹۷۰ء، دوسری دسمبر ۱۹۷۰ء تیسری فروری مارچ ۱۹۷۲ء چوتھی مارچ ۱۹۷۳ء پانچویں جولائی ۱۹۷۴ء چھٹی جولائی ۱۹۷۵ء ساتویں مئی ۱۹۷۶ء آٹھویں مئی ۱۹۷۷ء نویں اپریل ۱۹۷۸ء دسویں مئی ۱۹۷۹ء گیارہویں مئی ۱۹۸۰ء بارہویں طائف ۱۹۸۱ء تیرہویں دسمبر ۱۹۸۲ء چودہویں دسمبر ۱۹۸۴ء پندرہویں صنعا یمن دسمبر ۱۹۸۴ء میں منعقد ہوئی۔

سیکرٹریٹ یہ اسلامی کانفرنس کے انتظامی امور کا نگران ہے اس کا سربراہ سیکرٹری جنرل کہلاتا ہے جس کی معاونت کے لئے چار اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل بھی ہوتے ہیں۔

سیکرٹری جنرل سیکرٹری جنرل کا انتخاب ہر دو سال کے لئے ہوتا ہے اس کے فرائض میں اسلامی ممالک کے مابین رابطہ قائم رکھنا اور مشترکہ اہمیت کی اطلاعات بہم پہنچانا ہے۔

(۱) جناب تنکو عبدالرحمن (۲) جناب حسن التہامی (۳) جناب کریم گابا (۴) جناب حبیب شطی (۵) جناب شریف الدین پیرزادہ جنوری ۱۹۸۵ء سے۔

خصوصی کمیٹیاں

القدس کمیٹی یہ کمیٹی ۱۹۷۵ء میں بیت المقدس کے سلسلے میں منظور شدہ اسلامی کانفرنس کی قراردادوں پر عمل درآمد کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۶ء تک اس کے اجلاس رکن ممالک کے وزراء خارجہ کی سطح پر شاہ حسن (مراکش) کی سرکردگی میں ہوتے رہے۔

اسلامی کمیشن برائے اقتصادی، ثقافتی اور سماجی امور یہ کمیشن ۱۹۷۶ء میں قائم کیا گیا۔

مستقل مالی کمیٹی۔

سائنسی اور تکنیکی تعاون کی سٹینڈنگ کمیٹی اس کمیٹی کا قیام ۱۹۸۱ء میں عمل میں آیا۔

اقتصادی اور تجارتی تعاون کی سٹینڈنگ کمیٹی :- یہ کمیٹی ۱۹۸۱ء میں قائم کی گئی۔

اطلاعات اور ثقافتی امور کی کمیٹی :- قیام ۱۹۸۱ء۔

دیگر ادارے

القدس فنڈ (۱۹۷۶ء-۱۹۸۰ء) بین الاقوامی اسلامی قانون کمیشن ۱۹۸۲ء، تجارتی ترقی کا اسلامی مرکز (مراکش ۱۹۸۴ء) ٹیکنیکی اور ووکیشنل ٹریننگ ریسرچ سنٹر ڈھاکہ بنگلہ دیش (۱۹۷۹ء ۱۹۸۵ء) میں کام شروع کیا۔ اسلامی شہری ہوابازی کی کونسل (تیونس ۱۹۸۲ء) بین الاقوامی ہلال احمر، اسلامی کمیشن (۱۹۸۰ء) سائنس ٹیکنالوجی اور ترقی کی اسلامی فاؤنڈیشن (۱۹۷۵ء جدہ سعودی عرب) اسلامی قانون اکیڈمی (۱۹۸۲ء) اسلامی استحکام کا فنڈ (۱۹۷۴ء جدہ سعودیہ) اسلامی تاریخ، آرٹ اور ثقافت کا مرکز استنبول (۱۹۸۰ء) اعداد و شمار، اقتصادی اور معاشرتی تحقیق اور تحقیق کا اسلامی مرکز، ترکی ۱۹۷۷ء۔

اسلامی ممالک کی تنظیم سے ملحقہ ادارے

اسلامی خبر رساں ایجنسی (اینا) جدہ سعودی عرب ۱۹۷۲ء اسلامی دار الحکومتوں کا ادارہ مکہ ۱۹۷۸ء) چیمبر آف کامرس انڈسٹری اور اشیاء کے تبادلے کا مرکز کراچی ۱۹۷۹ء) اسلامی ترقیاتی بنک۔ ایسسکو مراکش ۱۹۸۲ء اسلامی شپ اونرز ایسوسی ایشن (جدہ ۱۹۸۱ء) اسلامی ریاستوں کا نشریاتی ادارہ (اسلام آباد ۱۹۷۵ء)

اسلامی عدالت انصاف

اس کے قیام کا فیصلہ ۱۹۸۱ء کی سربراہ کانفرنس میں کیا گیا، جنوری ۱۹۸۳ء میں اس کا آئین وضع کیا گیا ہے۔

اُمہ امن کمیٹی

اسلامی امہ امن کمیٹی کا قیام ۱۹۸۳ء میں کاسابلانکا میں عالمی اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پر عمل میں لایا گیا تھا، گیمبیا کے صدر داؤد جوارا کمیٹی کے چیئرمین ہیں، اسلامی امہ امن کمیٹی کے کل نو ممبر ہیں جن میں بنگلہ دیش، پاکستان، ترکی، سینی گال، گیمبیا وغیرہ شامل ہیں اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل شریف الدین پیرزادہ بھی کمیٹی کے ممبر ہیں اور یہ مساوات اور انصاف کے اسلامی اصولوں کے مطابق باعزت تصفیہ کرانے کے لئے بھرپور عزم کے ساتھ جدوجہد کرتی رہی ہے، یہ کمیٹی اپنے آٹھ اجلاس منعقد کر چکی ہے مگر اپنے مقاصد کے حصول میں اب تک ناکام چلی آرہی ہے۔

سرکاری زبانیں: عربی، انگریزی اور فرانسیسی۔

رکن ممالک کے نام

(۱) الجزائر (۲) متحدہ عرب امارات (۳) بحرین (۴) چاڈ (۵) گنی (۶) انڈونیشیا (۷) ایران (۸) اردن (۹) کویت (۱۰) لبنان (۱۱) لیبیا (۱۲) ملائشیا (۱۳) مالی (۱۴) ماریطانیہ (۱۵) مراکش (۱۶) نجر (۱۷) عمان (۱۸) پاکستان (۱۹) قطر (۲۰) سعودی عرب (۲۱) جمہوریہ سینی گال (۲۲) صومالیہ (۲۳) سوڈان (۲۴) شام (۲۵) تیونس (۲۶) بنگلہ دیش (۲۷) جبوتی (۲۸) کومورو

(۲۹) تنظیم آزادی فلسطین (۳۰) برونئی (۳۱) مصر (۳۲) نائجیریا (۳۳) آئیوری کوسٹ (۳۴) ترکی (۳۵) بینن (۳۶) سیرالیون (۳۷) عراق (۳۸) کیمرون (۳۹) گیمبیا (۴۰) یمن شمالی (۴۱) یمن جنوبی (۴۲) مالدیپ (۴۳) یوگنڈا (۴۴)

رابطہ عالم اسلامی

یہ غیر سرکاری تنظیم مئی ۱۹۶۲ء میں مکہ مکرمہ میں قائم کی گئی، شاخیں افریقہ، یورپ، ایشیا اور امریکہ میں ہیں، اس کے مقاصد یہ ہیں۔

(۱) اسلام اور اسلامی تعلیمات کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانا۔

(۲) دشمنانِ اسلام کے جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جو غلط تاثر قائم ہوتے ہیں انھیں دور کرنا۔

(۳) مسلمانوں، خاص طور پر مظلوم اور اقلیتی مسلمانوں کو اپنے مذہبی، تنظیمی اور ثقافتی حقوق اور سرگرمیوں کا تحفظ کرنے اور انھیں ترقی دینے میں مدد دینا۔

(۴) اسلامی دعوت کو فروغ دینے اور اتحاد اور سالمیت کے حصول میں مسلمانوں کی مدد کرنا۔

(۵) انصاف اور مساوات کی بنیاد پر بین الاقوامی امن، ہم آہنگی اور تعاون کو تقویت پہنچانا۔

تنظیمی ڈھانچہ

اعلیٰ ترین ادارہ دستور ساز کونسل ہے، اس کے ارکان کی تعداد ۵۸ ہے اور صدر دفتر مکہ مکرمہ میں ہے۔ یہ ارکان پوری دنیا کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں نیز وہ لیگ کی سرگرمیوں کا اور مستقبل کے منصوبوں کا جائزہ لینے کے لئے سالانہ اجلاس کرتی ہے۔

سیکرٹریٹ جنرل

دستور ساز کونسل کے پروگراموں کو مرتب کرنے اور انھیں عملی جامہ پہنانے کیلئے سیکرٹریٹ جنرل اس کی مدد کرتا ہے اس کا سربراہ سیکرٹری جنرل ہوتا ہے۔

سیکرٹریٹ جنرل کے شعبے

(۱) دستور ساز کونسل اور کانفرنس کا شعبہ (۲) شعبہ ثقافت اسلامی (۳) شعبہ نشر و اشاعت و مطبوعات، مسلم اقلیتوں کا شعبہ، عمومی انتظامیہ شعبہ اسلامی، رصد گاہ، لائبریری اور تقسیم لٹریچر کا شعبہ، اسلامی قوانین اور فقہ۔

ذیلی دفاتر

انڈونیشیا، کانگو، گیبون، ماریشس، سوئٹزرلینڈ، اردن، ٹرینی ڈاڈ ٹوباگو، ماریطانیہ ڈنمارک، فرانس، ملائشیا، شمالی امریکہ اور سینی گال۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم "ایکو"

۲۸ جنوری ۱۹۸۵ء کو تہران میں ایران، ترکی اور پاکستان کی حکومتوں نے اس فیصلے کی باقاعدہ توثیق کر دی، اکتوبر ۱۹۸۴ء میں ان تینوں ملکوں کے نائب وزرائے خارجہ نے باہمی تجارت اور معاشی ترقی کو فروغ دینے کے لئے متفقہ طور پر منظور کیا تھا، اس ادارے کا نام آر، سی، ڈی سے بدل کر ادارہ برائے اقتصادی تعاون رکھا گیا ہے

انگریزی میں اسے اکانومک کوآپریشن آرگنائزیشن کہا گیا ہے جس کا مخفف ایکو (ECO) ہے یہ یقیناً ایک اہم واقعہ ہے۔ یہ ادارہ بھی ان ہی تینوں ملکوں پر مشتمل ہے جو آر سی ڈی وعلاقائی تعاون برائے ترقی کے رکن تھے اور دونوں کے معاشی اغراض ومقاصد بھی یکساں ہیں، لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ نیا ادارہ "ایکو" محض پرانے ادارے آر سی ڈی کی تجدید ہے جو کہ ۱۹۶۴ء میں قائم ہوا تھا، دراصل دونوں کا سیاسی پس منظر بالکل مختلف ہے۔ آر سی ڈی سرکردہ مغربی ممالک کی قائم کردہ سیاسی تنظیم سنٹو (CENTO) کا ایک شاخسانہ تھا، جسے ایرانی انقلاب نے ۱۹۷۹ء میں ختم کردیا، پاکستان اور ترکی بھی سنٹو سے علیحدہ ہو چکے تھے۔ "ایکو" کا یہ پس منظر بالکل نہیں، اسے یہ تینوں ممالک بالکل آزادانہ طور پر وجود میں لائے ہیں، بریٹن ووڈز کا قائم کیا ہوا عالمی تجارتی نظام تتر بتر ہو رہا ہے اور علاقائی تجارت زیادہ اہمیت اختیار کر رہی ہے۔

غیروابستہ ممالک کی تحریک

غیر جانب دار تحریک کا ابتدائی اور غیر رسمی اجلاس جون ۱۹۶۱ء میں مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں منعقد ہوا، اس کے بنیادی تاسیس کنندگان میں مارشل ٹیٹو، صدر ناصر، صدر سوئیکار نو اور پنڈت نہرو پیش پیش تھے۔

ابتداء میں اس کے صرف ۲۵ رکن تھے، اب ان کی تعداد بڑھ کر ایک سو سے زائد ہو چکی ہے اس میں تقریباً تمام ترقی پذیر ممالک شامل ہیں اور ترکی کو چھوڑ کر سبھی اسلامی ممالک اس کے رکن ہیں، اس اعتبار سے یہ تحریک وسیع امکانات کی حامل ہے۔

جون ۱۹۶۱ء کے قاہرہ اجلاس میں اس کے یہ مقاصد بیان کیے گئے ہیں،

(۱) تحریک کے تمام رکن ممالک پر امن بقائے باہمی کی بنیاد پر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ خارجہ حکمت عملی پر کاربند رہیں گے۔

(۲) نسلی، سماجی، مذہبی اور گروہی امتیازات کی نہ صرف حوصلہ شکنی کی جائے بلکہ اس کی مذمت بھی کی جائے گی۔

(۳) رکن ممالک سپر پاورز کے باہمی جھگڑوں میں نہیں الجھیں گے اور کسی سپر طاقت کے ایماء پر اس کے زیر اثر کسی فوجی معاہدے میں شمولیت اختیار نہیں کریں گے۔

(۴) دنیا بھر کی محکوم اقوام کی آزادی کی تحریکوں میں رکن ممالک بھرپور حصہ لیں گے۔

(۵) رکن ممالک کسی سپر پاور کو اپنے علاقے میں فوجی اڈہ نہیں بنانے دیں گے۔

(۶) یہ تحریک دنیا بھر میں آزادی، امن، انصاف اور ترقی وخوشحالی کے فروغ کیلئے کوشش کریگی

پرچم یہ ہلکے نیلے رنگ کا ہے اور اس کے درمیان میں دنیا کا نقشہ بنا ہوا جسے زیتون کی دو شاخوں نے سہارا دے رکھا ہے۔

اقوام متحدہ کا دن ۲۴ اکتوبر کو ہر سال دنیا بھر کے ممالک میں یوم اقوام متحدہ منایا جاتا ہے اور اس روز بین الاقوامی طور پر مذاکرے اور مباحثے ہوتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے غیر رکن ممالک تائیوان، شمالی کوریا، جنوبی کوریا، واٹیکن سٹی سٹیٹ انڈورا، نیمبیا لیکٹنسٹن، مناکو، سان مرینو، سوئٹزرلینڈ، نورو، مغربی سموا، بوفتھٹسوانا، سیسکی، ٹونگا، ٹرانسیکی، ٹووالو۔

سیکرٹری جنرل سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کا اعلیٰ انتظامی آفیسر ہوتا ہے اس کا تقرر سلامتی کونسل کی سفارش پر ۵ سال کے لئے جنرل اسمبلی کرتی ہے، اس کی مدد کے لئے بہت سا عملہ بھی ہوتا ہے، سیکرٹری جنرل کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے معاملات اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کرے جن سے عالمی امن و سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، اس ضمن میں اگر ضروری سمجھے تو متعلقہ ممالک کا دورہ بھی کر سکتا ہے، جو حضرات اب تک اس ادارے کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) ٹرگولے لی (۱۸۹۶ء ۱۹۶۸ء) ناروے کے باشندے، یکم فروری ۱۹۴۶ء سے ستمبر ۱۹۵۲ء تک سیکرٹری جنرل رہے۔ دو بار یہ عہدہ سنبھالا۔

(۲) ڈاگ ہیمر شولڈ (۱۹۰۵ء ۱۹۶۱ء) ان کا تعلق سویڈن سے تھا اور وہ اپریل ۱۹۵۳ء کو اس کے سیکرٹری جنرل بنے، ۱۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کو اس وقت انتقال ہوا جب وہ ایک مشن پر کانگو جا رہے تھے کہ ان کا طیارہ تباہ ہو گیا۔

(۳) یوتھانٹ (۱۹۰۹ء ۱۹۷۴ء) ان کا تعلق برما سے تھا، ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۲ء تک اس کے سیکرٹری جنرل رہے۔

(۴) کرٹ والڈ ہائیم (۱۹۱۸ء) ان کا تعلق آسٹریا سے تھا وہ ۱۹۷۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۱ء تک اس کے سیکرٹری جنرل رہے۔ ۱۹۸۶ء میں آسٹریا کے صدر منتخب ہوئے۔

(۵) پیریز ڈی کویار (۱۹۲۰ء) ان کا تعلق پیرو سے ہے ۱۱ دسمبر ۱۹۸۱ء کو منتخب ہوئے اور انہوں نے یکم جنوری ۱۹۸۲ء کو یہ عہدہ سنبھالا، اکتوبر ۱۹۸۶ء میں پھر اس کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔

یونٹ نمبر۳ جنرل نالج 3.00

3.01 اقوام متحدہ

3.02 قیام: ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء

3.03 مقاصد: (۱) بین الاقوامی سلامتی کو برقرار رکھنا۔
(۲) قوموں اور ملکوں کے درمیان دوستانہ رشتوں کو فروغ دینا۔
(۳) بین الاقوامی اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور انسانی مسائل کو حل کرنا۔

3.04 سرکاری زبانیں: انگریزی، چینی، عربی، فرانسیسی۔

3.05 اہم ادارے: (۱) جنرل اسمبلی (۲) سلامتی کونسل (۳) اقتصادی و سماجی کونسل (۴) تولیتی یا امانتی کونسل (۵) بین الاقوامی عدالت انصاف (۶) سیکریٹریٹ۔

3.06 بڑی کمیٹیاں

۱۔ پہلی کمیٹی :۔ سیاسی اور سلامتی کے امور کے لئے۔
۲۔ خصوصی کمیٹی :۔ پہلی کمیٹی کے کاموں میں ہاتھ بٹاتی ہے۔
۳۔ دوسری کمیٹی :۔ اقتصادی و مالیاتی امور کے لئے۔
۴۔ تیسری کمیٹی :۔ سماجی انسانی اور ثقافتی امور کے لئے۔
۵۔ چوتھی کمیٹی :۔ نوآبادیاتی نظام کے خاتمے سے متعلق۔
۶۔ پانچویں کمیٹی :۔ انتظامی امور اور بجٹ سے متعلق۔
۷۔ چھٹی کمیٹی :۔ قانونی امور سے متعلق۔

3.07 ذیلی ادارے

۱- بین الاقوامی ترقیاتی انجمن۔

۲- بین الاقوامی تنظیم جوہری توانائی۔

۳- بین الحکومتی بحری مشاورتی کونسل۔

۴- عالمی تنظیم موسمیات۔

۵- بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین۔

۶- عالمی تنظیم ڈاک۔

۷- عام تنظیم تجارت۔

۸- بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

۹- بین الاقوامی مالیاتی کمیشن۔

۱۰- بین الاقوامی بنک برائے تعمیر نو یا عالمی بنک۔

۱۱- بین الاقوامی شہری ہوا بازی۔

۱۲- عالمی تنظیم صحت۔

۱۳- بین الاقوامی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی تنظیم۔

۱۴- غذا اور زراعت کی تنظیم۔

۱۵- بین الاقوامی مزدور تنظیم۔

۱۶- بین الاقوامی مہاجرین تنظیم۔

۱۷- بین الاقوامی سیاحت تنظیم۔

3.08 مستقل کمیٹیاں

حسب ذیل اداروں سے متعلق مستقل کمیٹیاں ہیں۔

۱- غیر سرکاری اداروں کی کمیٹی۔

۲- بین الحکومتی ایجنسیوں کے ساتھ مذاکرات کی کمیٹی۔

۳- مکانات، تعمیرات، اور منصوبہ بندی کی کمیٹی۔

۴- پروگرام اور رابطہ کی کمیٹی۔

۵- قدرتی وسائل کی کمیٹی۔

۶۔ جائزہ اور تشخیص کی کمیٹی۔

۷۔ سائنس اور ٹیکنالوجی برائے ترقی کی کمیٹی،

۸۔ انسداد جرائم کی کمیٹی اور ترقیاتی منصوبہ بندی کی کمیٹی۔

۹۔ غیر ملکی کارپوریشنوں سے متعلق کمیشن بھی ایک مستقل ادارہ ہے۔

3.09 کمیشن

(۱) شماریاتی کمیشن (۲) آبادی کمیشن (۳) کمیشن برائے سماجی ترقی (۴) انسانی حقوق سے متعلق کمیشن (۵) خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن (۶) انسانی حقوق سے متعلق کمیشن کا ایک ذیلی کمیشن امتیازی سلوک کے انسداد اور اقلیتوں کے تحفظ سے متعلق ہے، منشیات سے متعلق کمیشن کا ایک ذیلی کمیشن مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں ناجائز ادویہ کی منتقلی اور متعلقہ معاملات کے بارے میں ہے، نیز کونسل کے تحت پانچ علاقائی کمیشن ہیں، جن کا مقصد اپنے اپنے ریجن (علاقے) کی اقتصادی اور سماجی ترقی میں مدد دینا ہے اور ہر ریجن کے ممالک کے اقتصادی تعلقات کو خود ان کے درمیان اور دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ مستحکم بنانا ہے، کمیشن مندرجہ ذیل ہیں،

۱۔ اقتصادی کمیشن برائے افریقہ (عدیس بابا)

۲۔ اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و بحرالکاہل (بنکاک)

۳۔ اقتصادی کمیشن برائے مغربی ایشیا (بیروت)

۴۔ اقتصادی کمیشن برائے یورپ (جنیوا)

۵۔ اقتصادی کمیشن برائے لاطینی امریکہ (سنتیاگو)

3.10 کارکردگی

۱۔ ۲۶ جون ۱۹۴۵ء کو سان فرانسسکو کے مقام پر اقوام متحدہ کا چارٹر تیار کیا گیا، ۲۴ اکتوبر کو اقوام متحدہ کے چارٹر کی بنیاد پر عملی تنظیم قائم کی گئی۔

۲۔ جنوری ۱۹۴۶ء میں جنرل اسمبلی کا اجلاس پہلی بار لندن میں ہوا، جس میں سلامتی کونسل کے ارکان منتخب کئے گئے، اسکے علاوہ معاشی و معاشرتی کونسل اور عالمی عدالت انصاف کی تشکیل کی گئی۔

۳۔ ۱۹۴۷ء اسمبلی ایک منصوبہ تیار کرتی ہے جس کے تحت ۱۹۴۸ء میں برطانوی تسلط کے خاتمے کے بعد مشرق وسطیٰ کو عرب اور اسرائیلی علاقوں میں آبادی کے مطابق تقسیم کرنے کا سوال حل کیا جاتا ہے۔

۴۔ ۱۹۴۸ء انسانی حقوق کا عالمی اعلان نامہ اپنایا گیا۔

اقوام متحدہ کے فوجی ماہرین مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ بھیجے گئے

عالمی آبادی کے شمار کے لئے ادارہ قائم کیا گیا۔

۵۔ ۱۹۴۹ء برلن کے تقسیم شدہ شہر کے مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا قیام، ایک ایجنسی قائم کی گئی جس کے ذمہ فلسطینی مہاجرین کی فلاح کا فریضہ لگایا۔

اقوام متحدہ کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی سپیشل ایجنسیاں قائم کی گئیں۔

پچاس سے زائد ملکوں کے مندوبین نے اقوام متحدہ کی سائنس کانفرنس میں شرکت کی۔

۶۔ ۱۹۵۰ء سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کیا گیا، جس میں شمالی کوریا کی طرف سے جنوبی کوریا میں مداخلت کا معاملہ زیرِ بحث آیا۔ روس نے اس اجلاس میں چین کو ممبرشپ نہ دینے کی وجہ سے احتجاجاً شرکت نہیں کی۔

دنیا کا نقشہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا، معاشی و معاشرتی کونسل کے تحت دنیا کے مختلف خطوں کی تجارتی درجہ بندی کی گئی۔

۷۔ ۱۹۵۱ء پناہ گزینوں کے لئے اقوام متحدہ کا ہائی کمشنر تعینات کیا گیا۔

معاشی و معاشرتی کونسل نے ایشیا کے لئے ایک کمیشن قائم کیا، جس کے ذمہ دریائے میکانگ کے بارے میں رپورٹ تیار کرنے کا فریضہ لگایا گیا۔

۸۔ ۱۹۵۲ء جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کی نسلی تعصب پر مبنی پالیسیوں کی مذمت کی اور حکومت کے اس استدلال کو رد کیا کہ اس کا داخلی معاملہ ہے، آنے والی چار دہائیوں میں اقوام متحدہ برابر اس ظالمانہ نظام کے خلاف جدوجہد کرتی رہی اور اسے انسانیت کے خلاف جرم قرار دیا۔

اقوام متحدہ نے پہلی بار دنیا کی معیشت کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کی۔

۹۔ ۱۹۵۳ء کوریا کے بارے میں اقوام متحدہ کے اختیار کردہ رویے کے مثبت نتائج برآمد ہوئے، اقوام متحدہ کی نیویارک میں کانفرنس ہوئی، جس میں ادویات، تجارت اور پیداوار کے عالمی اصول بنائے گئے۔

۱۰۔ ۱۹۵۴ء آبادی کے بارے میں معاشی و معاشرتی کونسل کے تحت ایک اجلاس روم میں ہوا جس میں آبادی کے بارے میں موجود معلومات کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا۔

پہلی بار مشرق و مغرب کی سرد جنگ ختم ہونے کے آثار اس وقت پیدا ہوئے جب معاشی و معاشرتی کونسل نے دنیا کے مختلف معاشی نظاموں کو یکجا کرنے کی کوشش کی۔

اقوام متحدہ کے کمشنر برائے مہاجرین نے امن کا نوبل انعام حاصل کیا۔

۱۱۔ ۱۹۵۵ء اقوام متحدہ کی پہلی کانگریس برائے حقوق اسیران اور جرائم کی روک تھام منعقد ہوئی ایٹمی انرجی کو پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی تحریک ابھارنے کے لئے پہلی عالمی کانفرنس ہوئی۔

۱۲۔ ۱۹۵۶ء مشرق وسطیٰ کی جنگ بند ہوگئی اور اقوام متحدہ کی امن فوج نے علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا اقوام متحدہ کی طرف سے ایک کمیشن بنایا گیا، جس نے برطانوی نوآبادی گھانا کو آزادی دینے کی تفصیلات طے کیں۔

۱۳۔ ۱۹۵۷ء اقوام متحدہ نے خلائی تحقیق کو پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اپیل کی، اسی کے ساتھ ساتھ خلائی فضا کے استعمال کے لئے قوانین وضع کئے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قائم کردہ اٹامک انرجی ایجنسی نے ویانا میں کام شروع کر دیا۔

۱۴۔ ۱۹۵۸ء اقوام متحدہ کے ماہرین نے لبنان کے بحران کو ختم کرانے کے لئے حکام کی مدد کی۔ بین الحکومتی تنظیم قائم کی گئی جس کے تحت بحری جہازوں کے قوانین بنائے گئے۔

فرانسیسی نوآبادی ٹوگا لینڈ کو اقوام متحدہ کی کوششوں سے آزادی ملی۔

۱۵۔ ۱۹۵۹ء جنرل اسمبلی نے بچوں کے حقوق کی قرارداد منظور کی۔

جنرل اسمبلی نے ایک فنڈ قائم کیا جسے ترقی پذیر ملکوں کو ٹیکنالوجی فراہم کرنے پر خرچ کیا جائے گا، ایک کمیشن قائم کیا گیا جس کے ذریعے برطانوی نوآبادیوں نائیجیریا اور کیمرون کو آزادی دینے کی تفصیلات طے کی گئیں۔

۱۶۔ ۱۹۶۰ء اقوام متحدہ میں سترہ نئے ممالک داخل ہوئے جن میں سولہ افریقی تھے جن میں شمولیت کی وجہ اقوام متحدہ کے لئے نوآبادیاتی نظام کے خلاف آواز اٹھانے میں آسانی پیدا ہوگئی۔

ایک نئے "کانگو" کی آزادی کے بعد امن وامان برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی سب سے بڑی فوج بھیجی گئی جس کے ذریعے کانگو کی آزادی اور اقتدار اعلیٰ کا تحفظ کیا گیا۔

۱۷۔ ۱۹۶۱ء ۷۰-۱۹۶۰ء کی دہائی کو اقوام متحدہ کی ترقیاتی دہائی قرار دیا گیا، جس میں غریب ملکوں کی اقتصادی حالت بہتر بنانے پر مزید توجہ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

۱۸۔ ۱۹۶۲ء سیکرٹری جنرل نے امریکہ اور روس کی ایٹمی ہتھیاروں پر کیوبا میں ہونے والی گفتگو میں ایک کلیدی کردار ادا کیا۔

اقوام متحدہ نے نیوگنی کا انتظام عبوری طور پہ سنبھالا، تاکہ بعد میں اقتدار انڈونیشیا کو منتقل کیا جاسکے

اقوام متحدہ کے نمائندے نے یمن میں امن کی کوششوں میں تعاون کیا۔

۱۹۔ ۱۹۶۳ء اقوام متحدہ اور خوراک و زراعت کی تنظیم نے پروگرام برائے عالمی خوراک ترتیب دیا، جس میں امیر ملکوں سے خوراک لے کر غریب ملکوں کو بھیجنے پر زور دیا گیا۔

سلامتی کونسل نے رضاکارانہ طور پر جنوبی افریقہ کے خلاف ہتھیار دینے کی درخواست کی۔

۲۰۔ ۱۹۶۴ء اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت نے تجارت کو ترقی کی بنیاد قرار دیا اور اقوام متحدہ میں اس سلسلہ میں ایک مستقل سیکرٹریٹ قائم کرنے کی سفارش کی۔

اقوام متحدہ کی امن فوج شام بھیجی گئی۔

۲۱۔ ۱۹۶۵ء اقوام متحدہ کے مشن نے پاکستان اور بھارت کی جنگ کے بعد فوجیں سرحدوں سے پیچھے ہٹانے میں عملی کردار ادا کیا، یونیسیف کو امن کا نوبل انعام دیا گیا۔

۲۲۔ ۱۹۶۶ء اس سال دو بڑے انسانی حقوق تسلیم کئے گئے۔ اول سول اور سیاسی حقوق، دوم معاشی معاشرتی اور ثقافتی حقوق، یہ حقوق اس انسانی حقوق کے اعلان نامے کی توسیع ہیں جو ۴۸ء میں جاری کیا گیا تھا۔

سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کی تاریخ میں پہلی بار متفقہ طور پر رہوڈیشیا میں نسل پرست سفید فام اقلیتی حکومت کے اقدامات کی مذمت کی۔

اسمبلی نے جنوبی افریقہ کے مشرقی جنوبی افریقہ پر حق کا خاتمہ کر دیا۔

۲۳۔ ۱۹۶۷ء مشرق وسطیٰ میں ایک بار پھر جنگ چھڑ پڑی، سلامتی کونسل نے قرارداد ۲۴۲ منظور کی، جس میں تمام غیر ملکی فوجوں کو نکل جانے کے لئے کہا گیا اور تمام ملکوں کے اقتدار اعلیٰ کا احترام کرنے پر زور دیا گیا تاکہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم ہو سکے، جنرل اسمبلی نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں مشرقی جنوبی افریقہ کا نظام چلانے کے لئے انتظامیہ قائم کی۔

۲۴۔ ۱۹۶۸ء عالمی انسانی حقوق کے اعلان نامے کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر اقوام متحدہ کے تحت تہران میں ایک کانفرنس ہوئی، یہ حکومتی سطح پر اس سلسلے کی سب سے بڑی کانفرنس تھی، جس میں اعلان نامے پر سختی سے عمل کرنے کا عہد کیا گیا اور اقوام متحدہ کی آئندہ ترجیحات کا خاکہ تیار کیا گیا۔

۲۵۔ ۱۹۶۹ء ۱۹۶۵ء میں نسل پرستی کے خلاف منظور کردہ جنرل اسمبلی کی قرارداد کو لاگو کیا گیا اور نسلی امتیازات کو ختم کرنے کے لئے واضح مگر سخت پالیسیاں بنانے کی راہ ہموار کی گئی۔

۲۶۔ ۱۹۷۰ء، بین الاقوامی حکمت عملی برائے ترقی منظور کی گئی، مختلف ہدف مقرر کئے گئے۔ اور

مختلف ملکوں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے ان کی ترقی کی رفتار تیز کرنے پر زور دیا گیا۔

جنرل اسمبلی نے سمندری حدود کا تعین کیا اور ملکوں کی حدود سے باہر کے خطّے کو مشترکہ انسانی ورثہ قرار دیا

۲۷۔ ۱۹۷۱ء عالمی عدالتِ انصاف نے جنوبی افریقہ کی نمیبیا میں موجودگی "غیر قانونی" قرار دے دی۔

اسمبلی نے اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی بحال کر دی۔

بحرین کو اقوام متحدہ کی کوشش سے آزادی مل گئی اس علاقے کیلئے برطانیہ اور ایران میں جھگڑا جاری تھا۔

مشرقی پاکستان (بعد میں بنگلہ دیش) میں جنگ کے متاثرین کی بڑے پیمانے پر امداد کی گئی۔

۲۸۔ ۱۹۷۲ء اقوام متحدہ کے تحت ایک کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں وہ تاریخی اعلامیہ جاری کیا گیا جس کا تعلق انسان کی صحت مند سرگرمیوں کے فروغ سے تھا، متاثرین کی بحالی کی تنظیم قائم کی گئی، جس کا مقصد ارضی وسماوی آفات سے متاثر ہونے والوں کو امداد فراہم کرنا ہے۔

۲۹۔ ۱۹۷۳ء مشرق وسطیٰ میں ایک بار پھر جنگ کا خاتمہ ہوا، اقوام متحدہ کی امن فوج نے سینائی اور جولان کی پہاڑیوں پر نظم ونسق سنبھال لیا۔

جنرل اسمبلی نے ٹوکیو میں اقوام متحدہ کی یونیورسٹی قائم کی۔

۳۰۔ ۱۹۷۴ء فکسڈ زر مبادلہ کے عالمی نظام کی ناکامی اور خوراک کے بحران کے پیش نظر جنرل اسمبلی نے عالمی اقتصادی نظام پر زور دیا تاکہ عالمی اقتصادیات میں استحکام پیدا کیا جا سکے۔

آبادی اور خوراک کے مسائل پر کانفرنس ہوئی

۳۱۔ ۱۹۷۵ء خواتین کے سال کے سلسلے میں میکسیکو میں ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں خواتین کے حق مساوات کو تسلیم کیا گیا اور دنیا کی ترقی میں ان کے حصے کو سراہا گیا، اگلے دس سالوں کے لئے مختلف کانفرنسوں کا عندیہ دیا گیا جو وقتاً فوقتاً خواتین کے حقوق کے سلسلے میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیں گی۔

۳۲۔ ۱۹۷۶ء غریب اور ترقی پذیر ملکوں کے خام مال کی کم قیمتوں کے رجحان پر اسمبلی نے غور کیا، اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت وترقی نے اس مسئلہ پر غور کیا اور تجویز پیش کی کہ ایسے مواقع فراہم کئے جائیں جو خام مال کی بہتر قیمتوں پر منتج ہوں اور خام مال کو ذخیرہ کرنے کے لئے گودام تعمیر کرنے کے واسطے امداد فراہم کیجائے

۳۳۔ ۱۹۷۷ء سلامتی کونسل نے جنوبی افریقہ کے خلاف ہتھیاروں پر پابندی لگا دی۔

ایک بلین ڈالر سے زراعت کی ترقی کے لئے فنڈ قائم کیا گیا، جس نے ترقی پذیر ملکوں میں خوراک کی پیداوار کے لئے رقوم دینا شروع کیں۔

۳۴۔ ۱۹۷۸ء جنرل اسمبلی نے اپنے ایک خاص اجلاس میں پہلی بار دنیا کو ہتھیاروں سے پاک کرنے کے

موضوع پر بحث کی اور ایک خاکہ تیار کرنے میں کامیاب ہوئی جس پر آئندہ سالوں میں عملدرآمد کا فیصلہ کیا گیا۔

پانچ مختلف ملکوں کی طرف سے نمیبیا کے بارے میں پیش کردہ منصوبہ کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے قبول کر لیا۔

اقوام متحدہ کی فوج لبنان پہنچی۔

۳۵۔ ۱۹۷۹ء جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی، جس میں عورتوں کے ساتھ سیاسی، معاشی معاشرتی، ثقافتی اور عمومی زندگی میں امتیازات برتنے کی مخالفت کی گئی۔

۳۶۔ ۱۹۸۰ء عالمی ادارہ صحت کی طرف سے چلائی گئی مہم کے نتیجہ میں دنیا سے چیچک کا خاتمہ ہو گیا اس کام پر خرچ کا تخمینہ اتنا ہی لگایا جتنا دنیا تین گھنٹے میں اسلحہ پر کرتی ہے۔

۳۷۔ ۱۹۸۱ء جنرل اسمبلی نے عقیدے یا مذہب کی بنیاد پر امتیاز برتنے کے خلاف اعلان نامہ جاری کیا

انرجی کے نئے اور قابلِ تجدید ذرائع کی بہتری پر کانفرنس منعقد ہوئی۔

۳۸۔ ۱۹۸۲ء ۹ سال کی پیچیدہ صورتِ حال اور بحث و مباحثے کے بعد اسمبلی کی قائم کردہ کانفرنس نے سمندری قوانین منظور کئے، اس کارنامے کو صدی کا بڑا کارنامہ کہا جاتا ہے، سیکرٹری جنرل پریز ڈیکویار نے اقوام عالم کو خبردار کیا کہ بڑھتی ہوئی توسیع پسندانہ خواہشات عالمی امن کو تہ و بالا کر سکتی ہیں۔

۳۹۔ ۱۹۸۳ء سیکرٹری جنرل نے جنوبی افریقہ کا دورہ کیا، اس دورے کا مقصد اس بات کا جائزہ لینا تھا کہ نمیبیا کو کس طرح آزادی دی جا سکتی ہے، تمام بڑے مسائل پر قابو پا لیا گیا تھا لیکن جنوبی افریقہ کے اس مطالبے نے کہ انگولا سے کیوبا کی فوجیں نکالی جائیں، نمیبیا کی آزادی کو مشکلات سے دوچار کر دیا۔

۴۰۔ ۱۹۸۴ء انسانی حقوق کے لئے قائم کردہ کمیشن نے اپنی سات سالہ کوششوں کے بعد ایک ایسا لائحہ عمل تیار کر لیا جس میں خوف و ہراس اور دہشت پسندی کو بھی انسانی حقوق کے خلاف قرار دیا گیا۔

اسمبلی نے افریقہ میں اقتصادیات کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔

۴۱۔ ۱۹۸۵ء سیکرٹری جنرل نے افریقہ کے بھوک زدہ افراد کے لئے ایمرجنسی اپریشن سیل قائم کیا۔

جنرل اسمبلی نے افغانستان میں غیر ملکی فوجوں کی مداخلت کی بھرپور مذمت کی۔

ہائی جیکنگ جیسی دہشت پسند کارروائیوں کی شدید مذمت کی گئی

ممبر ممالک 3.11

۱۹۴۵ء بانی ممبران جن کی تعداد ۵۱ تھی۔

ارجنٹائن، آسٹریلیا، چین، بلجیم، بولیویا، برازیل، بائیلو رشین، یو ایس ایس آر، کینیڈا، چلی، کولمبیا، کیوبا، کوسٹ ریکا، چیکوسلواکیہ، ڈنمارک، ڈومینیکن، ایکواڈور، مصر، ایلسلواڈور، ایتھوپیا، فرانس، یونان، گوئٹے مالا، ہیٹی، ہنڈراس، انڈیا، ایران، عراق، لبنان، لائبیریا، لکسمبرگ، میکسیکو، ہالینڈ، نیوزی لینڈ، نکاراگوا، ناروے، پانامہ، پیراگوئے، پیرو، فلپائن، پولینڈ، سعودی عرب، جنوبی افریقہ، شام، ترکی، ایکرائین، سوویت یونین، روس، برطانیہ، امریکہ، یوراگوے، وینزویلا، یوگوسلاویہ ۱۹۴۶ء افغانستان، آئس لینڈ، سویڈن، تھائی لینڈ۔ ۱۹۴۷ء پاکستان، یمن، ۱۹۴۸ء برما، ۱۹۴۹ء اسرائیل ۱۹۵۰ء انڈونیشیا ۱۹۵۵ء البانیہ، آسٹریا، بلغاریہ، کمپوچیا، فن لینڈ، ہنگری، آئر لینڈ، اٹلی، اردن، عوامی جمہوریہ لاؤ، لیبیا، نیپال، پرتگال، رومانیہ، سپین، سری لنکا ۱۹۵۶ء جاپان، مراکش، سوڈان، تیونیزیا، ۱۹۵۷ء گھانا، ملیشیا ۱۹۵۸ء گنی، ۱۹۶۰ء بنین، ہر کینیا فاسو، جمہوریہ افریقہ، چڈ، کانگو، قبرص، گیبن، آئیوری کوسٹ مڈغاسکر، مالی، نائیجریا، سینیگال، ٹوگو، صومالیہ، کیمرون، زائرین ۱۹۶۱ء موریطانیہ، منگولا، سیرالیون، تنزانیہ ۱۹۶۲ء الجیریا، برنڈی، جمیکا، وانڈا، ٹرینیڈاڈ، ٹوباگو، یوگنڈا، ۱۹۶۳ء کینیا، کویت ۱۹۶۴ء ملاوی، مالٹا زیمبیا ۱۹۶۵ء گیمبیا، مالدیپ، سنگاپور ۱۹۶۶ء باربدوس، بوتسوانا، گیانا، لیسوتھو ۱۹۶۷ء جمہوریہ یمن ۱۹۶۸ء ایکواٹوریل گنی ۱۹۷۰ء فجی ۱۹۷۱ء بحرین، بھوٹان، اومان، قطر، متحدہ عرب امارات ۱۹۷۳ء بہاماس، وفاقی جمہوریہ جرمنی، عوامی جمہوریہ جرمنی ۱۹۷۴ء بنگلہ دیش، گریناڈا، گنی بساؤ ۱۹۷۵ء وردے، کمروس، موزمبیق نیوگنی، ساڈ، نام پرنسیپی ۱۹۷۶ء انگولا، سامواء، سیچلس ۱۹۷۷ء جبوتی، ویت نام ۱۹۷۸ء ڈومینیکا، سولومن آئس لینڈ ۱۹۷۹ء سینٹ لوسیا ۱۹۸۰ء سینٹ ونسنٹ، زمباوے ۱۹۸۱ء اینٹی گوا باربودا، بیلائز، وینوآتو ۱۹۸۳ء سینٹ کرسٹوفر نیوس ۱۹۸۴ء برونائی، دارالسلام۔

نوٹ:- اس وقت اقوام متحدہ کے اراکین کی تعداد ۱۵۹ ہے۔

3.12 دنیا کی مشہور بندرگاہیں

نام بندرگاہ	ملک	نام بندرگاہ	ملک
امسٹرڈم	ہالینڈ	ڈکسن	ملایشیا
اودیسہ	روس	رنگون	برما
استنبول	ترکی	روٹرڈم	ہالینڈ
اسکندریہ	مصر	سان فرانسسکو	امریکہ

اینٹورپ	بلجیم	سڈنی	آسٹریلیا
برسبین	آسٹریلیا	سنگاپور	سنگاپور
برسٹل	برطانیہ	سہانوک ویل	کمپوچیا
بریمن	جرمنی	شنگھائی	چین
بمبئی	بھارت	فلاڈلفیا	امریکہ
بندر عباس	ایران	کارڈف	برطانیہ
بہایا (باہیا)	جنوبی امریکہ (برازیل)	قاسم پورٹ	پاکستان
بیونس آئرز	ارجنٹائن	کراچی	پاکستان
پینانگ	ملائشیا	کلکتہ	بھارت
ٹورنٹو	کینیڈا	کولمبو	سری لنکا
تریپولی	لبیا	کویت	کویت
ٹرائنسٹ	سوئٹزرلینڈ	گلاسگو	برطانیہ
جنیوا	اٹلی	گوادر	پاکستان
چالنا	بنگلہ دیش	لیورپول	برطانیہ
چٹاگانگ	بنگلہ دیش	لینن گراڈ	روس
مارسیلز	فرانس	وینس	اٹلی
مانٹریل	کینیڈا	ہانگ کانگ	ہانگ کانگ
مانچسٹر	برطانیہ	لندن	برطانیہ
نیوپورٹ	برطانیہ	ہمبرگ	جرمنی
نیوکاسل	برطانیہ	ہوانا	کیوبا
نیویارک	امریکہ	یوکوہاما	جاپان
ولنگٹن	نیوزی لینڈ		

3.13 کرۂ ارض کی مشہورِ زمانہ جھیلیں

نام جھیل	محل وقوع	رقبہ (مربع میلوں میں)
کیسپئن	ایران ۔ روس	۱۶۹۳۳۰
سپیریر	کینیڈا ۔ امریکہ	۳۱۱۸۲۰
وکٹوریہ	یوگنڈا، کینیا، تنزانیہ	۲۶۶۴۰
ارال	روس	۲۴۴۰۰
ہمارن	کینیڈا ۔ امریکہ	۲۳۰۱۰
مچیگن (مشیگن)	امریکہ	۲۲۴۰۰
ٹانگانیکا	وسطی افریقہ	۱۲۷۰۰
بیکال	روس	۱۲۱۵۰
ملاوی	جنوب مشرقی افریقہ	۱۱۴۳۰
آیری	کینیڈا ۔ امریکہ	۹۹۴۰

جغرافیہ

3.14

یورپ	برطانیہ، ہالینڈ، بلجیم، سویڈن، روس، ناروے، فرانس، ڈنمارک، لکسمبرگ سپین، رومانیہ، آئرلینڈ، سوئٹزرلینڈ، فن لینڈ، پولینڈ، مغربی جرمنی، مشرقی جرمنی، یونان، ہنگری، بلغاریہ، سان مرینو، یوگوسلاویہ، چیکوسلواکیہ، آسٹریلیا کیوبا، ویٹیکن، سٹیٹ، مناکو، مالٹا، اٹلی، قبرص، البانیہ، پرتگال، انڈورا لٹویا، لیکٹینٹن، لیسوتھو۔
مشرقِ وسطیٰ	سعودی عرب، شام، ترکی، کویت، متحدہ عرب امارات، لبنان، اردن، جنوبی یمن، قطر، عراق، ایران، بحرین، اسرائیل، عمان، شمالی یمن۔
مشرقِ بعید	چین، جاپان، شمالی کوریا، جنوبی کوریا، فلپائن، منگولیا۔
جنوبی ایشیا	پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، افغانستان، نیپال، مالدیپ، بھوٹان، سری لنکا۔
جنوب مشرقی ایشیا	انڈونیشیا، ہانگ کانگ، سنگاپور، ویت نام، برما، ملائشیا، روس، تھائی لینڈ، کمبوچیا۔
شمالی امریکہ	ریاستہائے امریکہ، میکسیکو، کینیڈا۔
جنوبی امریکہ	برازیل، ارجنٹائن، وینزویلا، ایکواڈور، بولیویا، چلی، گی آنا، پیرو، پیراگوئے، یوراگوئے، کولمبیا۔

وسطی امریکہ	پانامہ، گوئٹے مالا، کیوبا، ایلسلویڈار، نکاراگوے، جمیکا، کوسٹاریکا، ہونڈوراس، ہیٹی۔
شمالی افریقہ	لیبیا، سوڈان، مالی، تیونس، مصر، نائیجر، گھانا، مراکو، نائیجریا، الجزائر، چاڈ۔
جنوبی افریقہ	زمبابوے، ذائر، انگولا، ملاوی، ماریشیس، مڈغاسکر، موزمبیق، بوٹسوانا، مالاگاسی کیمرون، نمیبیا۔
مشرقی افریقہ	یوگنڈا، ایتھوپیا، کینیا، تنزانیہ، صومالیہ۔
مغربی افریقہ	گیمبیا، ماریطانیہ، کانگو، آئیوری کوسٹ، گنی، سینی گال، لائبیریا، اپروولٹا، گیبون، سیرالیون، گنی بساؤ
اوشیانا	آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فجی، ٹونگو، پاپوانیوگنی، ناورو، سموآ۔

سکنڈے نیویا ممالک

سویڈن، ناروے، ڈنمارک۔

3.15 براعظم

نام براعظم	رقبہ (مربع میل)	دنیا کی خشکی کا فیصد
ایشیا	۱۶/۹۸۸/۰۰۰	۲۹٫۶۵
یورپ	۳/۷۴۵/۰۰۰	۶٫۶۵
افریقہ	۱۱/۵۰۶/۰۰۰	۲۰٫۶۰
شمالی امریکہ	۹/۳۹۰/۰۰۰	۱۶٫۶۳
جنوبی امریکہ	۶/۷۹۵/۰۰۰	۱۱٫۸۷
آسٹریلیا	۲/۹۶۸/۰۰۰	۵٫۶۲
منجمد جنوبی	۵/۵۰۰/۰۰۰	۹٫۶۶

اہم معلومات

3.16 عالم اسلام

ملک	دارالحکومت	سکہ	زبان	یوم آزادی
انڈونیشیا	جکارتہ	روپیہ	انڈونیشی بھاشا	۲۸ر دسمبر ۱۹۴۹ء
پاکستان	اسلام آباد	روپیہ	اردو	۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء
نائیجیریا	لاگوس	پونڈ	انگریزی	یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء
سعودی عرب	ریاض	ریال	عربی	
ملائشیا	کوالالمپور	ملائی ڈالر	ملائی	۳۱ر اگست ۱۹۵۷ء
سوڈان	خرطوم	سوڈانی پونڈ	عربی	یکم جنوری ۱۹۵۶ء
بحرین	مناما	دینار	عربی	۱۵ر اگست ۱۹۷۱ء
شام	دمشق	شامی پونڈ	عربی	یکم جنوری ۱۹۴۷ء
ماریطانیہ	نواکچوٹ	فرانک	اویگ	۲۸ر نومبر ۱۹۶۰ء
نائیجر	نیامے	فرانک	فرانسیسی	۳ر اگست ۱۹۶۰ء
تیونس	تیونس	دینار	عربی	۲۰ر مارچ ۱۹۵۶ء
لیبیا	طرابلس / بن غازی	لیبیائی پونڈ	عربی	۲۴ر دسمبر ۱۹۵۱ء
چاڈ	انجمانا	فرانک	فرانسیسی	۱۱ر اگست ۱۹۴۰ء
سیرالیون	فری ٹاؤن	لیون	انگریزی	۲۷ر اپریل ۱۹۶۱ء
صومالیہ	مغادیشو	صومالی شلنگ	صومالی	یکم جولائی ۱۹۶۰ء
سینیگال	ڈاکر	فرانک	فرانسیسی	۲۰ر اگست ۱۹۶۰ء
ترکی	انقرہ	لیرا	ترکی	۲۰ر جنوری ۱۹۲۱ء
مصر	قاہرہ	مصری پونڈ	عربی	۱۹۳۶ء
مالدیپ	مالے لوٹے	مالدیپی روپیہ	دوہیی	۲۶ر جولائی ۱۹۶۵ء
الجزائر	الجزیرہ	دینار	عربی / بربر	۳ر جولائی ۱۹۶۲ء
افغانستان	کابل	افغانی	پشتو / فارسی	۱۸ر اگست ۱۹۱۹ء
عمان	مسقط	عمانی ریال	عربی	۸ر ستمبر ۱۹۷۰ء
ایران	تہران	ریال	فارسی	
اردن	عمان	دینار	عربی	۱۹۴۶ء

ملک	دارالحکومت	سکہ	زبان	یوم آزادی
گنی	کوناکری	گنی فرانک	فرانسیسی	۱۹۵۸ء
کیمرون	پاونڈے	فرانک	〃	یکم جنوری ۱۹۶۰ء
مالی	بماکو	〃	〃	۲۰ رجون ۱۹۶۰ء
متحدہ عرب امارات	ابوظبہی	درہم	عربی	۲ دسمبر ۱۹۷۱ء
یمن (شمالی)	صنعا	ریال	〃	
یمن (جنوبی)	عدن	دینار	〃	۳۰ رنومبر ۱۹۶۷ء
کویت	کویت	کویتی دینار	〃	۱۹۶۱ء
قطر	دوحہ	ریال	〃	یکم ستمبر ۱۹۷۱ء
گیبون	لبرے ویل	فرانک	فرانسیسی	۱۹۶۰ء
عراق	بغداد	دینار	عربی	
جبوتی	جبوتی	فرانک	فرانسیسی	۲۷ رجون ۱۹۷۷ء
آئیوری کوسٹ	عابدجان	فرانک	فرانسیسی	۱۹۶۰ء
مراکش	رباط	درہم	عربی/فرانسیسی	۲ مارچ ۱۹۵۶ء
البانیہ	ترانہ	لیک	البانوی	۱۹۴۶ء
گنی بساؤ	بساؤ	گنی اسکودو	پرتگالی	۲۴ ستمبر ۱۹۷۴ء
لبنان	بیروت	پونڈ	عربی، فرانسیسی	۲۶ نومبر ۱۹۴۱ء
ایتھوپیا	عدیس ابابا	بر	عربی/انگریزی	
کمورو	مورونی	فرانک	عربی/فرانسیسی	۶ جولائی ۱۹۷۵ء
گیمبیا	بنجل	ولاس	انگریزی	۱۸ فروری ۱۹۶۵ء
اپر وولٹا	اوگادوگو	فرانک	فرانسیسی	۱۵ اگست ۱۹۶۰ء
تنزانیہ	دارالسلام	تنزانی شلنگ	انگریزی/سواحلی	
بنگلہ دیش	ڈھاکہ	ٹکہ	بنگالی	۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء

3-17 دیگر ممالک

جنرل نالج ڈائجسٹ کے رہنما شمارے

رہنمائے انٹرویوز

ہر قسم کے انٹرویوز مثلاً پبلک سروس کمیشن، افواجِ پاکستان، پولیس، اے ایس ایف، بنک، کسٹم، پی آئی اے، ریلوے، واپڈا اور دیگر انتخابی امتحانات / انٹرویوز کی تیاری کے لیے سوالاً جواباً بمع حل شدہ پرچہ جات / انٹرویوز

رہنمائے افواجِ پاکستان

افواجِ پاکستان آرمی، ایئر فورس، نیوی میں کمیشن مثلاً جونیئر کیڈٹ، پی ایم اے، او ٹی ایس، جی ڈی پائلٹ، ایروناٹیکل انجینئرنگ، این کیڈٹ وغیرہ میں ابتدائی انتخاب کی تیاری کے لیے سوالاً جواباً بمع حل شدہ پرچہ جات / انٹرویوز

رہنمائے پبلک سروس کمیشن

وفاقی اور صوبائی پبلک سروس کمیشن مثلاً پنجاب پبلک سروس کمیشن، سندھ پبلک سروس کمیشن، سرحد پبلک سروس کمیشن، بلوچستان پبلک سروس، آزاد کشمیر پبلک سروس کمیشن اور وفاقی پبلک سروس کمیشن کے مختلف انتخابی امتحانات اور انٹرویوز کی تیاری کے لیے سوالاً جواباً بمع حل شدہ پرچہ جات / انٹرویوز

رہنمائے آئی ایس ایس بی باتصویر

افواجِ پاکستان آرمی، ایئر فورس، نیوی میں ہر قسم کے کمیشن کے لیے — آئی ایس ایس بی کی تیاری کے لیے سوالاً جواباً بمع حل شدہ پرچہ جات اور انٹرویوز Group & Individual Obstacles کی رنگین تصاویر کے ساتھ وضاحت۔

جنرل نالج ڈائجسٹ 17۔ اُردو بازار لاہور

ملک	دارالحکومت	سکہ	زبان	اقوام متحدہ کا ممبر بنا
امریکہ	واشنگٹن	ڈالر	انگریزی	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
روس	ماسکو	روبل	روسی	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
چین	بیجنگ	یوآن	چینی	۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۱ء
سری لنکا	کولمبو	روپیہ	سنہالی	
ڈنمارک	کوپن ہیگن	کرونو	ڈینش	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
زمبیا	لوساکا	کواچا	لسبولو/انگریزی	یکم دسمبر ۱۹۶۴ء
روانڈا	کیگالی	فرانک	سواحلی	۸ر ستمبر ۱۹۶۲ء
ایلسلواڈور	سان سلواڈور	کولون	ہسپانوی	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
چیکوسلواکیہ	پراگ	کرونا	جرمن	" "
انگولا	لوآنڈا	ایکوڈو	پرتگالی	۱۹۷۶ء
اسرائیل	تل ابیب	اسرائیلی پونڈ	عبرانی	۱۱ مئی ۱۹۴۹ء
اٹلی	روم	لیرا	اطالوی	۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء
آئرلینڈ	ڈبلن	آئرش پونڈ	انگریزی	" "
ارجنٹائن	بیونس آئرس	پیسو	ہسپانوی	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
آسٹریلیا	کینبرا	آسٹریلوی ڈالر	انگریزی	یکم نومبر ۱۹۴۵ء
سوئٹزرلینڈ	برن	فرانک	جرمن/اطالوی	
سنگاپور	سنگاپور	ڈالر	چینی	۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء
برازیل	برازیلیا	کروزیرو	پرتگیزی	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
سویڈن	سٹاک ہوم	کرونا	سویڈش	۱۹ر نومبر ۱۹۴۶ء
جرمنی (مغربی)	بون	جرمن مارک	جرمن	۱۸ ستمبر ۱۹۷۳ء
جاپان	ٹوکیو	ین	جاپانی	۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء
چلی	سانتیاگو	اسکوڈ	ہسپانوی	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
پرتگال	لزبن	فرانک	پرتگالی	۱۴ر دسمبر ۱۹۵۵ء
نکاراگوا	ماناگوا	کورڈوبا	ہسپانوی	۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵

ملک	دارالحکومت	سکہ	زبان	اقوام متحدہ کا ممبر بنا
پولینڈ	وارسا	زلوٹی	پولش	اکتوبر ۱۹۴۵ء
لکسمبرگ	لکسمبرگ	فرانک	جرمن/فرانسیسی	۲۴، اکتوبر ۱۹۴۵ء
ناروے	اوسلو	کرون	نارویائی	۲۷، نومبر ۱۹۴۵ء
نیپال	کھٹمنڈو	نیپالی روپیہ	نیپالی/تبتی	۱۴، دسمبر ۱۹۵۵ء
میکسیکو	میکسیکو	پیسو	ہسپانوی	۷، نومبر ۱۹۴۵ء
پانامہ	پانامہ	بالسوآ	ہسپانوی	۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء
گوئٹے مالا	گوئٹے مالا	کیشوزل	″	۲۱، نومبر ۱۹۴۵ء
کیوبا	ہوانا	پیسو	″	۲۴، اکتوبر ۱۹۴۵ء
کینیا	نیروبی	افریقی شلنگ	سواحلی/انگریزی	۱۶، دسمبر ۱۹۶۳ء
بھارت	دہلی	روپیہ	اردو/ہندی	۳۰، اکتوبر ۱۹۴۵ء
تھائی لینڈ	بنکاک	بھات	سیامی/چینی	۱۶ دسمبر ۱۹۴۶ء
برما	رنگون	کیات	برمی	۱۹، اپریل ۱۹۴۸ء
بھوٹان	تھمپو	روپیہ	تبتی	۲۱، ستمبر ۱۹۷۱ء
ٹوگو	لوم	فرانک	فرانسیسی	۲۰، ستمبر ۱۹۶۰ء
بوٹسوانا	گیبرون		انگریزی	۱۷، اکتوبر ۱۹۶۶ء
جنوبی افریقہ	کیپ ٹاؤن	رینڈ	افریقی	۷، نومبر ۱۹۴۵ء
سپین	میڈرڈ	پیٹیا	ہسپانوی	۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء
سری نام	پارا مریبو		انگریزی/ڈچ	۱۹۷۵ء
فلپائن	کیوزون	پیسو	انگریزی	۲۴، اکتوبر ۱۹۴۵ء
کینیڈا	اوٹاوہ	ڈالر	″	۹ نومبر ۱۹۴۵ء
لاؤس	ویئنتان	کپ	فرانسیسی/لاؤ	۱۴ دسمبر ۱۹۴۵ء
مالٹا	ولیٹا	پونڈ	انگریزی/مالٹی	یکم دسمبر ۱۹۶۴ء
ہالینڈ	ایمسٹرڈیم	گلڈر	ڈچ	۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء
نیوزی لینڈ	ولنگٹن	نیوزی لینڈ ڈالر	انگریزی	۲۴، اکتوبر ۱۹۴۵ء

ملک	دارالحکومت	سکہ	زبان	اقوام متحدہ کا ممبر بنا
ویت نام	ہنوئی	ڈانگ	ویت نامی	۱ء
ہنگری	بوڈاپسٹ	فورنٹ	ہنگروی	مبر ۵۵ء
یوگوسلاویہ	بلغراد	دینار	سربین	اکتوبر ۹۴۵
یونان	ایتھنز	ڈرام	یونانی	۲۵ر اکتوبر ۴۵ء
وینزویلا	کاراکاس	بولیوار	ہسپانوی	۱۵ر نومبر ۴۵ء
برطانیہ	لندن	پونڈ	انگریزی	۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء
بلجیم	برسلز	فرانک	ڈچ / فرانسیسی	۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء
یوگنڈا	کمپالا	یوگنڈا شلنگ	انگریزی	۲۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء

3.18 ناپ تول کے پیمانے

لمبائی

۱۲ انچ = ۱ فٹ

۳ فٹ = ۱ گز

۵½ گز = ۱ پول

۲۲ گز = ۱ چین

۱۰ چین = ۱ فرلانگ

۲۲۰ گز = ۱ فرلانگ

۱۷۶۰ گز = ۱ میل

۸ فرلانگ = ۱ میل

وزن

۲۷٫۳۴۴ گرین = ۱ ڈرام

۱۶ ڈرام = ۱ پونڈ

۱۶ اونس = ۱ پونڈ ۷۰۰۰ گرین

۱۴ پونڈ = ۱ سٹون

۲۸ پونڈ / دو سٹون = ۱ کوارٹر

۴ کوارٹر / ۱۱۲ پونڈ = ۱ ہنڈرڈ ویٹ

۲۰ ہنڈرڈ ویٹ = ۱ ٹن

رقبہ

۱۴۴ مربع = ۱ مربع فٹ

۹ مربع فٹ = ۱ مربع گز

۱۲۱۰ مربع فٹ = ۱ پول یا راڈ

۴ راڈ = ۱ ایکڑ یا ۴۸۴۰ مربع گز

۶۴۰ ایکڑ = ۱ مربع میل

حجم

۱۷۲۸ مکعب انچ = ۱ مکعب فٹ

۲۷ مکعب فٹ = ۱ مکعب گز

زاویوں کا پیمانہ

۶۰ سیکنڈز = ۱ منٹ (/)

۶۰ منٹ = ۱ ڈگری (°)

۹۰ ڈگری = ۱ زاویہ قائمہ

۴ قائمہ زاویے = ۱ چکر (۳۶۰ درجے)

وقت کا پیمانہ

۶۰ سیکنڈ = ۱ منٹ

۶۰ منٹ = ۱ گھنٹہ

۲۴ گھنٹے = ۱ دن

۷ دن = ۱ ہفتہ

۵۲ ہفتے + ۱ دن = ۱ سال

۳۶۵¼ دن = ۱ سال

ادویات کے لئے ناپ تول کا پیمانہ

۲۰ گرین = ۱ سکرپل

۳ سکرپل = ۱ ڈرام

۸ ڈرام = ۱ اونس

۱۶ اونس = ۱ پونڈ

سیال چیزوں کے لئے

۶۰ منم = ۱ ڈرام

۸ ڈرام = ۱ اونس

۱۶ اونس = ۱ پونڈ

۴ گلز = ۱ پینٹ

۸ پینٹ = ۱ گیلن

3.1 ناپ تول کا اعشاری نظام

لمبائی

۱۰ ملی میٹر (ایم۔ایم) = ۱ سینٹی میٹر (سی۔ایم)

۱۰ سینٹی میٹر = ۱ ڈیسی میٹر (ڈی ایم)

۱۰ ڈیسی میٹر = ۱ میٹر = ۱۰۰ سینٹی میٹر

۱۰ میٹر = ۱ ڈیکا میٹر

۱۰ ڈیکا میٹر = ۱ ہیکٹو میٹر

۱۰ ہیکٹو میٹر = ۱ کلومیٹر = ۱۰۰۰ میٹر

وزن

۱۰ ملی گرام = ۱ سینٹی گرام

۱۰ سینٹی گرام = ۱ ڈیسی گرام

۱۰ ڈیسی گرام = ۱ گرام

۱۰ گرام = ۱ ڈیکا گرام

۱۰ ڈیکا گرام = ۱ ہیکٹو گرام

۱۰ ہیکٹو گرام = ۱ کلوگرام یا ۱۰۰۰ گرام

سیال چیزوں کے لئے

۱۰ ملی لٹر = ۱ سینٹی لٹر

۱۰ سینٹی لٹر = ۱ ڈیسی لٹر

۱۰ ڈیسی لٹرز = ۱ لٹر

۱۰ لٹرز = ۱ ڈیکا لٹر

۱۰ ڈیکا لٹرز = ۱ ہیکٹو لٹر

3.2 برطانوی اعشاری نظام

۱ انچ = ۲٫۵۴۰ سینٹی میٹر

۱ فٹ = ۳۰٫۴۸۰ سینٹی میٹر

۱ گز = ۰٫۹۱۴ میٹر

۱ میل = ۱٫۶۰۹ کلومیٹر

رقبہ

۱ مربع انچ = ۶٫۴۵۲ مربع سینٹی میٹر

۱ مربع فٹ = ۹٫۲۹۰ مربع ڈیسی میٹر

۱ مربع گز = ۰ء۸۳۶ مربع میٹر
۱ مربع ایکڑ = ۰ء۴۰۵ ہیکٹو میٹر
۱ مربع میل = ۲ء۵۹۰ مربع کلومیٹر

وزن

۱ گرین = ۰ء۰۶۵ گرام
۱ اونس (ٹرائے) = ۳۱ء۱۰۴ گرام
۱ اونس = ۲۸ء۳۵۰ گرام
۱ پونڈ = ۰ء۴۵۴ کلوگرام

حجم

۱ کیوبک انچ = ۱۶ء۳۸۷ مکعب سینٹی میٹر
۱ کیوبک فٹ = ۰ء۰۲۸ مکعب میٹر
۱ کیوبک گز = ۰ء۷۶۵ مکعب میٹر

سیال چیزوں کے لئے

۱ امپیریل پنٹ = ۰ء۵۸۶ لٹرز
۱ امپیریل کوارٹ = ۱ء۱۳۶ لٹرز
۱ امپیریل گیلن = ۴ء۴۵۶ لٹرز

ز۲۱ دنیا کی مشہور ائیر لائینز

پاکستان	پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائینز (پی آئی اے)
بھارت	ائیر انڈیا۔
امریکہ	پان امریکن ائیر لائینز، ٹرانس ورلڈ ائیر ویز، یونائیٹڈ ائیر لائینز۔
روس	ائیرو فلوٹ۔
سعودی عرب	سعودی عریبین ائیر لائینز (السعودیہ)
بنگلہ دیش	بیمان۔
جاپان	جاپان ایشیا ائیر ویز۔
نیپال	رائل نیپال ائیر لائینز کارپوریشن۔
سری لنکا	ائیر لنکا۔
ترکی	ٹرکش ائیر لائینز۔
شام	سیرین عرب ائیر لائینز۔
مصر	ایجپشن ائیر لائینز۔
کویت	کویت ائیر ویز کارپوریشن۔
ملائشیا	ملائشین ائیر لائینز سسٹم۔
برطانیہ	برٹش ائیر ویز۔

فرانس	ایئر فرانس
ہالینڈ	رائل ڈچ ایئر لائینز
ناروے، ڈنمارک	سکنڈے نیوین ایئر لائنز سسٹم
سوئٹزرلینڈ	سوس ایئر
آسٹریلیا	کنٹاس ایئرویز
برما	برما ایئرویز کارپوریشن
عراق	عراق ایئر ویز
ایران	ایران ایئر
	ائیر کینیڈا
	ال طالیہ
جرمنی	لفت ہنسا

3.22 دنیا کے مشہور ایئر پورٹ

ٹورنٹو ایئر پورٹ	ٹورنٹو (کینیڈا)
جے ایف کینڈی ایئر پورٹ	نیویارک (امریکہ)
ہیتھرو ایئر پورٹ	لندن (برطانیہ)
پالم ایئر پورٹ	دہلی (بھارت)
کوائنزن ایئر پورٹ	جنیوا (سوئیٹزرلینڈ)
گیٹ ویک ایئر پورٹ	لندن (برطانیہ)
ڈورل ایئر پورٹ	مانٹریال (کینیڈا)
ارلانڈا ایئر پورٹ	اسٹاک ہالم (سوئیڈن)
چارلس ڈیگال ایئر پورٹ	پیرس (فرانس)
کاستروپ ایئر پورٹ	کوپن ہیگن (تھائی لینڈ)
شاہ عبدالعزیز ایئر پورٹ	جدہ (سعودی عرب)

دنیا میں سب سے بڑا

3.23

★ سب سے بڑا براعظم ایشیا ہے۔
★ سب سے بڑا ملک (بلحاظ رقبہ) روس ہے۔
★ سب سے بڑا ملک (بلحاظ آبادی) چین ہے۔
★ سب سے بڑا شہر (بلحاظ آبادی) ٹوکیو (جاپان) ہے۔
★ سب سے بڑا جزیرہ گرین لینڈ ہے۔
★ سب سے بلند ملک "تبت" ہے۔
★ سب سے بڑا سمندر بحرالکاہل ہے۔
★ سب سے بڑا دریا (بلحاظ لمبائی) نیل ہے۔
★ سب سے لمبی نہر گرینڈ کینال آف چائنا ہے۔
★ سب سے لمبی نہر جس میں جہاز رانی ہوتی ہے نہر سویز ہے۔
★ سب سے بڑا ڈیلٹا سُندربن (بنگلہ دیش) ہے۔
★ سب سے اونچی آبشار اینجل (وینزویلا) ہے۔
★ سب سے بڑی آبشار گویرا برازیل اور پیراگوئے کے درمیان ہے۔
★ سب سے بڑی جھیل کیسپئین (روس) ہے۔
★ سب سے لمبی آبنائے ملاکا (۶۰۰ میل لمبی) ہے۔
★ سب سے بلند پہاڑ ہمالیہ ہے۔
★ سب سے بلند چوٹی ایورسٹ ہے۔
★ سب سے بلند درہ الپائن (امریکہ) ہے۔
★ سب سے بلند سطح مرتفع تبت ہے۔
★ سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ مواسوا (امریکہ) ہے۔
★ سب سے بڑی بندرگاہ ایمسٹرڈیم (نیدرلینڈ) ہے۔
★ سب سے بڑا بیراج "گدو بیراج" (سکھر۔ پاکستان) ہے۔
★ سب سے بڑا بند "تربیلا بند" (پاکستان) ہے۔

- سب سے بڑا کنواں "گرین برگ" (امریکہ) ہے۔
- سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن گرینڈ سنٹرل نیویارک (امریکہ) ہے۔
- سب سے بڑا زمین دوز ریلوے اسٹیشن برلن اسٹیشن جرمنی ہے۔
- سب سے بڑا پلیٹ فارم سونی پور (بھارت) کا ہے۔
- سب سے بلند ریلوے پُل فرانس میں ہے۔
- سب سے لمبی دیوار "دیوار چین" ہے۔
- سب سے بلند مجسمہ "مجسمہ آزادی" (امریکہ ہے)
- سب سے بڑا گرجا "سینٹ پیٹر"، (ویٹی کن سٹی) ہے۔
- سب سے بڑا مجسمہ "موہنٹ رشمور" (امریکہ) ہے۔
- سب سے بڑی مسجد "شاہی مسجد" (لاہور، پاکستان) ہے۔
- سب سے بڑی یونیورسٹی "کیلی فورنیا یونیورسٹی" (امریکہ) ہے۔
- سب سے بڑا کلاک "بگ بین" (برطانیہ) ہے۔
- سب سے بڑی گھنٹی "گریٹ بل" ماسکو (روس) میں ہے۔
- سب سے بڑی عمارت "اہرام مصر" ہے۔
- سب سے بڑا پُل "سوسپی لانگ برج" (امریکہ) ہے
- سب سے بڑا ایٹمی بجلی گھر کینیڈا میں ہے۔
- سب سے پرانا سائنسی میوزیم فلورنس (اٹلی) میں ہے۔
- سب سے لمبی سڑک "براڈوے سٹریٹ" (امریکہ) ہے
- سب سے چوڑی سڑک "مونوئل ایکز" (برازیل) ہے۔
- سب سے بڑی لائبریری "برٹش میوزیم لائبریری" ہے۔
- سب سے بلند عمارت "سیئرز ٹاور" (شکاگو امریکہ) ہے۔
- سب سے بڑا جنرل ہسپتال "کنگز کنٹری ہسپتال" (نیویارک، امریکہ) ہے۔
- سب سے بڑا پارک "وڈ بفیلو پارک" (کینیڈا) ہے۔
- سب سے بڑا صحرا "صحرائے اعظم" (افریقہ) ہے۔
- سب سے بڑا ہوٹل "روسیا" (ماسکو روس) ہے۔

- ★ سب سے خوبصورت مقبرہ تاج محل (آگرہ۔ بھارت) ہے۔
- ★ سب سے بڑا مقبرہ شہنشاہ جاپان نیٹکو کا مقبرہ ہے۔
- ★ سب سے بڑا محل ویٹی کن محل ہے۔
- ★ سب سے بڑا جنازہ مصر کے صدر ناصر کا تھا۔
- ★ سب سے بڑا ہیرا "کولینن" ہے۔
- ★ سب سے سرد مقام "ورک ہویانسک" (روس) ہے۔
- ★ سب سے گرم مقام "عزیزیہ" (لیبیا) ہے۔
- ★ سب سے زیادہ بارش کا مقام چیراپونجی (آسام۔ بھارت) ہے۔
- ★ سب سے بڑا بحری جہاز "کوئین الزبتھ" (برطانیہ) ہے
- ★ سب سے بڑا راکٹ "سیٹرن پنجم" (امریکہ) ہے۔
- ★ سب سے بڑا زمینی جانور افریقی ہاتھی ہے۔
- ★ سب سے بڑا پرندہ شتر مرغ ہے اگرچہ اڑ نہیں سکتا۔
- ★ سب سے بڑا سمندری جانور بلیو وہیل ہے۔
- ★ سب سے اونچا جانور زرافہ ہے۔
- ★ سب سے تیز رفتار جانور چیتا ہے۔
- ★ سب سے تیز چلنے والا سانپ "بلیک ممبا" ہے۔
- ★ سب سے لمبا سانپ "پائی تھن" ہوتا ہے جو شمال مغربی ایشیا میں پایا جاتا ہے۔
- ★ سب سے لمبی عمر والا جانور "وہیل" ہے جو ۵۰۰ سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔
- ★ سب سے زیادہ کھیلا جانے والا کھیل "فٹ بال" ہے۔
- ★ سب سے بڑا دن ۲۲ جون ہے۔
- ★ سب سے بڑا سیارہ مشتری ہے۔
- ★ دنیا کا سب سے بڑا ایئرپورٹ شاہ عبدالعزیز ایئرپورٹ جدہ (سعودی عرب) ہے۔
- ★ دنیا کی سب سے بڑی آرٹ گیلری روس میں ہے۔
- ★ سب سے زیادہ ٹیلی فون امریکہ میں ہیں۔
- ★ سب سے بڑا دریا (بلحاظ رقبہ) دریائے ایمزن (امریکہ) ہے۔

3.24

مسلم اکثریت کے ممالک

نمبر شمار	نام ملک	دارالحکومت	مسلم آبادی	تناسب
۱	افغانستان	کابل	۱ کروڑ ۳۷ لاکھ	۹۹٪
۲	البانیہ	تیرانہ	۱۷،۶۳،۰۰۰ لاکھ	۷۵٪
۳	الجزائر	الجزائر	۱ کروڑ ۴۴ لاکھ	۹۲٪
۴	انڈونیشیا	جکارتہ	۱۲ کروڑ ۱۴ لاکھ	۹۴٪
۵	ایران	تہران	۳ کروڑ ۹ لاکھ	۹۸٪
۶	اُردن	عمان	۲۴ لاکھ	۹۱٪
۷	آئیوری کوسٹ	آبیجان	۲۵ لاکھ	۵۵٪
۸	اومان (مسقط عمان)	مسقط	۷،۴۰،۰۰۰ لاکھ	۹۹٪
۹	ایتھوپیا	عدیس ابابا	۱ کروڑ ۳۷ لاکھ	۶۵٪
۱۰	بحرین	سامہ	۲،۲۲،۰۰۰ لاکھ	۹۹٪
۱۱	بالائی والٹا	آواگاڈوگو	۳۰ لاکھ	۵۵٪
۱۲	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	۸ کروڑ	۸۷٪
۱۳	پاکستان	اسلام آباد	۸ کروڑ ۳۷ لاکھ ۸۰ ہزار	۹۷٪
۱۴	ترکی	انقرہ	۳ کروڑ ۲۷ لاکھ	۹۸٪
۱۵	تیونس	تیونس	۵۲ لاکھ	۹۳٪
۱۶	تنزانیہ	دارالسلام	۸۲ لاکھ	۶۵٪
۱۷	ٹوگو	لوم	۱۱ لاکھ	۵۵٪
۱۸	جبیوتی	جبیوتی	۲ لاکھ ۲۰ ہزار	۱۰۰٪
۱۹	چاڈ	انجمینا	۳۴ لاکھ	۸۵٪
۲۰	داہومی	پورٹوٹوود	۱۹½ لاکھ	۶۵٪
۲۱	سعودی عرب	ریاض	۸۰ لاکھ	۱۰۰٪
۲۲	سینی گال	ڈاکر	۳۵ لاکھ	۸۵٪

نمبر شمار	نام ملک	دار الحکومت	مسلم آبادی	تناسب
۲۳	سیرالیون	فری ٹاؤن	۱۷ لاکھ	۶۰٪
۲۴	سوڈان	خرطوم	ایک کروڑ ۳۹ لاکھ	۸۲٪
۲۵	شام	دمشق	۵۸ لاکھ	۸۷٪
۲۶	صومالیہ	مقدیشو	۲۹ لاکھ	۹۸٪
۲۷	عراق	بغداد	۹۵ لاکھ	۹۵٪
۲۸	غینیا	کوناکری	۳۵ لاکھ	۸۵٪
۲۹	قطر	دوحہ	۱،۸۰،۰۰۰ لاکھ	۹۹٪
۳۰	کیمیرون	یاؤندے	۳۶ لاکھ	۵۵٪
۳۱	کویت	کویت	۹ لاکھ	۹۹٪
۳۲	گیمبیا	باتھرسٹ	۴ لاکھ	۸۴٪
۳۳	لبنان	بیروت	۱۷ لاکھ	۵۷٪
۳۴	لیبیا	طرابلس	۲۱ لاکھ	۹۹٪
۳۵	مصر	قاہرہ	۳ کروڑ ۲۸ لاکھ	۹۱٪
۳۶	ملائیشیا	کوالالمپور	۵۸ لاکھ	۵۱٪
۳۷	مالدیپ (جزائر)	مالے	۱ لاکھ	۱۰۰٪
۳۸	مالی	باماکو	۴۲ لاکھ	۸۰٪
۳۹	موریطانیہ	نواکشوت	۱۲ لاکھ	۱۰۰٪
۴۰	مراکش (المغرب)	رباط	ایک کروڑ ۶۱ لاکھ	۹۵٪
۴۱	متحدہ عرب امارات	ابوظہبی	۲ لاکھ ۶۰ ہزار	۱۰۰٪
۴۲	نائیجر	نیامی	۳۸ لاکھ	۸۹٪
۴۳	نائیجیریا	لاگوس	۴ کروڑ ۴۴ لاکھ	۷۵٪
۴۴	وسطی افریقہ	بنگوئی	۹ لاکھ	۵۵٪
۴۵	یمن (شمالی)	صنعا	۶۰ لاکھ	۹۹٪
۴۶	یمن (جنوبی)	مدینہ آل شعب	۱۴ لاکھ	۹۸٪

3.25

مسلم اقلیت کے ممالک

نمبر شمار	ملک	مسلم آبادی	تناسب	نمبر شمار	ملک	مسلم آبادی	تناسب
۱	ارجنٹائن	۲،۹۵،۱۰۶	۱۶٪	۲۳	تھائی لینڈ	۳۰،۸۰،۰۰۰	۱۱٪
۲	اٹلی	۵،۱۷،۰۰۰	۱۰٪	۲۴	جارجیا (روس)	۸،۲۴،۹۰۰	۱۹٪
۳	آرمینیا (روس)	۲،۴۰،۸۴۰	۱۲٪	۲۵	جاپان	۴۷،۴۶۵	ء۰۵٪
۴	آسٹریا	۵،۰۰۰	-	۲۶	جبل الطارق	۳،۰۰۰	۱۰٪
۵	آسٹریلیا	۱۲،۰۰۰	ء۰۱٪	۲۷	جرمنی (مغربی)	۱۵،۰۰،۰۰۰	۲ء۴٪
۶	انڈورا	۳،۰۰۰	۱۵٪	۲۸	جنوبی افریقہ	۱،۷۰،۰۰۰	ء۰۴٪
۷	انگولا	۱۲،۱۷،۵۰۰	۲۵٪	۲۹	جنوبی رہوڈیشیا	۵،۸۲،۰۰۰	۱۵٪
۸	البانیہ	۱۷،۶۳،۰۰۰	۷۵٪	۳۰	جنوب مغربی افریقہ	۱۰،۶۸۰	۲٪
۹	باسوتولینڈ	۷۰،۸۰۰	۱۰٪	۳۱	چیکوسلواکیہ	۱،۵۰،۰۰۰	۱٪
۱۰	بلغاریہ	۱۲،۰۷،۰۰۰	۱۴٪	۳۲	چین	۷،۵۵،۴۰،۰۰۰	۱۱٪
۱۱	بلجیم	۱،۵۰،۰۰۰	۱ء۶۵٪	۳۳	ڈنمارک	۲۰،۰۰۰	-
۱۲	برطانیہ	۱۰،۰۰،۰۰۰	-	۳۴	رہوڈوس	۱۶،۰۰۰	-
۱۳	بچوانا لینڈ	۱،۰۶،۶۵۰	۵٪	۳۵	رومانیہ	۱،۸۸،۰۰۰	ء۹٪
۱۴	برما	۲۲،۳۴،۲۰۰	۱۰٪	۳۶	روس (یورپی)	۱،۴۷،۸۸،۰۰۰	۶٪
۱۵	برونڈی	۵،۰۲،۰۰۰	۲۰٪	۳۷	ری یونین	۶۹،۲۰۰	۲۰٪
۱۶	بائلوروسیا (روس)	۵،۰۴،۷۸۰	۶٪	۳۸	سویڈن	۱۰،۰۰۰	ء۱۵٪
۱۷	بھارت	۵،۲۹،۹۵،۷۲۰	۱۲٪	۳۹	سوئٹزرلینڈ	۵،۰۰۰	ء۰۸٪
۱۸	بھوٹان	۳۵،۰۰۰	۵٪	۴۰	سوازی لینڈ	۲۷،۵۰۰	۱۰٪
۱۹	پولینڈ	۶،۶۱،۴۰۰	۲٪	۴۱	سری لنکا	۷،۳۰،۹۴۰	۷٪
۲۰	پرتگالی تیمور	۱،۰۳،۶۱۶	۲۰٪	۴۲	شمالی رہوڈیشیا	۳،۸۲،۵۰۰	۱۵٪
۲۱	پرتگال	۵،۰۰۰	-	۴۳	فرانس	۱۹،۷۲،۸۳۰	۳ء۶۸٪
۲۲	ترینی داد توبیگو	۵۲،۲۶۰	۶٪	۴۴	فن لینڈ	۴،۰۵۰	ء۰۹٪

نمبر شمار	ملک	مسلم آبادی	تناسب
۴۵	فلپائن	۲۹،۲۹،۸۰۰	٪۱۰
۴۶	فرنانڈوپواور رایومنی	۶۲،۶۵۰	٪۲۵
۴۷	فجی (جزائر)	۴۰،۰۰۰	٪۰ء۹
۴۸	قبرص	۱،۹۱،۴۰۰	٪۲۳
۴۹	کمبوڈیا	۵۷،۴۹۰	٪۶
۵۰	کینیڈا	۲۹،۰۰۰	٪۰ء۱۵
۵۱	کانگو (برازویل)	۱،۳۵،۰۰۰	٪۱۱
۵۲	کینیا	۱۶،۴۸،۴۴۰	٪۱۹
۵۳	گابن	۱،۷۹،۲۰۰	٪۴۰
۵۴	گھانا	۲۲،۱۷،۰۰۰	٪۳۰
۵۵	لکسمبرگ	۱،۰۰۰	٪۰ء۲۹
۵۶	لائبیریا	۷،۵۰،۰۰۰	٪۳۰
۵۷	مالٹا	۳۶،۰۶۵	٪۱۱ء۴
۵۸	ماریشس	۱،۱۵،۹۴۰	٪۱۷
۵۹	مالدیویا (روس)	۹۵،۱۶۰	٪۳
۶۰	موزنبیق	۱۶،۶۲،۵۰۰	٪۲۵
۶۱	ملاگاسی ری پبلک	۱۱،۴۶،۰۰۰	٪۲۰
۶۲	ناروے	۶،۰۰۰	٪۰ء۱۵۸
۶۳	نیدرلینڈ (ہالینڈ)	۲،۰۰،۰۰۰	٪۱ء۶۵
۶۴	نیپال	۳،۵۶،۷۴۴	٪۳ء۸
۶۵	نیوزی لینڈ	۵۰۰	٪۰ء۰۲
۶۶	نیاسالینڈ	۵،۹۰،۰۰۰	٪۲۰
۶۷	ویت نام	۹،۲۷،۸۷۰	٪۳
۶۸	ہسپانیہ	۲۵،۰۰۰	-
۶۹	ہنگری	۱۰،۰۵،۰۰۰	٪۶
۷۰	ہانگ کانگ	۸،۵۲۵	٪۰ء۲۵
۷۱	یوگنڈا	۱۳،۶۹،۰۰۰	٪۳۰
۷۲	یوکرائن (روس)	۵۲،۸۶،۴۸۰	٪۱۲
۷۳	یوگوسلاویہ	۳۷،۷۰،۰۰۰	٪۱۸
۷۴	یونان	۲،۷۰،۰۰۰	٪۳
۷۵	یورپ میں مسلمانوں کی کل آبادی	۲،۵۲،۰۷،۰۰۰	
	کمیونسٹ ممالک	۵۹،۳۰،۰۰۰	
	غیر کمیونسٹ ممالک	۱،۹۲،۷۷،۰۰۰	
		۲،۵۲،۰۷،۰۰۰	

3-26 مسلم اکثریت کے علاقے غیر مسلموں کے زیر نگیں ایک نظر میں

نمبر شمار	ملک	مسلم آبادی	تناسب	نمبر شمار	ملک	مسلم آبادی	تناسب
۱	آئیوری کوسٹ	۲۵ لاکھ	٪۵۵	۵	ٹوگو	۱۱ لاکھ	٪۵۵
۲	ایتھیوپیا	۱ کروڑ ۲۷ لاکھ	٪۶۵	۶	چاڈ	۳۴ لاکھ	٪۸۵
۳	بالائی والٹا	۳۰ لاکھ	٪۵۵	۷	ڈاہومی	½۱۹ لاکھ	٪۶۵
۴	تنزانیہ	۸۲ لاکھ	٪۶۵	۸	سینی گال	۳۵ لاکھ	٪۸۵

۹	سرالیون	۱۷ لاکھ	۶۰٪	۱۲	+ لبنان	۱۷ لاکھ	۵۷٪
۱۰	فلسطین (اسرائیل)	-	-	۱۳	نائیجریا	۴ کروڑ ۴۳ لاکھ	۷۵٪
۱۱	کشمیر	۶۰ لاکھ	۹۰٪	۱۴	وسطی افریقہ	۹ لاکھ	۵۵٪

+ آئین کے تحت لبنان کا صدر ہمیشہ عیسائی اور وزیر اعظم مسلمان ہوتا ہے ٭ کل ۹۰ کروڑ ۴۶ لاکھ ۵۰ ہزار

3.27

اسلامی صحافت

(پاک و ہند کے جرائد کے علاوہ)

نمبر شمار	نام جریدہ		مقام اشاعت	
۱	لواء الاسلام	ماہنامہ	قاہرہ	(مصر)
۲	الازہر	″	″	″
۳	الدعوۃ	″		″
۴	الاعتصام	″		″
۵	حضارۃ الاسلام	″	دمشق	(شام)
۶	فلسطین	″	بیروت	(لبنان)
۷	الشہاب	ہفت روزہ	″	″
۸	ہدی الاسلام	ماہنامہ	عمان	(اردن)
۹	اللواء	ہفت روزہ		″
۱۰	التربیۃ الاسلامیہ	ماہنامہ	بغداد	(عراق)
۱۱	رسالۃ الاسلام	″	″	″
۱۲	رابطۃ العالم الاسلامی	″	مکہ مکرمہ	(سعودی عرب)
۱۳	مجلۃ التضامن الاسلامی	″	″	″
۱۴	الرسالہ	″	جدّہ	″
۱۵	اخبار العالم الاسلامی	ہفت روزہ	مکہ مکرمہ	″
۱۶	الدعوۃ	″	ریاض	″
۱۷	الدعوۃ ع.بی	″	ہندوستان	

نمبر شمار	نام جریدہ		مقامِ اشاعت	
۱۸	الندوۃ	روزنامہ	مکہ مکرمہ	(سعودی عرب)
۱۹	المدینۃ	〃	جدّہ	〃
۲۰	الوعی الاسلامی	ماہنامہ	کویت	
۲۱	البلاغ	ہفت روزہ	〃	
۲۲	المجتمع	〃	〃	
۲۳	الحق	ماہنامہ	قطر	
۲۴	دعوۃ الحق	〃	رباط	(مراکش)
۲۵	الایمان	〃	〃	〃
۲۶	المیثاق	ہفت روزہ	طنجہ	〃
۲۷	العلم	روزنامہ	رباط	〃
۲۸	القبس	ماہنامہ	حیدرہ	(الجزائر)
۲۹	الہدیٰ الاسلامی	〃	البیضاء	(لیبیا)
۳۰	مکتب اسلام	〃	قُم	(ایران)
۳۱	القلم	〃	کوالالمپور	(ملائشیا)
۳۲	ورلڈ مسلم لیگ	〃	سنگاپور	
۳۳	ہلال	〃	انقرہ	(ترکی)
۳۴	اسلام	〃	〃	〃
۳۵	باندجی مستاراکت		جکارتہ	(انڈونیشیا)
۳۶	روح الاسلام		〃	〃
۳۷	اِسلام قبلہ		〃	〃
۳۸	الجہاد	ماہنامہ	کیپ ٹاؤن	(جنوبی افریقہ)
۳۹	مسلم		〃	〃
۴۰	مسلم ڈائجسٹ		ڈربن	
۴۱	دی مینارٹ	ماہنامہ	ماریشس	

نمبر شمار	نام جریدہ		مقام اشاعت	
۴۲	دی میوزین		ایکوورودو	(نائیجیریا)
۴۳	الاندلس	ماہنامہ	میڈرڈ	(سپین)
۴۴	الاسلام	"	فجی	
۴۵	الجہاد	"	سیلون	(لنکا)
۴۶	دی وائس آف اسلام	"	سیول	(کوریا)
۴۷	تاریخ آف اسلام		ٹرینی ڈاڈ	(ویسٹ انڈیز)
۴۸	دی مسلم		لندن	(برطانیہ)
۴۹	مجلۃ الغربا۔		"	"
۵۰	پیغام اسلام	ماہنامہ	برمنگھم	"
۵۱	دی ینگ مسلم	"	"	"
۵۲	امپیکٹ انٹرنیشنل		لندن	"
۵۳	الرائد		آخن	(مغربی جرمنی)
۵۴	المنار		کیلے فورنیا	(امریکہ)
۵۵	الاتحاد		"	"
۵۶	سینر اوسیا	ہفت روزہ	صباح	(ملائشیا)

3.28 اسلامی یونیورسٹیاں اور ادارے

(پاک و ہند کے اداروں کے علاوہ جن میں پاکستانی طلبہ داخلہ لے سکتے ہیں)

★ جامعہ ازہر	قاہرہ	متحدہ عرب جمہوریہ
★ جامعہ اسلامیہ	مدینہ منورہ	سعودی عرب
★ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ	الریاض	"
★ شریعت کالج (جامعۃ الملک عبدالعزیز)	مکہ معظمہ	"
★ کلیۃ الدراسات الاسلامیہ	بغداد	عراق
★ جامعۃ القرویین	فاس	مراکش
★ المعہد الدینی	الدوحہ	قطر
★ حوزہ علمیہ	قم	ایران

نوٹ:۔ مذکورہ بالا اسلامی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں داخلہ محرم سے ربیع الاول تک ہوتا ہے۔

فہرست کتب

افواجِ پاکستان

- داخلہ گائیڈ ——— پی ایم اے، ایف — ۳۸/-
- داخلہ گائیڈ ——— پاکستان آرمی — ۳۸/-
- داخلہ گائیڈ ——— پاکستان نیوی — ۲۴/-
- داخلہ گائیڈ ——— پی اے ایف کالجز — ۳۶/-
- داخلہ گائیڈ ——— کیڈٹ / ملٹری کالجز — ۳۸/-
- داخلہ گائیڈ ——— جی ڈی پائلٹ کورس — ۳۶/-
- داخلہ گائیڈ ——— ایئرمین / ایرو ٹیکنیشن کورسز — ۲۴/-
- داخلہ گائیڈ ——— پی ایم اے گریجویٹ کورس — ۳۶/-
- داخلہ گائیڈ ——— جونیئر کیڈٹ کورس — ۳۶/-
- داخلہ گائیڈ ——— او ٹی ایس — ۳۶/-
- داخلہ گائیڈ ——— این کیڈٹ سکیم — ۳۶/-

ابتدائی امتحانات

- پی اے ایف ——— ابتدائی امتحانات — ۲۴/-
- ایروناٹیکل انجینئرنگ ——— ابتدائی امتحانات — ۲۴/-
- جی ڈی پائلٹ ——— ابتدائی امتحانات — ۲۴/-
- جونیئر کیڈٹ ——— ابتدائی امتحانات — ۲۴/-
- پی ایم اے ——— ابتدائی امتحانات — ۲۴/-
- او ٹی ایس ——— ابتدائی امتحانات — ۲۴/-
- این کیڈٹ ——— ابتدائی امتحانات — ۲۴/-

ذہنی آزمائش

- اپنی ذہانت آزمائیے — ۲۴/-
- ڈوگر ذہنی اور نفسیاتی امتحانات — ۳۶/-

آئی ایس ایس بی

- آئی ایس ایس بی امتحانات / انٹرویوز (باتصویر) — ۳۶/-
- ڈوگر گروپ مباحثات — ۲۴/-

معلومات

- اسلامیات و مطالعہ پاکستان کورسز — ۳۶/-
- اسلامی معلومات — ۳۶/-
- مختصر اسلامی معلومات — سوالاً جواباً — ۲۴/-
- معلوماتِ قرآن — " — ۱۸/-
- ڈوگر معلوماتِ پاکستان — " — ۲۰/-
- تحریکِ پاکستان — " — ۱۸/-
- ڈوگر عالمی معلومات — " — ۳۶/-
- ڈوگر معلوماتِ عامہ — " — ۳۰/-
- ڈوگر آئینۂ معلومات، پاکستان دنیا میں کہاں کیا ہے؟ (مجموعہ) — ۳۰/-
- رہنمائے معلومات — ۲۰/-
- ڈوگر گلدستہ معلومات — ۲۰/-
- ڈوگر جدید معلومات — ۲۵/-
- ڈوگر سائنسی معلومات — ۲۰/-
- عالمی حالاتِ حاضرہ

انٹرویوز

- رہنمائے انٹرویوز — ۳۶/-
- ڈوگر ملٹری انٹرویوز — ۲۴/-
- ڈوگر سول انٹرویوز — ۲۴/-

اسلامیات

- اسلامیات برائے سی ایس ایس — ۳۶/-
- اسلامیات برائے پی سی ایس — ۳۶/-
- اسلامیات برائے امتحاناتِ مقابلہ — ۳۶/-

مطالعہ پاکستان

- ڈوگر مطالعہ پاکستان

اردو

- اردو آپشنل برائے سی ایس ایس — ۴۸/-
- اردو جنرل " " — ۴۸/-

پنجابی

- پنجابی برائے امتحاناتِ مقابلہ — ۴۸/-

نصابی کتب

- مطالعہ اسلامیات و پاکستان برائے میڈیکل کالجز — ۳۶/-
- مطالعہ اسلامیات و پاکستان برائے ڈگری کلاسز — ۳۶/-
- پریذیڈنٹ ٹیلنٹ سکالرشپ گائیڈ — ۳۶/-

پراسپکٹس

- پراسپکٹس برائے افواجِ پاکستان
- " " پبلک سروس کمیشن
- " " پاکستان یونیورسٹیز

متفرقات

- کتاب اللہ کا معجزہ
- اسلام کے بنیادی اصول

نوٹ: قیمتوں میں کمی بیشی ممکن ہے۔

پبلک سروس کمیشن

ڈوگر گائیڈز برائے پبلک سروس کمیشن

- ڈاکٹرز
- انجینئرز
- لیکچررز
- تحصیلدارز
- ہیڈ ماسٹرز
- اے ٹی اوز
- ایس ڈی ایف اوز
- میڈیکل آفیسرز
- ایگری آفیسرز
- انفارمیشن آفیسرز
- ٹورازم آفیسرز
- لیبر آفیسرز
- نرسری آفیسرز
- شوگر آفیسرز
- اکاؤنٹ آفیسرز
- سول ڈیفنس آفیسرز
- کوآپریٹو سوسائٹیز آفیسرز
- اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز
- اکنامک اینڈ شماریات آفیسرز
- منیجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج
- کاٹن انسپکٹرز

اور

وفاقی اور صوبائی پبلک سروس کمیشن کے دیگر امیدواروں کے لیے علیحدہ علیحدہ گائیڈز مع پرچہ جات دستیاب ہیں

Dogar Brothers
ڈوگر برادرز
معیاری کتب کا سرچشمہ